ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جون2023ء جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 06

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

منعقدہ 19 تا 21 مئی 2023ء

افتتاحی تقریب میں مکرم عمران احمد بشارت صاحب مربی سلسلہ تلاوت کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ سٹیج پر (دائیں سے بائیں) مکرم عثمان احمد صاحب، ناظم اعلیٰ اجتماع و نائب صدر دوم۔ مکرم طارق احمد ظفر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت جرمنی۔ مکرم صداقت احمد صاحب، مبلغ انچارج جرمنی۔ مکرم شہزاد احمد صاحب، نائب صدر اوّل۔

افتتاحی تقریب میں عہد مجلس خدام الاحمدیہ دُہراتے ہوئے مرکزی پنڈال کا منظر

PSD Bank Arena فرانکفرٹ میں منعقد ہونے والے اجتماع کا فضائی منظر

اختتامی تقریب میں مکرم طارق احمد ظفر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی خدام سے عہد لیتے ہوئے۔ سٹیج پر (دائیں سے بائیں) مکرم عثمان احمد صاحب، ناظم اعلیٰ اجتماع۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مربی سلسلہ۔ مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی۔ مکرم شہزاد احمد صاحب نائب صدر اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینِ اِسلام کا اہم رُکن زکوٰۃ

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھوں میں سونے کے دو وزنی کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ اس کے بدلے تمہیں اللہ قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے؟ راوی کہتے ہیں اس نے اُسی وقت دونوں کنگن اُتارے اور کہا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الزکوٰۃ) یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے قلعہ میں محفوظ کرلو۔ یہ ایسا قلعہ ہے جس میں صرف اموال ہی نہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے جسم اور روحیں بھی ہر قسم کے شرّ سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

اسی آسمانی تعلیم کی روشنی میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں تاکیدی حکم دیا ہے اور اس رکنِ اسلام کو بجالانے کے لیے متعدد مواقع پر نہایت تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19۔ صفحہ 15)

یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں جن کو دنیا میں دوبارہ رائج کرنے کے لیے آپ علیہ السلام نے اللہ کے اذن کے مطابق ہمیں نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے اور اس کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کا قرب پانے کا راستہ دکھایا ہے۔ ان نیکیوں سے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں:

''نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19۔ صفحہ 15)

حضور علیہ السلام کے خلفائے کرام نے بھی اس ضمن میں مختلف مواقع پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں بنیادی اصل خداتعالیٰ تک پہنچنا ہے۔ پس زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم تقویٰ کو مدّنظر رکھتے ہوئے خداتعالیٰ نے ہمیں جس مال سے نوازا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے، ان میں سونا، چاندی وغیرہ شامل ہیں۔ شرعی نصاب کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں کیونکہ یہ عمل جہاں ہمارے اموال کی حفاظت اور پاکیزگی کا موجب ہوگا وہاں اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں اور اس کے قرب کا ذریعہ ہوگا اور یہی ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہوتا ہے اور قرآنی ارشاد لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡ کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں تمہیں مزید دوں گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان فرمادیا کہ شکر کے نتیجہ میں میرے افضال زیادہ ہوں گے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے جہاں غریبوں، مسکینوں اور مستحقین کی زندگی میں بہتری آئے گی وہاں ہمیں قربانیوں کے بھی مزید مواقع مہیا ہوتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں قرآن وسنّت، حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کے تابع اپنی زندگیوں کو نیکی اور تقویٰ سے سنوارنے کی سعادت عطا فرماتا رہے، آمین اللّٰھم آمین۔

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ　　فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

لآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ذوالقعدہ 1444 ہجری قمری | جون 2023ء | جلد نمبر 24 | شمارہ نمبر 06 | احسان 1402 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرّکات: وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ

06 نظم: اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام

07 خطبہ جمعہ: جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے

09 حاصلِ مطالعہ: جب تک لوگوں کا حق ادا نہ ہو مال پاک نہیں ہو سکتا

11 زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ

17 نظامِ خلافت اور خلفائے مسیح موعودؑ کا بلند مقام

21 خلیفہ منتخب ہوتا ہے یا اسے اللہ تعالیٰ بناتا ہے

25 ’’تم اس وصیّت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ‘‘

28 تاریخ جرمنی

29 اُٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

30 میرے خاندان میں احمدیت

31 قربانی کی حکمت اور مسائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

33 قرآنِ کریم کے جرمن ترجمہ کی طبع ثانی

35 حالات حاضرہ: ملکی و عالمی خبریں

37 جماعت احمدیہ جرمنی کی 41ویں مجلسِ شوریٰ 2023ء

39 آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

41 مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 43 واں سالانہ اجتماع 2023ء

43 دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

44 جلسہ ہائے یومِ خلافت

45 تندرستی ہزار نعمت ہے

48 بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات و دعائے مغفرت)

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں

www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

فیروز ادیب اکمل

کیلیگرافی

سعیداللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

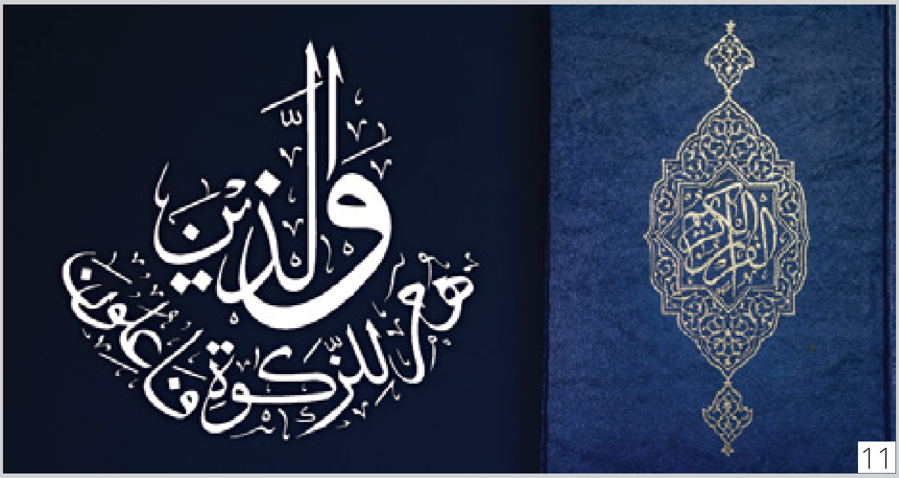

11

04

07

09

39

37

21

41

35

25

28

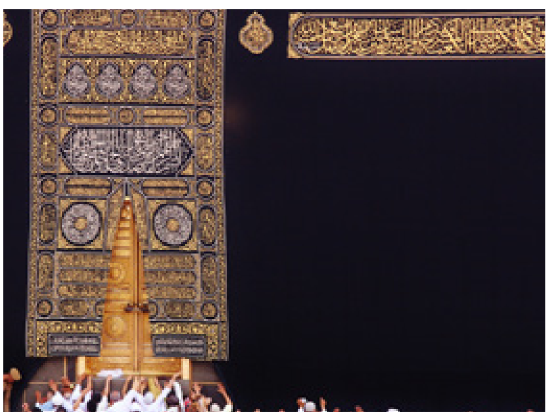

قال اللہ جلّ جلالہٗ

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ
لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

(البقرۃ:278)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوۃ دی' اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ الْحَسنِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ،
وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

(مراسیل ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی الزکوۃ 105)

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے اموال کو زکوۃ ادا کر کے محفوظ کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ کرو اور موج در موج آنے والی آفات کا دفعیہ دعاؤں اور تضرّعات کے ذریعہ کرو۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ اور جو خدا کے رستے میں صدقات وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ کا نتیجہ ہے۔ جب دنیا کے مال کی محبّت نہ رہے تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبّت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبّت دل میں جاگزیں ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کرے گا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ میں دیا جائے گا۔ جو کچھ ہو گا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائے گا۔ دیکھو ہزاروں دنیا دار ایسے ہیں جو زکوۃ نہیں دیتے اگر وہ دیں تو غریب قحط سے بچ رہیں۔ زکوۃ زیور پر بھی ہوتی ہے اور دوسرے مالوں پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب یہی دنیا کی محبّت نہیں دینے دیتی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دیتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب سے نہیں دیتے۔ یہ قوت زکوۃ دینے کی، لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبّت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ''۔ (اخبار بدر قادیان، 9 جنوری 1908ء صفحہ 10)

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’زکوٰۃ کیا ہے۔ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَ یُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَاءِ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاوے۔ مگر اب مَیں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پروا نہیں۔ اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے۔ مَیں اس کے بیان کرنے سے نہیں رُک سکتا… انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ‘‘۔ (الحکم، 24 ستمبر 1905ء صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’مَیں سمجھتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع ہونے سے بڑے بڑے کام مسلمانوں کے چلتے رہے ہیں اور چل سکتے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے لیے اسوۂ حسنہ وہی صحابہؓ کا نمونہ ہے جو زکوٰۃ کے مال کو علیحدہ علیحدہ خرچ کرنا جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ زکوٰۃ کا کل روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا تھا اور عظیم الشان مفید کام اس سے نکلتے تھے۔ گو اس وقت کتنی ہی چندوں کی آمد ہمارے سلسلہ میں ہو مگر ان اصول کی طرف جن پر اسلام کی بناء ہے توجہ نہ کرنا کم از کم اس سلسلہ کے جو مسیح موعودؑ کا سلسلہ ہے شایانِ شان نہیں ہے‘‘۔ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 12-1911ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’زکوٰۃ وہ خرچ ہے جو قرآنِ کریم میں فرض کیا گیا ہے اور اس کی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے وہ ان کی مزدوری ہے مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے کیونکہ قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ دُنیا کے سب خزانے تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 184-183، ایڈیشن 2023ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبّت کو دنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو تمہیں صرف ’’انفاق‘‘ کے لئے نہیں بلایا جاتا تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب ربّ تک پہنچا دیں‘‘۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 357)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ابن ماجہ کی روایت ہے، ہر چیز کو پاک کرنے کے لیے اس کی ایک زکوۃ ہوتی ہے، یعنی آپ لوگ اپنے وجود میں سے ہر چیز کا کچھ نہ کچھ حصہ خدا کی خاطر جب نکالتے ہیں تو بظاہر وہ کم ہوتا ہے مگر زکوۃ کا مطلب ہے کہ اللہ کے نزدیک بڑھ جاتا ہے اور اس کے زکوۃ ہونے کا ثبوت یہ ملتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی برکت پاتا ہے اور آخرت میں بھی برکت پاتا ہے ضائع نہیں ہوا کرتا‘‘۔ (خطباتِ طاہر جلد 16 صفحہ 953، خطبہ 36 دسمبر 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’اسلام کے ابتدائی زمانے میں جب بھی دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں بھی عارضی طور پر تحریک ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور پھر خلفاء کے زمانے میں بھی تو باوجود اس کے کہ زکوٰۃ لی جاتی تھی، ان تحریکات میں صحابہ بھی حصہ لیتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت میں چندوں کا ایک نظام جاری ہے اور جو چندے ادا کرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو زکوٰۃ کی شرح ہے۔ بہرحال یہ بھی ایک فرض ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ کو ادا کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جس طرح میں نے کہا عورتیں اس طرف توجہ کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کی رقم میں بھی کافی اضافہ ہو سکتا ہے‘‘۔ (خطباتِ مسرور جلد دوم صفحہ 366 تا 367، خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء)

اے غافلاں! وفا نہ کند ایں سرائے خام

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زَر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زَر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
اُن کے طریق و دَھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے، ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں! وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دُوں نماند و نماند بہ کس مدام

(درثمین، سرائے خام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13؍اپریل 2007ء سے انتخاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی مالی قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جو قربانیاں کرنے والے ہیں بار بار ہر مالی قربانی میں وہی لوگ حصہ ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک طبقہ جن کی کشائش بہت زیادہ ہے، جن کی استطاعت زیادہ ہے، وہ اس کے مطابق اپنے چندوں کی ادائیگی نہیں کرتے۔ میں نے نماز کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ تمکنت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے، وہاں اسے اپنی عبادت سے مشروط کرتا ہے اور اگلی آیت میں عبادت کی وضاحت کی کہ نماز کو قائم کرنے والے لوگ ہوں گے۔ لیکن جہاں یہ ذکر ہے کہ نماز کو قائم کرنے والے ہوں گے وہ صرف نماز کے بارے میں ہی نہیں فرمایا، بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (النور:57) کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ اور مالی قربانی بھی استحکامِ خلافت اور تمہارے اس انعام پانے کا ذریعہ ہے۔ اور پھر آگے فرمایا وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے مسیح ومہدی کو مانا جس کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے خلافت کی دائمی خوشخبری فرمائی تھی۔

پس خلافت کا نظام بھی اطاعتِ رسول کی ایک کڑی ہے اور اس دور میں اگر دین کی ضروریات کے لئے مالی تحریکات کی جاتی ہیں جو اگر زکوٰۃ سے پوری نہ ہوسکیں تو یہ عین اللہ اور رسول کی منشاء کے مطابق ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ سے بڑھ کر جو اخراجات ہوتے تھے ان کے لئے چندہ لیا جاتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کا ذکر آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بہت سی ضروریات کے لئے مالی قربانی کا بھی ذکر آتا ہے۔ اس لئے ایک تو میں یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ جماعت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ کا نظام رائج نہیں اور ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے اور جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو ادا کرنی چاہئے۔ بعض منافق طبع یا کمزور لوگ یا لاعلم کہنا چاہئے، بعض دفعہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بعض ذہنوں میں یہ سوال ڈالتے ہیں اور نئے شامل ہونے والے احمدی اس

سے بعض دفعہ ٹھوکر بھی کھاتے ہیں کہ جماعت چندے کے اسلامی طریق کو رائج کرنے کی بجائے اپنا نظام چلاتی ہے۔ایک تو زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے،اس کی کچھ شرائط ہیں جن کے ساتھ یہ فرض ہے اور دوسرے اس کی شرح اتنی کم ہے کہ آجکل کی ضروریات یہ پوری نہیں کرسکتی۔اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی زائد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، زکوٰۃ کے علاوہ زائد چندے لئے جاتے تھے۔زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ان کو مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر تو یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں۔سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلافت نبوت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس زمانے میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی ہے۔اس لئے خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔بعض لوگوں کو شرح پر اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شرح نہیں تھی، بعد میں مقرر کی گئی تو ضرورت کے مطابق مقرر کی گئی۔

پس خلافت کے ساتھ وابستہ ہو کر جہاں قیام نماز ہو گا، زکوٰۃ کی ادائیگی ہوگی، نمونے ہوں گے جس سے دین کی تمکنت قائم ہو، وہاں اللہ اور رسول کے حکموں پر عمل کرکے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے رحم کا وارث بھی بن رہا ہو گا۔ان دنوں میں بعض جماعتوں کو اپنے چندہ عام کے بجٹ پورے کرنے کی فکر ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پریشانی کا اظہار کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہمیشہ فضل رہا ہے اور افراد جماعت کو قربانی کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہی ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے بنے رہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرتے ہوئے عہدیداران کی پریشانیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔اس سال بھی ان شاءاللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو گا۔اس کی تو مجھے فکر نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے اس فرض کی طرف صحیح طور پر توجہ نہیں دیتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ دینے سے ان کی آمد میں کمی آجائے گی۔یہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہو اور عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہو تو اللہ تعالیٰ پر یہ بدظنی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لئے رزق کی راہیں کھولنے والا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ :

’’جو خدا کے آگے تقویٰ اختیار کرتا ہے، خدا اس کے لئے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا وَ یَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:4) وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال وگمان بھی نہیں ہوتا۔یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، وعدوں کو سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے۔پس خدا پر ایمان لاؤ، خدا سے ڈرنے والے ہرگز ضائع نہیں ہوتے۔ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا (الطلاق:3) یہ ایک وسیع بشارت ہے، تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہو گا۔اس کا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کردے گا‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ تفسیر سورۃ الطلاق جلد چہارم صفحہ 402)

پس ہر احمدی اس بات کی طرف خاص توجہ کرے کہ اس نے اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار کو بھی بلند کرنا ہے، تبھی دنیا میں حقیقی انقلاب لانے والے بن سکیں گے اور اپنے آپ کو بھی اس معیار پر لانے والے بن سکیں گے جس پر اللہ تعالیٰ ہمیں لانا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 147)

خدا تعالیٰ کو پانے کا پانچواں وسیلہ

’’مجاہدہ‘‘

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی معرکہ آرا تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ میں خدا تعالیٰ کو پانے کے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ان وسائل میں پانچواں وسیلہ خدا تعالیٰ نے ’مجاہدہ‘ ٹھہرایا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعے سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعے سے اور اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعے سے اور اپنی عقل کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعے سے اس کو ڈھونڈا جائے۔‘‘

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبّت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔صرف ایک سے محبّت کرسکتے ہو۔پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبّت کرے......

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے لیے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پالے گا‘‘۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ’’چاہیے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس یہ عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 03؍ جنوری 2020ء)

سیّد افتخار احمد

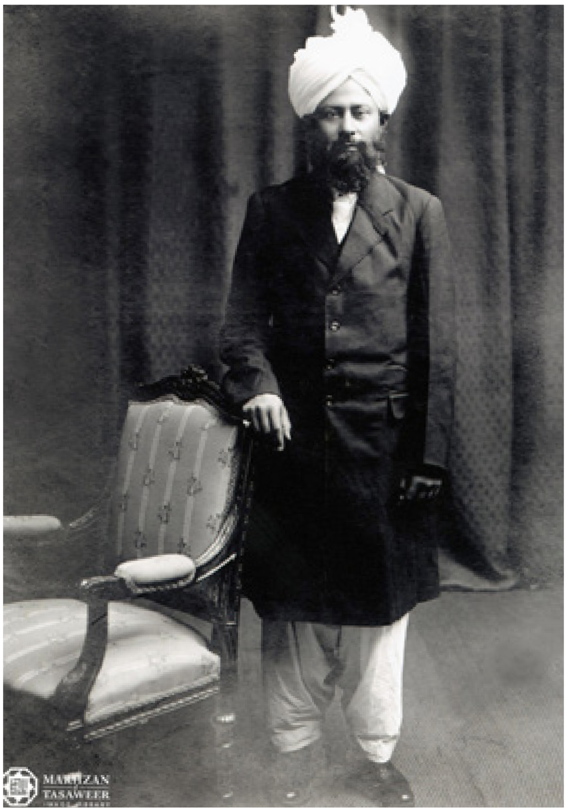

جب تک لوگوں کا حق ادا نہ ہو مال پاک نہیں ہو سکتا

از افاضات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

''زکوٰۃ وہ خرچ ہے جو قرآنِ کریم میں فرض کیا گیا ہے اور اس کی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے وہ ان کی مزدوری ہے مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے کیونکہ قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ دُنیا کے سب خزانے تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ کہ کسی خاص شخص کے لئے پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا اس کی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم بھی دی جائے مگر اس سے بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس طرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا مگر باقی دنیا بھی تو اس میں حصہ دار تھی ان کا حق ادا ہونے سے رہ جاتا۔ پس اسلام نے یہ حکم دیا کہ اس قسم کی کمائی میں سے کچھ حصہ حکومت کو ادا کیا جائے تا کہ وہ اسے تمام لوگوں پر مشترک طور پر خرچ کرے۔

اسی طرح زمیندار جو زمین میں سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے مگر وہ اس زمین سے بھی تو فائدہ اٹھاتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی تھی پس اس کی آمد میں سے بھی ایک حصہ حکومت کو قرآنِ کریم دلواتا ہے تا کہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے اسی طرح تجارت کرنے والا بظاہر اپنے مال سے تجارت کرتا ہے لیکن اس کی تجارت کا مدار ملکی امن پر ہے اور اس امن کے قیام میں ملک کے ہر شخص کا حصہ ہے پس اس حصہ کو دلانے کے لئے اس کے مال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کی ہے تا کہ حکومت کے ذریعہ سے باقی لوگوں کا حق ادا ہو جائے اسی طرح جو شخص مال جمع کرتا ہے اس کے مال جمع کرنے کی وجہ سے دوسرے لوگ اس مال سے نفع حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو اس مال میں ازل سے شریک مقرر کئے گئے تھے پس اس مال پر بھی شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے گو جس وقت وہ مال کمایا گیا تھا اس پر زکوٰۃ دی گئی تھی لیکن پہلی زکوٰۃ تو اس حق کے بدلہ میں تھی جو اس مال میں دوسروں کو حاصل تھا اور دوسری زکوٰۃ اس وجہ سے ہے کہ اس مال کو بند رکھنے کی وجہ سے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیئے گئے۔

زکوٰۃ کے یہ تمام احکام قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں اور بعض کی تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے ہوتی ہے وہ سب اپنے اپنے موقعہ پر تفسیر میں ان شاءاللہ بیان ہوں گے اس جگہ زکوٰۃ کے اس اجمالی حکم کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے جس میں اس حکم کی حکمت کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ **خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا** (التوبہ:103) یعنی تمام ان مومنوں سے جو اسلامی حکومت تلے رہتے ہیں صدقہ لے اس طرح تو ان کے دلوں کو پاک کرے گا اور ان کے مالوں کو بھی دوسرے لوگوں کے مالوں کی ملونی سے صاف کر دے گا اور قومی ترقی کے سامان پیدا کرے گا صدقہ سے مُراد اس جگہ زکوٰۃ مفروضہ ہے یہ لفظ صدقہ کا علاوہ ان متداول معنوں کے جن معنوں میں کہ یہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے اور بہت سے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جن میں سے ایک زکوٰۃ مفروضہ بھی ہے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بغیر اس قسم کی زکوٰۃ لینے کے

لوگوں کے مال پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ جب تک لوگوں کا حق ادا نہ ہو مال پاک نہیں ہو سکتا اور نہ مالدار کا تقویٰ مکمل ہو سکتا ہے یہ زکوٰۃ حکومت لیتی ہے اور اُسی کی معرفت خرچ ہو سکتی ہے یا حکومت نہ ہو تو اسلامی نظام اس کے وصول کرنے اور خرچ کرنے کا حقدار ہے جیسے کہ خذ یعنی لے کے لفظ سے ظاہر ہے۔

نفلی صدقہ جس کی بناء رحم اور شفقت پر ہے یہ کسی مقدار معین میں فرض نہیں بلکہ ہمسائیوں کی ضرورت اور دینے والے کی مالی حالت اور اس کے دل کے تقویٰ پر اسے چھوڑا گیا ہے صدقہ کا حکم اس شکل میں اس لئے دیا گیا ہے تا ہر شخص اپنے تقویٰ اور اپنی مالی حالت کے مطابق اسے ادا کرے چونکہ اس کی حکمت تعاون باہمی کی روح کو پیدا کرنا ہے اس لئے یہ خرچ حکومت کی وساطت سے نہیں رکھا گیا بلکہ ہر فرد کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ خود اس قسم کا خرچ کرے اس کا ارشاد قرآنِ کریم کی اس آیت میں اجمالاً کیا گیا ہے۔ اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَلَاخَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَاہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (بقرہ رکوع:38) یعنی جو لوگ اپنے مال رات اور دن خرچ کرتے ہیں اور پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور ظاہر بھی خرچ کرتے ہیں وہ اپنے اجر اپنے رب کے پاس پائیں گے اور انہیں نہ آئندہ کا خوف لاحق ہو گا اور نہ سابق کوتاہیوں پر انہیں کوئی گھبراہٹ لاحق ہو گی اس آیت کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہاں زکوٰۃ کا ذکر نہیں جو فرض ہے اور حکومت کو ادا کی جاتی ہے کیونکہ زکوٰۃ مخفی خرچ نہیں کی جا سکتی پس یہ خرچ نفلی صدقہ کا ہے جو انسان خود کرتا ہے اور حسب موقعہ کبھی مخفی کرتا ہے کبھی ظاہر، مخفی اس لئے تا کہ جس کی امداد کرتا ہے لوگوں میں شرمندہ نہ ہو اور ظاہر اس لئے کہ تا ان لوگوں کو بھی صدقہ کی تحریک ہو جو اس نیکی میں ابھی کمزور ہیں ورنہ اسے اپنی ذات کے لئے کسی شہرت کی تمنا نہیں ہوتی ایسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ اپنے اس فعل کا بدلہ خدا سے پائیں گے۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 127-125)

تقاریر برموقع جلسہ سالانہ 2023ء جرمنی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد احباب جماعت کے علم و معرفت میں اضافہ اور ترقی بھی بیان فرمایا ہے۔ اس ضمن میں آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

''اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں''۔ (روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 276)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر علمائے سلسلہ دیئے گئے عناوین پر تحقیق کر کے بڑی محنت سے تقاریر تیار کرتے ہیں۔ امسال 47 ویں جلسہ سالانہ جرمنی یکم تا 3 ستمبر 2023ء کے موقع پر حسب ذیل عناوین پر علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوں گی، ان شاءاللہ۔

عنوان	بزبان	مقرر
سوشل میڈیا اور مادہ پرستی کے دور میں صحیح سمت کا تعین	جرمن	مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ جرمنی 'الٰہی افضال سے بھر پور ماضی اور روشن مستقبل'	اردو	مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی
خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کا تعلق	اردو	مکرم عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا، مہمان مقرر
میں (اللہ) ایک مخفی خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں	اردو	مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی
دہریت سے مسموم معاشرہ میں اسلامی اقدار کا تحفظ	جرمن	مکرم طارق ہیوبش صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح، آشتی اور وحدت انسانی کے علمبردار	جرمن	مکرم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ
میدان عمل میں مبلغین/داعیان الی اللہ کے ساتھ تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات	اردو	مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی
قرآنِ کریم ایک زندہ کتاب	جرمن	مکرم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
حضرت مسیح موعود کے ذریعہ روحانی خزائن کی تقسیم	جرمن	مکرم باسل اسلم صاحب، مربی سلسلہ

تقاریر سننے کی اہمیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہر تقریر کو سنیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ مقرر اچھا ہے، اس کی تقریر سننی ہے کس کی نہیں سننی۔ ہر تقریر جلسہ میں بیٹھ کے سنی چاہیے اور پورے اخلاص اور توجہ سے سننی چاہیے اور یہ اخلاص تبھی حاصل ہو گا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی تڑپ ہے۔ اور جب یہ تڑپ ہو گی تو یہی وہ حالت ہے جب ہماری حالتیں سنور سکتی ہیں۔ ہماری نسلوں کو بھی سنوار سکتی ہیں اور ان کو صحیح رستوں پر ڈال سکتی ہیں''۔ (الفضل انٹرنیشنل 27 اگست 2021ء صفحہ 8)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان تقاریر سے مستفیض ہو کر
سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

(صداقت احمد، مبلغ سلسلہ و افسر جلسہ گاہ جرمنی)

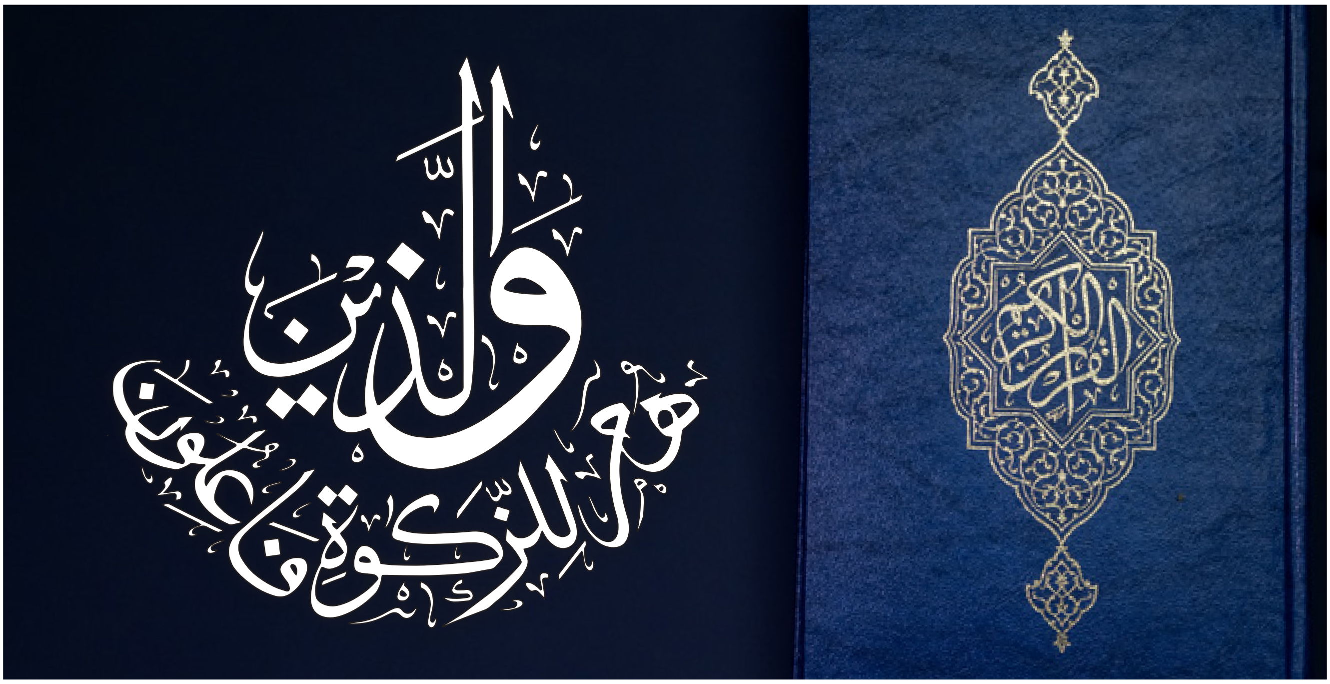

زکوٰۃ اور اِنفاق فی سبیل اللہ

(مرسلہ شعبہ تربیت جرمنی)

زکوٰۃ اور انکم ٹیکس میں فرق

زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک کرنا، نشونما دینا، خوشحالی سے ہمکنار کرنا۔ اس لحاظ سے جو مسلمان خداتعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اپنے آپ کو مال جمع کرنے کی حرص سے پاک کرتا ہے۔ اس کے مال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ ادا کر کے اپنے مال کو پاکیزہ اور طیب بناتا ہے، اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور اس کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔غریبوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کر کے امن و آشتی، حفظ و امان کے حالات پیدا کرتا ہے۔ اس طرح اپنے مال کی حفاظت اس کی تجارت کے فروغ اور صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اور سارے ملک کی خوشحالی اور اضافہ دولت کی ضمانت دیتا ہے۔

ایک مسلمان زکوٰۃ کو ایک عبادت سمجھ کر خوش دلی سے ادا کرتا ہے، کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے احسانات کی وجہ سے جذبہ تشکر اور اس کے فضلوں کی امید کارفرما ہوتی ہے۔ اس کے برعکس انکم ٹیکس کے ادا کرنے میں یہ محرکات بڑی حد تک محدود ہوتے ہیں اور اس وجہ سے انسان بعض اوقات اس سے بچنے کے حیلے تلاش کرتا ہے۔ نیز اس کی شرح کا تعین چونکہ بندوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے، اس لئے اس میں انصاف کے عناصر ایک حد تک مفقود ہو سکتے ہیں۔ اس طرح دونوں طرف بے اعتمادی اور بے اعتباری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ بچت اور جمع شدہ دولت پر لگتی ہے گویا جمع شدہ سرمایہ پر یہ ایک بہترین قسم کا محصول ہے جس کے نتیجے میں سرمایہ گردش پر مجبور ہو جاتا ہے اور تقسیم دولت کے رجحان، کاروبار اور سرمایہ کاری کو اس سے فروغ ملتا ہے۔ اس کے برعکس انکم ٹیکس ایسی آمدنیوں پر لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاری ایک حد تک رک جاتی ہے۔ روپیہ جمع کرنے اور دولت کے انبار لگانے کا جذبہ ترقی پاتا ہے اور روپے کی گردش کم ہو جاتی ہے۔ اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے اور عامۃ الناس کی قوت خرید نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ لیکن زکوٰۃ دینے سے معاشرے کی عملی قوتیں بیدار ہوتی ہیں جو دولت میں اضافہ اور معاشرے کی خوشحالی کا موجب بنتی ہیں۔

حکومتی ٹیکس اور زکوٰۃ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ یقیناً چور ہے۔ خواہ وہ یہ کہے کہ میں نے رات اور دن محنت کر کے... روپیہ کمایا ہے... اگر وہ بغیر اس ٹیکس کو ادا کرنے کے

روپیہ اپنے گھر میں لے جاتا ہے تو اسلام اسے قطعاً مومن کہنے کو تیار نہیں۔

ہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ کہ اس زمانے میں چونکہ ٹیکس دوہرا ہو گیا ہے یعنی گورنمنٹ بھی ٹیکس لیتی ہے اور اسلام بھی ایک ٹیکس لیتا ہے۔ اس لئے جس چیز پر گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکس عائد ہوتا ہے اگر اس کے ٹیکس کی رقم زکوٰۃ کے برابر یا زکوٰۃ سے زیادہ ہو تو پھر زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہو گا۔

مگر اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گورنمنٹ جمع شدہ مال پر ٹیکس نہیں لیتی بلکہ آمد پر ٹیکس وصول کرتی ہے لیکن اسلام اس مال سے زکوٰۃ وصول کرتا ہے جو انسان کے پاس جمع ہو اور جس پر ایک سال گزر گیا ہو...... ہاں اس مال پر جس سے گورنمنٹ نے زکوٰۃ کے برابر یا اس سے زائد ٹیکس لے لیا ہو زکوٰۃ واجب نہیں۔ مگر کچھ نہ کچھ رقم ثواب میں شمولیت کے لئے اسے طوعی طور پر پھر بھی دینی چاہئے۔ ہاں مگر انکم ٹیکس یا مالیہ کم ہو اور زکوٰۃ یا عشر اس پر زیادہ عائد ہوتا ہو تو پھر جتنی کمی رہ جائے گی اس کو پورا کرنا اس کا فرض ہو گا''۔

(تفسیر کبیر۔تفسیر سورۃ نور صفحہ 340)

زکوٰۃ واجب ہے

اسلام نے روپے کمانا منع نہیں کیا، ہاں روپیہ کو بند رکھنا اور خرچ نہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے، تاہم اگر کوئی شخص اپنی آئندہ کی ضرورت کے لئے بطور احتیاط کچھ روپے جمع کرتا ہے اور اس پر سال گزر جاتا ہے تو اس روپے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔ تو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تو اُنہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔

اموال زکوٰۃ

اموال زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں:

اموال باطنہ اور اموال ظاہرہ۔

اموال باطنہ یہ ہیں:

نقد روپیہ، سونا، چاندی خواہ کسی شکل میں ہو۔ زیورات ہوں یا استعمال کی کوئی اور چیز۔

اموال ظاہرہ یہ ہیں:

1۔ مویشی مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری بشرطیکہ یہ باہر سرکاری چراگاہوں یا شاملات دیہہ میں چرتے ہوں اور ان کو گھر میں باقاعدہ چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے۔

2۔ زمین میں پیدا ہونے والی فصلیں جیسے گندم، جَو، مکّی، چاول، باجرہ، کھجور، انگور، جنگلی شہد جو کسی نے اکٹھا کیا ہو۔

3۔ وہ معدنیات جو افراد کی تحویل میں ہوں مثلاً لوہے کی کان، تانبے کی کان، ایٹم کی کان، ان کے کنویں وغیرہ

4۔ اموال تجارت، صنعت و حرفت میں لگا ہوا سرمایہ

اموال ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اصل حق حکومت کو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن زمینوں سے حکومت مالیہ وصول کرتی ہے یا جس تجارتی اور صنعتی کاروبار پر انکم ٹیکس لگاتی ہے ان پر مزید زکوٰۃ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی مال پر حکومت کا ٹیکس زکوٰۃ کی مقررہ سے کم ہو اس صورت میں جو جو فرق ہے اس کے حساب سے اپنے طور پر یا حکومت کے مطالبے پر بخوشی زکوٰۃ ادا کرنا باعث خیر و برکت اور موجب ثواب ہو گا۔

اموال باطنہ کی نگرانی حکومت کی طرف سے نہیں کی جا سکتی جیسے جمع شدہ نقد روپے، زیورات مختلف قسم کے قیمتی جواہر بیش قیمت پتھر لعل، یاقوت، زمرد۔ ان اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا ایک سچے مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے۔ یہ زکوٰۃ غرباء، مساکین اور مستحقین کو افراد خود اپنی مرضی سے بھی دے سکتے ہیں اور دینی انجمنوں اور اشاعتِ اسلام کے مرکزی اداروں کے ذریعے بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ زیادہ بہتر اور ہر لحاظ سے بابرکت صورت یہ ہے کہ اس قسم کی ساری زکوٰۃ خلیفہ وقت کی خدمت میں بھجوائی جائے تاکہ ساری جماعت کے غرباء، مساکین اور مستحقین کو اس مال میں سے حصہ مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام علماء امت نے یہ اصول تسلیم کیا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت کا حق ہے۔

شرائط وجوب زکوٰۃ

زمین کی پیداوار مثلاً مختلف قسم کے غلّے، کھجور، انگور، شہد۔ اِن پر اُس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب وہ برآمد ہوں اور ان کا نصاب مکمل ہو۔ اس کے بعد یہ پیداوار خواہ کتنے سال پڑی رہے اس پر زکوٰۃ عائد نہیں ہو گی۔

دوسری قسم کے اموال مثلاً نقد روپے، سونا، چاندی، اموال تجارت، مویشی۔ اِن پر زکوٰۃ تب واجب ہو گی، جب کہ وہ مقررہ نصاب کے برابر ہوں اور سال بھر ملکیت میں رہیں، گویا جتنے سال وہ ملکیت میں رہیں گے ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔

مویشیوں کے لئے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ باہر سرکاری چراگاہوں جنگلوں اور شاملات دیہہ میں چرتے ہوں اور اسی پر ان کا گزارا ہو۔ انہیں خود چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔ نیز جوتنے اور لادنے کے کام نہ آتے ہو۔

مویشیوں کی زکوٰۃ دراصل ایسے ممالک اور علاقوں کے ساتھ وابستہ ہے جہاں وسیع چراگاہیں میسر ہیں جن کے سہارے وہاں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ریوڑ اور گلے پالے جاتے ہیں اور مقصد مال کمانا یا دودھ یا گوشت برآمد کرنا ہوتا ہے یا اسی قسم کے دوسرے تجارتی اور کاروباری مقاصد کے لیے بطور پیشہ جانور پالے جاتے ہوں۔

نصاب زکوٰۃ اور شرح زکوٰۃ

نقدی، چاندی کا نصاب چاندی ہی ہے۔

سونا، چاندی اور دوسرے ہر قسم کے سرمایا کے لیے نصاب کا معیار سونا ہے۔ یعنی جس کے پاس ساڑھے

سات تولہ سونا ہو یا اتنا روپے یا چاندی ہو کہ اس سے اس مقدار میں سونا خریدا جا سکتا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ شرح زکوٰۃ پورے سرمائے کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی (2½) فی صد ہے۔ مثلاً اگر ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت 400 روپے ہے اور اتنی رقم اس کے پاس ہے تو اڑھائی فیصد کے اعتبار سے دس 10 روپے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

یہ وہ اموال زکوٰۃ ہیں جن کے لئے معیارِ نصاب سونا ہے اور نصاب کی مقدار معلوم کرنے کا ذریعہ وزن ہے۔ سونے چاندی کا جو زیور عورت کے ذاتی استعمال میں آتا ہے اور وہ کبھی کبھی مانگنے پر غریب عورتوں کو بھی استعمال کے لیے دے دیتی ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہیے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لیے دیا جائے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لیے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو زیور روپے کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں''۔

(الحکم 17 نومبر 1905ء صفحہ 11)

سوال: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے خصوصاً کیا سونے کے زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی ہے۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے سونا ہے۔ اگر یہ ایک سال تک کسی کے پاس جمع رہیں تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

1۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ.... فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ چاندی (دو سو درہم) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ)

ورق درہم کے سکّوں کو کہتے ہیں اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح پانچ اوقیہ 200 درہم کے مساوی ٹھہرتے ہیں۔

2۔ آنحضرت ﷺ نے 200 درہم چاندی پر پانچ درہم زکوٰۃ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''فاذا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَ حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ'' جب تمہارے پاس 200 درہم ہوں اور ان پر ایک سال پورا گزر جائے تو ان پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب فی زکاۃ السائمۃ)

3۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونُ لَكَ عِشْرُونَ دِينَاراً فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَاراً وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ۔ سونے پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ تمہارے پاس بیس دینار سونا جمع نہ ہو۔ پس جب تمہارے پاس بیس دینار سونا جمع ہو جائے اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے تو اس پر نصف دینار زکوٰۃ عائد ہوگی۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب فی زکاۃ السائمۃ)

4۔ ''عَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عن أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ... وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالاً مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَيْءٌ۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ اور نہ ہی دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ ہے۔ (دار قطنی کتاب الزکوٰۃ باب وجوب زکاۃ الذهب والورق والماشیۃ والثمار...)

نوٹ: پانچ وسق 300 صاع یعنی 653 کلوگرام کے برابر ہوتے ہیں۔

(فقہ الزکوٰۃ للقرضاوی ترجمہ و تلخیص شمس پیر زادہ صفحہ آخر)

آنحضرت ﷺ نے چاندی کے لیے 200 درہم یعنی ساڑھے باون تولہ اور سونے کے لیے 20 مثقال یعنی ساڑھے سات تولے نصاب مقرر فرمایا ہے۔

5۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: "اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَاراً فَصَاعِداً نِصْفُ دِينَارٍ وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِينَاراً دِينَارًا"۔

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر بیس اور اس سے زائد دینار پر نصف دینار اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار (زکوٰۃ) لیتے تھے۔

(ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ باب زکاۃ الورق والذهب)

یعنی 20 دینار سونے پر نصف دینار زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔ دینار سونے کے سکہ کا نام ہے۔

جن احادیث میں سونے کے لیے 20 مثقال یعنی بیس دینار نصاب بیان ہوا ہے۔ اس کی تائید آنحضرت ﷺ اور آپ کے بعد خلفائے راشدینؓ اور صحابہ و تابعین کے تعامل سے ہوتی ہے۔

6۔ حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں:

السُّنَّةُ الَّتِي لَا اِخْتِلَافَ فِيهَا عِنْدَنَا اَنَّ الزَّكَاةَ تَجِبُ فِي عِشْرِينَ دِينَاراً عَيْناً كَمَا تَجِبُ فِي مِائَتَيْ دِرْهَم۔

ہمارے ہاں (یعنی مدینہ میں) جو بغیر کسی اختلاف کے متفقہ سنّت قائم ہے وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ 20 دینار (سونے کی) نقدی پر اسی طرح واجب ہوتی ہے جیسے 200 درہم چاندی پر۔

(مؤطا امام مالک کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ فی العین من الذهب والورق)

7۔ فقہ کے ائمہ اربعہ بھی سونے کا نصاب 20 مثقال یعنی 20 دینار اور چاندی کا نصاب 5 اوقیہ یعنی 200 درہم پر متفق ہیں۔ (فقہ الاسلامی وادلتہ جلد 2 صفحہ 787)

ہمارے ملک کے پیمانوں کے مطابق 5 اوقیہ چاندی ساڑھے باون تولے بنتی ہے اور 20 دینار سونا ساڑھے سات تولے بنتا ہے۔ آجکل عرب ممالک میں پانچ اوقیہ چاندی کو 595 گرام اور بیس دینار سونے کو 85 گرام قرار دیا جاتا ہے۔

8۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نصاب زکوٰۃ کے متعلق فرماتے ہیں:

''چاندی کے لیے چاندی والا اور سونے کے لیے سونے والا وہی نصاب ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں حضور ﷺ نے خود رائج فرمایا تھا۔ اور جہاں تک نقد روپے کے لیے نصاب زکوٰۃ کی بات ہے تو اس وقت دنیا کی اکثریت سونے کو ہی معیارِ زر اپنائے ہوئے ہے اس لئے نقد روپے کی زکوٰۃ میں بھی سونے کو ہی معیار سمجھا جائے گا''۔

(مکتوب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنام صدر صاحب مجلس افتاء مؤرخہ 21.05.2014)

باقی جہاں تک زیورات پر زکوٰۃ کا تعلق ہے اگر تو زیور پہننے کے لیے رکھا گیا ہے اور ذاتی استعمال میں آتا ہے اور کبھی کبھار کسی ضرورت مند کو بھی استعمال کے لیے دے دیا جاتا ہے تو ایسے زیور پر زکوٰۃ دینا مستحسن ہے، ضروری نہیں۔ زیور کی زکوٰۃ کے بارہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لیے دیا جائے، بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لیے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اسی پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنی موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح جمع رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں''۔

(الحکم 17/ نومبر 1905ء صفحہ 11)

اگر کوئی زیور بطور جائیداد کے بنایا جائے یعنی اس کو پہنا نہ جائے تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازمی ہے۔ زکوٰۃ ہر دو صورتوں میں ادا ہوسکتی ہے خواہ زیور کی شکل میں دی جائے یا قیمت کے برابر نقدی کی شکل میں دے دی جائے۔

تجارت میں لگے ہوئے سرمائے پر زکوٰۃ وصول کرنے کا اصل حق اگرچہ حکومت کو ہے اور وہ ٹیکس کی مقدار کا تعین اپنی ضروریات کو مدِّنظر رکھ کر کرتی ہے۔ تاہم رہنمائی کے لیے علمائے امت نے سرمائے پر تعین زکوٰۃ کا جو اصول تجویز کیا ہے اس کا مختصر بیان خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

صنعت و تجارت میں لگے ہوئے سرمائے میں سے صرف اسی سرمائے پر زکوٰۃ ہے جو کاروبار کے چکر میں آتا ہے۔ یعنی مال منگوانے یا بیچنے کے لیے مال تیار کرنے پر صَرف ہوتا ہے جو سرمایہ کارخانے کی مشینری، عمارات، ضرورت کے دفاتر، فرنیچر اور حساب کتاب کے رجسٹروں، بہی کھاتوں اور فائلوں پر صرف ہوا ہے اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔

اسی طرح بسوں، ٹرکوں، ٹیکسیوں اور کرائے کے لیے تعمیر کردہ دکانوں اور مکانوں پر صَرف ہونے والا سرمایہ بھی زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔

اسی طرح وہ اشیاء جو انسان کی حاجات اصلیہ میں خرچ ہوتی ہیں مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کا اثاثہ، فرنیچر، آنے جانے کے لیے موٹر، لائبریری کی کتب وغیرہ یہ خواہ کتنی ہی قیمتی ہوں اور لاکھوں روپے کی ہوں، ان پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔

بہرحال چلتی تجارت میں لگے ہوئے سرمائے پر زکوٰۃ کا حساب اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جائے، اتنے اتنے روپے اتنے اتنے مہینوں میں ضرب دے کر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر دیا جائے، اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو رقم نکلے اسی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً اڑھائی (2½) سو روپیہ شروع سال میں تجارت پر لگایا جو آخر سال تک 12 ماہ لگا رہا۔ دو ماہ کے بعد بیس روپے اور لگا دیا جو آخر سال تک دس ماہ تجارت پر لگا رہا۔ اس کے دو ماہ بعد پانچ سو روپیہ تجارت پر لگایا جو آخر سال تک آٹھ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ سال ختم ہونے پر اس طرح حساب کیا جائے:

ڈھائی سو روپے بارہ مہینے۔ بیس روپے دس ماہ اور پانچ سو روپے آٹھ ماہ تک لگے رہے۔ اس لئے:

رقم x میعاد حاصل ضرب

250x12= 3000

20x10= 200

500x08= 4000

7200= میزان

تمام ضربوں کا حاصل جمع: 7200 آیا۔ اس کو بارہ پر تقسیم کیا 7200/12 تو 600 روپے آئے۔ لہٰذا 600 روپے کا چالیسواں حصہ 15 روپے زکوٰۃ نکلی۔

زمینوں کی پیداوار کا نصاب اور شرح زکوٰۃ

علمائے اسلام نے زرعی زمین کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

خراجی یعنی ان علاقوں کی زمین جن پر مسلمانوں نے بزور شمشیر قبضہ کیا لیکن وہاں زمین فوجیوں میں تقسیم کرنے کے بعد حکومت کی ملکیت میں رہنے دی اور زراعت کے لیے انہیں لوگوں کو دے دی گئی جو اس پر پہلے سے چلے آرہے تھے۔ ایسی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی بجائے خراج یعنی مالیہ عائد ہوگا جس کی شرح حالات اور حکومت کی ضرورت کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

زمین کی دوسری قسم عُشری کہلاتی ہے۔ جیسے ارض حجاز کی زمین یا جن علاقوں کی زمین مسلمان فوجیوں میں تقسیم کر دی گئی ہو اور ان کا مالک بنا دیا گیا ہو۔ ایسی زمینوں کی پیداوار پر عُشر یعنی دسواں حصہ واجب ہوگا، بشرطیکہ بارانی ہو اور پیداوار پانچ وسق1 (اندازاً 21 من) ہو۔ اگر پیداوار اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی، ہاں پیداوار اگر 21 من یا اس سے زیادہ ہو تو اس کا دسواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر زمین چاہی یا نہری ہے یا چشمے کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو زکوٰۃ کی شرح نصف عشر یعنی بیسواں (20) حصہ ہوگی۔ یہ زکوٰۃ تب واجب ہوگی جبکہ

1- وسق ناپنے کا پیمانہ ایک وسق 60صاع= 165 لیٹر۔ اس حجم کے پیمانہ میں گیہوں کی جو مقدار آتی ہے اس کے لحاظ سے باعتبار وزن ایک وسق= 3 من 19 سیر 59 ماشہ 2 رَتی۔ صاع کی مقدار کی دوسری تحقیق کے مطابق ایک وسق 3 من 7 سیر 5 تولہ ہے۔ (اسلام کا نظام محاصل ص 99)

اس زمین سے حکومت مالیہ وصول نہ کرتی ہو، اگر مالیہ لگا ہوا ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کیونکہ ایک چیز سے دو مستقل ٹیکس وصول نہیں کئے جاسکتے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ اصولاً زمین کی اسی پیداوار پر زکوٰۃ ہے جو قابل ذخیرہ ہے جیسے خشک پھل مثلاً کھجور، کشمش وغیرہ گویا جو پیداوار قابل ذخیرہ نہیں مثلاً سبزیات یا خربوزہ یا تازہ پھل وغیرہ تو اُس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اگر زمین بٹائی پر دی گئی ہو تو مشترکہ پیداوار سے زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد مالک اور مزارع میں بقیہ پیداوار تقسیم کی جائے گی۔

جنگلی شہد کی مکھیوں کو پالنے پر انسان کا کچھ خرچ نہیں آتا۔ اگر دس مشکیزہ کے برابر حاصل ہو جائے، تو ایک مشکیزہ بطور زکوٰۃ واجب ہوگی گویا شہد کا نصاب دس مشکیزے تسلیم کیا جاتا ہے۔ پالتو مکھیوں کے شہد پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں پر زکوٰۃ ادا کرنے کا علیحدہ طریقہ کار ہے۔

متفرق مسائل

مختلف نصاب والے اموال:

اگر کسی کے پاس مختلف قسم کا الگ الگ نصاب زکوٰۃ کا مال ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی بجائے خود نصاب کے مطابق نہ ہو بلکہ کم ہو خواہ ان سب کی مجموعی قیمت ہزاروں تک پہنچتی ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مثلاً کسی کے پاس چار اونٹ 29 گائیں 39 بکریاں 51 تولہ چاندی ہے تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور نہ مجموعی قیمت کی بناء پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی، کیونکہ ان میں سے ہر مال کا نصابِ زکوٰۃ الگ ہے اور وہ اسی کے ساتھ مختص ہے۔

سال سے کیا مراد ہے:

زکوٰۃ سے وجوب کے لئے سال سے قمری سال مراد ہے، لیکن رواں سال سے ماہ محرم مراد نہیں، بلکہ جس مہینے نصاب کے برابر کوئی مال کسی کی ملکیت، قبضہ اور تصرف میں آئے گا اس مال کے لیے سال اس مہینے سے شروع ہوگا اور بارہ قمری مہینے گزرنے پر اس مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر سال گزرنے سے پہلے پہلے مال کی نوعیت بدل گئی تو سال بھی بدل جائے گا۔ یعنی سال اس ماہ سے شروع ہوگا جس میں یہ نیا مال قبضہ وتصرف میں آیا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ربیع الاول میں دس ہزار روپے آیا، چھ ماہ گزرے کہ شعبان میں اس نے دس ہزار روپے کے مویشی خرید لئے تو اب اس مال پر زکوٰۃ کی اغراض کے لیے سال ماہ شعبان سے شروع ہوگا۔ اگر یہ مویشی سال بھر یعنی اگلے رَجَب تک اس کے پاس رہے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سال گزرنے سے پہلے پہلے اس نے مویشی بیچ دیے اور اس روپیہ سے تجارت کی نیت سے کراکری خرید لی تو پھر سال اُس ماہ سے شروع ہوگا جس میں اس نے کراکری خریدی ہے۔

اس طرح اگر سال کے دوران مال کی نوعیت بدلتی جائے اور کسی مال پر سال گزرنے نہ پائے تو اس سرمایہ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

اموال پر زکوٰۃ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اکتناز، ذخیرہ اندوزی، ہورڈنگ اور مال جمع کرنے اور مہنگا کر کے بیچنے کی حرص کا قلع قمع کیا جائے اور مال جلد جلد نکالنے اور فروخت کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

اگر کسی کے قبضے میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی مال ہو، مگر سال کے دوران میں وہ نصاب سے کم رہ جائے، لیکن سال کے آخر میں نصاب کے برابر یا اس سے بڑھ جائے تو زکوٰۃ کے وجوب میں دوران سال کی کمی اثر انداز نہ ہوگی اور سال کے آخر میں جو بھی مال موجود ہے اس پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔

اگر سال کے دوران مال گُم جائے، چُرایا جائے، کوئی چھین لے یا کسی اور طرح مالک کے قبضے سے نکل جائے لیکن اس سال کے آخر میں وہی مال مل جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہاں اگر کئی سال تک وہ مال مالک کو نہ ملے یا اس نے کسی کو قرض دیا ہو یا زیور یا مویشی کسی کے پاس رہن رکھے ہوئے ہوں یا دوکاندار کا روپیہ خریداروں میں ہو تو ان سب صورتوں میں صرف اسی سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی جس سال یہ مال دوبارہ اس کے قبضے اور تصرف میں آیا ہے۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ تجارت کا مال خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اُگراہی میں پڑا ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔ اس پر سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

''جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے، لیکن تاجر کو چاہیے کہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔

آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب دے کر خداتعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے''۔

(الحکم جلد 11 صفحہ 12، مورخہ 17 جولائی 1907ء)

مقروض کا قرضہ اگر اس کی مملوکہ جائیداد اور آمدن سے بڑھ گیا ہے اور اس کی استطاعت سے باہر ہے تو قرضہ کی ادائیگی تک اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

فتاویٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

زکوٰۃ کیا ہے؟

''زکوٰۃ کیا ہے۔ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَآءِ وَ یُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَآءِ

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبّت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ (سورۃ آل عمران: 93)

یعنی وہ مال جو امراء سے لے کر فقراء کو دیا جائے اس میں اعلیٰ درجے کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضہ تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پرواہ نہیں اپنے عیش وآرام سے کام ہے۔

جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبّت کرتے ہو۔

یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جائے اور وہ کہے کہ اچھا اسے منس دیتے ہیں یعنی صدقہ میں دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی بُسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں فقیروں کو دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے وہ تو صاف طور پر کہتا ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبّت کرتے ہو۔

حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔

(الحکم جلد 9 صفحہ 9، مورخہ 24 ستمبر 1905)

سوال: شروع سال میں نصاب کے برابر رقم تھی۔ تھی پھر سال کے دوران میں اس میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایسی زیادتی کی زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سال کے دوران میں سرمایہ بڑھ جائے جائے مثلاً 10000 کا 15000 ہو جائے تو زکوٰۃ 15000 پر عائد ہوگی خواہ 5000 روپے سال گزرنے سے ایک دو روز پہلے ہی میسر آیا ہو۔ غرض زائد آمدن سابقہ سرمایہ کے تابع ہوگی اور اس کے لیے سال گزرنے کی شرط نہیں ہوگی۔

سوال: کیا سیکیورٹی اور پراویڈنٹ فنڈ و میعادی امانت فکسڈ ڈیپازٹ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں؟ امانت تابع مرضی (current account) کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: قرض، میعادی امانت، سیکیورٹی ضمانت میں دی ہوئی رقم، اور پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ جس سال یہ رقم وصول ہو اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

امام مالکؒ اپنی کتاب مؤطا میں فرماتے ہیں:

اَلۡاَمۡرُ الَّذِی لَا اِخۡتِلَافَ فِیۡهِ عِنۡدَنَا فِی مَسۡئَلَةِ الدِّیۡنِ اِنَّ صَاحِبَهُ لَا یُزَکِّیۡهِ حَتّٰی یَقۡبِضَهُ صَاحِبُهُ لَمۡ یَجِبۡ عَلَیۡهِ اِلَّا زَکٰوةٌ وَاحِدَةٌ

(اوجز المسالک شرح مؤطا مالک جلد 3 صفحہ 174)

ہمارے (یعنی مدینہ کے علماء کے) نزدیک یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ جو قرض مقروض کے پاس کئی سال تک رہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ جس سال یہ قرض وصول ہو، صرف اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ جو حال قرض کا ہے وہی میعادی امانت اور سکیورٹی وغیرہ کا ہے۔ امام مالک نے اپنے مسلک کی تائید میں حدیث بھی پیش کی ہے۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ مال مالک کے پاس بند نہ پڑا رہے، بلکہ لامحالہ وہ مجبور ہو کر اسے کاروبار میں لگائے یا کسی دوسرے کو اس سے استفادہ کرنے دے، ورنہ زکوٰۃ اس کے مال کو کھا جائے گی۔ ظاہر ہے کہ قرض، میعادی امانت، وغیرہ کی صورت میں یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے سرمایہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ایسے حالات میں اگر زکوٰۃ ضروری ہو، تو کچھ عرصہ کے بعد سارا قرض اور ساری امانت زکوٰۃ میں ختم ہو جائے گی حالانکہ شریعت کا یہ منشاء نہیں۔

قرض پر زکوٰۃ:

''ایک شخص کا سوال حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے، کیا اس کو زکوٰۃ دینی لازم ہے؟ فرمایا نہیں''۔

(اخبار بدر جلد 6 صفحہ 5، مورخہ 21 فروری 1907ء)

مکانات و جواہرات پر زکوٰۃ:

سوال پیش ہوا کہ 500 کا حصہ ایک مکان میں ہے۔ کیا اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''جواہرات و مکانات پر کوئی زکوٰۃ نہیں''۔

(الحکم جلد 11 صفحہ 13، مورخہ 24 فروری 1907ء)

مکان اور تجارتی مال پر زکوٰۃ:

''ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مکان خواہ ہزار روپیہ کا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوٰۃ ہے۔ ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے۔ زکوٰۃ نہیں۔ حضرت عمرؓ چھ ماہ کے بعد حساب لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوٰۃ لگائی جاتی تھی''۔ (اخبار بدر جلد 6 صفحہ 8، مورخہ 14 فروری 1907ء)

جماعتی چندہ اور زکوٰۃ

سوال: اگر چندہ عام یا چندہ وصیّت دینے والا یہ نیت کرے کہ اس میں اس قدر زکوٰۃ بھی شامل ہے تو پھر کیا زکوٰۃ کی علیحدہ طور پر ادائیگی کی ضرورت ہے؟

جواب: زکوٰۃ تو کم از کم مالی صدقہ ہے جو ہر صورت میں خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو صاحب نصاب کو ادا کرنا اور خلیفہ وقت کی وساطت اور اجازت سے خرچ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن چندے کی بنیاد جماعتی فیصلہ اور ضرورت پر ہے۔ اگر سلسلے کو ضرورت ہے تو چندہ لگے گا ورنہ نہیں لگے گا۔ ان وجوہات کی بناء پر چندہ میں زکوٰۃ محسوب کرنا درست نہیں۔ اور مرکزی بیت المال کی ہدایت بھی یہی ہے۔

مصارف زکوٰۃ

عام ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بیان فرمائے ہیں:

1۔ محتاج، 2۔ مساکین، 3۔ انتظام کرنے والے کارکنان، 4۔ تالیفِ قلوب، 5۔ گردنوں کو آزاد کرانا، 6۔ چٹی میں مبتلا لوگ، 7۔ اللہ کی راہ میں عمومی خرچ، 8۔ مسافر

یہ اصولی رہنمائی ہے تاہم حالات پیش نظر امام وقت کسی بھی مصرف پر زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کر سکتے ہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما، اَللّٰھُمَّ آمین، اَللّٰھُمَّ آمین، اَللّٰھُمَّ آمین

(عہد بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء)

نظامِ خلافت
اور
خلفائے مسیح موعودؑ کا بلند مقام

مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ ناصر باغ جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جنہیں خدا نے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا نے اپنی خداداد فراست سے احباب جماعت کی نظامِ خلافت کی برکات اور خلیفہ کے مقام کے بارہ میں قرآنِ کریم، احادیث، تاریخِ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایسے رنگ میں راہ نمائی کی کہ انہیں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے فتنہ انکارِ خلافت سے محفوظ کر دیا تا کہ وہ قیامت تک خلافت کی برکات سے مُتَمَتّع ہوتے رہیں خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا خلافت موروثی نہیں ہے۔ خلافت آمریت نہیں ہے خلیفۂ وقت کی دعاؤں کو قبولیت کا خاص مقام حاصل ہے خداتعالیٰ کی تائید ونصرت ہمیشہ خلفاء کے شاملِ حال رہے گی خدائی جماعتوں میں ہمیشہ ہر زمانے میں منافقین موجود رہے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہر فردِ جماعت کو نظامِ خلافت اور اس کی برکات سے آگاہی ہو نیز خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق بھی ہو۔ ذیل میں خلفائے مسیح موعودؑ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کیے جاتے ہیں جن سے خلافت کے موضوع پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''خدا کا یہ قانونِ قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قَوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 186)

''آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 229)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

''خداتعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی اس لیے تم میں سے کوئی مجھے معزول

کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اگر خدا نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا''۔

(حیاتِ نور صفحہ 527)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے''۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 11)

''چونکہ یہ وعدہ قوم سے ہے اس لیے ورثہ کے طور پر یہ عہدہ نہیں مل سکتا بلکہ وہی خلیفہ ہوگا جس پر قوم جمع ہوگی''۔ (خلافتِ راشدہ، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 554)

میں اس بات کا قائل نہیں کہ خلیفہ کوئی غلطی نہیں کرسکتا مگر اس بات کا قائل ہوں کہ وہ کوئی ایسی غلطی نہیں کرسکتا جس سے جماعت تباہ ہو''۔

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ 399)

''خلیفہ کے فیصلہ کو شرح صدر کے ساتھ ماننا ازحد ضروری ہے اگر تم اس اصل کو بھلا دو گے تو تمہارے اندر بھی تفرقہ اور تنفر پیدا ہوجائے گا...... ظاہر یا خفیہ خلیفہ کی ذات یا عزت پر حملہ کرنا تم کو خدا تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بنادے گا... اگر تم خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کی عزت پر ہاتھ ڈالو گے تو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہاری عزت کی چادر کو چاک چاک کردے گا اور تم تباہ و برباد ہوجاؤ گے۔ (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 478)

میرا مذہب ہے لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ خلافت جائز ہی نہیں جب تک اس میں شوریٰ نہ ہو۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 25) جب تک ہم سے بار بار مشورے نہیں لیں گے اس وقت تک ان کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہوسکتی... اس (خلیفۂ وقت) سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی... اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کرسکتا ہے۔

(الفضل 20 نومبر 1946ء)

''میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبّر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے نہ چلو۔ ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کرسکتے''۔

(الفضل 4 ستمبر 1937ء)

اس آیت (سورۃ نور:56) میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لیے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت قائم کرے گا... اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کردیں گے جو خلافت کے قیام کے لیے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 367)

''تمہارے لیے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبّت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لیے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے''۔

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158)

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے''۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 49)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

''روحانی خلفاء بندوں کے ہاتھوں معزول نہیں ہوسکتے اور جو ایسا سمجھے اس کے اندر نفاق اور بے حیائی کا مادہ ہے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 2000ء)

''یہ سلسلہ خلافت دنیا کو اُمّت واحدہ بنانے کے لیے قائم ہوا ہے اور اس سلسلہ (احمدیہ) کا کوئی خلیفہ کبھی بھی کسی علاقے کا حاکم وقت اور بادشاہ نہیں بنے گا اور دنیا کی سیاست میں خلیفۂ وقت نہیں آئے گا''۔

(خطبہ جمعہ 22 فروری 1974ء)

''ایک خلیفہ کی زندگی میں نئی خلافت کے متعلق سازشیں کرنا یا منصوبے باندھنا یا باتیں پھیلانا یا اس ضمن میں کسی شخص کا نام لینا خواہ وہ پسند ہو یا ناپسندیدہ اسلامی تعلیم کے حد درجہ خلاف اور انتہائی بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے اور پاکباز مومن اس قسم کی منافقانہ اور خبیثانہ باتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 2000ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے... جسے خدا یہ کُرتا پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کُرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے''۔

(الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء صفحہ 2)

خلفائے مسیح موعودؑ کا
افراد جماعت پر عظیم الشان احسان

خلفائے مسیح موعودؑ کا افراد جماعت پر ایک عظیم الشان احسان ہے کہ انہوں نے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات کو کھول کھول کر بیان فرمایا۔ نیز منکرین خلافت کے اعتراضات کا ہر پہلو سے ایسا شافی اور مسکت جواب دیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا 16 حوالہ جات سے عیاں ہے کہ جماعت کے مخلصین تذبذب کی دَلدل اور شکوک و شبہات کے اندھیروں سے نکل کر اب بفضلِ خدا ایسے میدان میں آگئے ہیں جہاں صداقت کا سورج نصف النہار پر چمک رہا ہے حضرت خلیفہ اوّل مولوی نورالدین صاحب جن کے دَورِ خلافت میں اس فتنہ نے سر اٹھایا، نے اپنی پُرجوش اور دل ہلا دینے والی تقاریر اور خطبات سے منکرینِ خلافت کے سر پر پے دَر پے ایسی ضَربیں لگائیں کہ یہ فتنہ سَر نہ اُٹھا سکا۔ پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ جنہیں خدا نے بالکل نوجوانی کی عمر میں مسندِ خلافت پر بٹھایا تھا۔ جنہوں نے ان لوگوں سے جنہیں اپنے دنیاوی علوم اور اثر و رُسوخ پر گھمنڈ تھا۔ جن کے ہاتھ میں سلسلہ کے اموال کی چابیاں

تھیں۔ ناتجربہ کار اور نالائق بچہ ہونے کے طعنے سنے، اس کے باوجود اپنے توکل علی اللہ، دل گداز دعاؤں اور محنتِ شاقہ سے جماعت کے افراد کو تفرقہ اور انتشار کے تاریک گڑھے میں گرنے سے بچالیا۔ اپنے خطابات اور تحریرات سے جماعت کو ترقی اور کامیابی کی روشن شاہراہ پر گامزن کر دیا اور جماعت کو برکات خلافت کے مضبوط اور بلند فصیلوں والے قلعہ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا جس کی بلند دیوار کو پھلانگ کر انکار خلافت کا فتنہ قلعہ میں موجود افراد جماعت کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دَورِ خلافت میں منکرینِ خلافت اور منافقین کی آوازیں اُٹھیں لیکن اتنی کمزور تھیں کہ کسی مخلص کا بال بھی بیکا نہ کرسکیں، الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ کہ خلافتِ رابعہ اور خامسہ کے دَور میں جماعت ایسے مضبوط قدموں پر قائم ہوچکی ہے کہ کسی طرف سے بھی اُٹھنے والی شیطانی آوازیں اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہوچکی ہیں۔ گزشتہ 115 سال سے افراد جماعت نے خلافتِ احمدیہ کی اس قدر برکات دیکھی ہیں جن کا شمار کرنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ افراد جماعت کو ہمیشہ ترقی کی راہ پر چلاتا رہے اور ہر فتنے سے محفوظ رکھے، آمین۔

شہر برلن میں ایک ایمان افروز واقعہ

خاکسار کو مختلف اوقات میں جرمنی کے دارالحکومت برلن میں قریباً 16 سال جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ برلن کے قیام کے دوران خاکسار ہروقت کُڑھتا رہتا تھا کہ سکولوں کالجوں مختلف تنظیموں اور اداروں کو لاہوری جماعت کی مسجد کا علم تھا اور وہ اس کو آکر دیکھتے اور اسلام احمدیت سے تعارف حاصل کرتے۔ پورے برلن شہر میں لاہوری عقیدہ سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی بھی نہیں تھی اور نہ کوئی مرد واحد موجود تھا۔ ہمارا ایک نماز سینٹر تھا لیکن وہاں دعوت دینے کے باوجود کوئی نہیں آتا تھا۔ ایک مرتبہ لاہوری مسجد کے بزرگ امام مسجد سعید صاحب کہنے لگے کہ بیٹا مجھے جرمن نہیں آتی۔ یہاں طلباء وطالبات کی کلاسز آتی رہتی ہیں تم آکر انہیں لیکچر دے دیا کرو۔ ان کے بعد ریاض صاحب آئے وہ لاہور کے بڑے تاجر تھے۔ ان کے ساتھ دوستی ہوگئی ان کی عمر نیز دل کی امراض اور شوگر کی وجہ سے AOK ان کی ہیلتھ انشورنس نہیں کرتی تھی۔ خاکسار نے انہیں ہومیوپیتھی ادویات کی پیش کش کی غرضیکہ خاکسار کی لاہوری مسجد والوں سے اچھی سلام دعا تھی۔ پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا 2008ء میں لاہوری مسجد کو تالہ لگا دیا گیا اور عین اسی سال خدیجہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ خدیجہ مسجد نئی گنجائش میں زیادہ اور خوبصورت ہے اور اس کی تعمیر کے دوران سخت مخالفت ہوئی جسے اخبارات اور میڈیا نے خوب نشر کیا جو لوگوں کی توجہ کا باعث بنی۔ چنانچہ مسجد کے افتتاح کے بعد اس کثرت سے سکول کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء سیاسی پارٹیوں کے گروپس مختلف تنظیموں کے لوگ خدیجہ مسجد آئے کہ سنبھالنا مشکل ہوگیا اور ''پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار'' کا نظارہ سامنے نظر آنے لگا۔ اس کے تین سال بعد وہاں (لاہوریوں کی مسجد میں) ایک نوجوان لڑکا آکر رہنے لگا ورنہ یہ مسجد بالکل ویران ہوگئی تھی اور گھنٹی بجنے پر بھی کوئی کھولنے والا نہ تھا اب وہاں ایک امام مسجد ہیں جو فیملی کے ساتھ رَہ رہے ہیں اور سعودی عرب سے آئے ہیں ان کے ساتھ بھی اچھی سلام دعا ہے۔ ایک دفعہ لاہوری جماعت کے کچھ اعلیٰ عہدیداران لندن اور ہالینڈ سے اپنے ایک جرمن دوست کے ساتھ مجھے ملنے خدیجہ مسجد آئے۔ ان کی خاطر تواضع کی گئی مطالبے پر ان کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ سارا دن وہ مسجد میں رہے۔ نمازوں میں بھی شرکت کی، شام کو وہ چلے گئے۔ اگلے دن ان کے جرمن دوست کا مجھے فون آیا کہ ان کے اعلیٰ عہدیدار نے جو اس کے گھر رات گزاری تھی۔ صبح ناشتہ پر نہایت دُکھ سے کہا کہ مَیں خدیجہ مسجد کے وزٹ کے بعد ساری رات نہیں سوسکا۔ ان کا امام جرمن بولتا ہے۔ ان کے پاس لٹریچر ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ان کا چندہ اکٹھا ہوتا ہے۔ ان کے ممبران کی تعداد بھی دوسو سے زائد ہے۔ (اس وقت جماعت برلن کی تعداد قریباً پانچ سو ہے) اور سارا دن جرمنوں کو تبلیغ اسلام ہوتی ہے غرضیکہ ان کے پاس سب کچھ ہے جبکہ ہم محروم ہیں۔ اس عہدیدار کے اس اقرارِ شکست سے حضرت مصلح موعودؓ کا شعر یاد آجاتا ہے۔

''ماننے والے میرے بڑھ کے رہیں گے تم سے''

شرّ میں ایک خیر کا پہلو

دنیا میں بعض ایسے واقعات ہوتے ہیں جو بظاہر شرّ اور مصیبت معلوم ہوتے ہیں لیکن مومنوں کے لیے خداتعالیٰ اسی شر میں خیر اور بھلائی کا پہلو پیدا کر دیتا ہے فتنہ انکارِ خلافت میں بعض افراد کا خلافت پر طعنہ زَنی کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جیسی بزرگ شخصیت کو شدید ذہنی اذّیت پہنچانا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جیسے نوجوان خلیفہ کی خلافت کے آغاز میں ہی فتنہ پردازی کرنا، خفیہ میٹنگیں کرنا لوگوں میں غلط اور منافقانہ خیالات پھیلانا، خلیفۂ وقت کی ذات بابرکات پر کیچڑ اُچھالنا اور اس طرح جماعت میں تفرقہ پیدا کر کے مومنین کے اخلاص اور ایمان کو ابتلاء میں ڈالنا پھر جماعت کے چند افراد کا ایک گروہ بن کر الگ ہوجانا اور قادیان چھوڑ کر لاہور اپنا الگ مرکز قائم کرنا یہ سب باتیں سوچ کر ہی جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے لیکن اس فتنہ انکارِخلافت کے نتیجہ میں خلافت کی اہمیت اور برکات خلیفۂ وقت کا مقام، خلیفہ خدا بناتا ہے، غرضیکہ خلافت کے ہر پہلو پر جماعت کو ہمیشہ کے لیے بہترین علمی مواد اور دلائل میسر آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے چھ سالہ دَورِخلافت میں خلافت کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور خلافت کو انجمن کے ماتحت کرنے والوں اور خلیفۂ وقت کے اختیارات پر سوال اُٹھانے والوں کو بلاکر سخت سرزنش کی اور ان کی دوبارہ بیعت لی۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں ایسے افراد پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب المصلح الموعودؓ نے جن کو خدا نے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا۔

اپنے 52سالہ دَورِ خلافت میں اپنے بے شمار لیکچروں، تقاریر، دَرسوں، کتب اور مضامین کے ذریعہ ہر ایک فردِ جماعت کے دل میں خلافت کی محبّت پیدا کر دی اور ان کے ذہنوں میں خلافت کی برکات اور غلبۂ اسلام کے لیے اس کی اہمیت قرآن اور احادیث کے قوی دلائل سے ذہنوں میں بٹھا دی اور جماعت احمدیہ کو ہمیشہ ہمیش کے لیے خلافت کی برکات سے جوڑ دیا اور افراد جماعت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے فتنہ انکارِ خلافت سے محفوظ کر دیا۔ چنانچہ آئندہ جب کبھی بھی ایسا گروہ پیدا ہوا جو خلافتِ احمدیہ کے خلاف کوئی سازش کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومنین کی بھاری اکثریت اسے رَدّ کر دے گی۔

ام المومنینؓ حضرت عائشہ پر جب منافقین نے گندہ الزام لگایا تو آنحضرت ﷺ اور جماعت المومنین کے لئے بہت بڑا صدمہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس واقعہ افک کے بارہ میں فرماتا ہے لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّکُمۡ (سورۃ نور:12) یعنی اس واقعہ کو شر نہ سمجھو بلکہ یہ واقعہ تمہارے لیے خیر لے کر آیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے تمہیں پردہ کے احکام مل گئے۔ پاکدامنی قائم رکھنے کے لیے ہدایات میسر آئیں۔ پاکدامن عورتوں پر الزام لگانا، اس کی سزا، بدکاری کی سزا، خانگی اور عائلی زندگی کی حفاظت کے طریق وغیرہ ہمیشہ کے لیے ایسے احکام مل گئے جو اسلامی معاشرہ میں چادر اور چاردیواری کے تحفظ کے لیے از حد ضروری تھے۔

قومیں اس سے برکت پائیں گی

حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی میں خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اس کے بابرکت وجود سے قومیں برکت پائیں گی چنانچہ اس وقت دو سو سے زیادہ ممالک میں ہزاروں جماعتیں ہر سال جلسہ ہائے یومِ خلافت و یومِ مصلح موعودؓ کا انعقاد کرتی ہیں اور ان جلسوں کی وجہ سے امریکن، افریقین، یورپین، جاپانی، انڈونیشین اور عرب غرض تمام اقوام کے لوگ خلافت کی برکات، اس کی اہمیت کے موضوعات پر تقاریر سن کر قرآن اور حدیث کے دلائل سیکھتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں خدام، انصار، لجنہ اماء اللہ اپنے تربیتی اور تبلیغی پروگراموں کے ذریعہ روحانیت میں ترقی کر رہے ہیں اور لاکھوں بھٹکی روحوں کو ہدایت دے کر اسلام میں داخل کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر آپ کی کتب اور تقاریر کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے جس سے مختلف اقوام کے ہزاروں لوگ علمی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہر لمحہ اور ہر دم پوری ہو رہی ہے اور قومیں اس سے مسلسل برکت پا رہی ہیں۔

اپنی نسل کو خلافت سے وابستہ رکھیں، ایک انتباہ

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس لیے خدائی تقدیر نے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد کو یورپ میں اور مغربی ممالک میں لاکر آباد کر دیا اور بفضل خدا خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ اور مذہبی آزادی کی وجہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام بڑی سُرعت سے پھیلتا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہر دور اندیش اور صاحب فراست اگلی نسل کو بعض خطرات میں گھرا ہوا دیکھتا ہے۔ مغربی ممالک کا معاشرہ، یہاں کا نظامِ تعلیم، طرزِ فکر کی بنیاد خالصۃً مادہ پرستی پر ہے۔ شخصی آزادی، نفس پرستی اور دنیاداری کی دَوڑ میں مسابقت انسان کو دین سے غافل کر دیتی ہے۔ مذہب اور اس کی اخلاقی اقدار کو پسماندگی اور جہالت قرار دے کر اس کا تمسخر اُڑایا جاتا ہے۔ یہ وہ ماحول ہے جس میں ہمارے ہزاروں احمدی لڑکے اور لڑکیاں پروان چڑھ رہے ہیں اور دن کا بڑا حصہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں گزارتے ہیں اور ایسے ساتھیوں کی صحبّت میں رہتے ہیں جن کا مذہب یا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس احمدیت یعنی حقیقی اسلام جس کی طرف ہم نے ساری نوعِ انسانی کو لے کر آنا ہے، کی بنیاد ایک زندہ خدا پر یقین، اخلاقی اور روحانی پاکیزگی، خدا اس کے رسول اور خلفاء کی مکمل اطاعت، اپنے اموال، وقت اور صلاحیتوں کو دین کی اشاعت کے لیے قربان کرنے پر ہے نیز عبادات اور دعاؤں پر زور دینا اور اس طرح خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنا، تبلیغ دین میں مصروف رہنا، خلیفۂ وقت سے فدائیت کا تعلق رکھنا، ایک سچے احمدی کی علامات ہیں۔ ان مذکورہ بالا مادی اور روحانی اقدار کی جنگ ہر وقت جاری ہے۔ ہمارے بچے دینِ محمدیؐ کی روحانی فوج کے سپاہی ہیں۔ اس لیے ہر احمدی ماں باپ کو ہر وقت اس بات کا غم ہونا چاہیے کہ ہماری نسلوں کو خدانخواستہ مادہ پرستی کا اژدھا نہ نگل جائے اس کے لیے ضروری ہے کہ والدین اپنا نمونہ بہتر کریں، پھر دعا اور سخت نگرانی سے اپنی اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کریں اور انہیں خلافتِ احمدیت کی نعمتِ عظمیٰ سے منسلک کر دیں۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی محبّت کا تعلق اور اس کی اطاعت اور راہنمائی ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو ہماری نسلوں کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ احمدیت کی نعمت ہمیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی، الحمدللہ علی ذالک اور وہ خلافت سے ایک عاشقانہ تعلق رکھتے تھے۔ ہمیں ہر لمحہ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ آیا خلافتِ احمدیہ سے وہ والہانہ تعلق ہم اپنی اگلی نسل میں منتقل کر رہے ہیں یا نہیں۔ ہمارے موجودہ پیارے امام نے ہمیں متعدد دفعہ ایک قرآنی دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ۔ (ال عمران:9)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے دِلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اس دعا کو بار بار پڑھنا، اس کے معانی پر غور کرنا اور اسے اپنے بچوں کو سکھانا ہمارا فرض ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو ہمیشہ خلافت کے بابرکت سایہ تلے دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

قسط دوم

خلیفہ منتخب ہوتا ہے
یا
اسے اللہ تعالیٰ بناتا ہے؟

(مکرم ہادی علی چوہدری صاحب، مربی سلسلہ
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا)

جہاں تک صفاتِ حسنہ کے اجتماع اور ان میں توازن کی خصوصیت کا تعلق ہے، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کے لئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں، ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے، افسروں سے معاملہ کرنا ہے، ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے، یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی۔ اسی طرح خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولیدؓ جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکرؓ ہوئے۔ آج اگر کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو وہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا۔ خدا نے جس کو چن لیا اُس کو چن لیا۔ خالد بن ولیدؓ نے 60 آدمیوں کے ہمراہ 60ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا۔ مگر خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے، ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہاں کو اس نے فتح کیا، مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے، کوئی نرم مزاج، کوئی متواضع، کوئی منکسر المزاج ہوتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے جس کو معاملات پیش آتے ہیں‘‘۔ (خطباتِ محمود جلد 4 صفحہ 73-72 بحوالہ خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 345-346)

تائید و رضائے الٰہی

اس انتخاب الٰہیہ کا منطقی اور واقعاتی نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس انتخاب کو تنہا نہیں رہنے دیتا۔ وہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور علیٰ منہاجِ النبوۃ اس کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا امتیازی سلوک ہوتا ہے جس کا اعلان وہ ان الفاظ میں فرماتا ہے کہ

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ۔ (المومن:52)

ترجمہ: یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

’’خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤیّد و منصور کرتا ہے‘‘۔ (درس القرآن صفحہ 572)

خلیفہ راشد رسول تو نہیں، مگر خدا تعالیٰ چونکہ اسے ظلّی طور پر انوار و برکاتِ رسالت سے مزیّن کرتا ہے اور اسے نبوّت کے کمالات کا مظہر بناتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا وہی سلوک ہوتا ہے جس کا وعدہ وہ اپنے نبی کے ساتھ کرتا ہے۔ یہی خلافت علیٰ منہاج النبوہ ہے اور یہ وہ معیار اور کسوٹی ہے جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کو خالصۃً خدا تعالیٰ کا انتخاب ثابت کرتی ہے۔ نبوّت کے ساتھ کئے گئے اس وعدہ کو خدا تعالیٰ اس طرح پورا فرماتا ہے کہ اپنے قائم کردہ خلیفہ کی نبوّت کے اظلال کے طور پر خود تائید و نصرت فرماتا ہے۔ نہ صرف اس خلیفہ پر بلکہ وہ اس پر ایمان رکھنے والے مومنوں پر بھی اپنی تائید و نصرت کا سائبان تان دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی الگ اور نمایاں شان ہے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کو عطا ہوتی ہے۔ اس بناء پر ایسا انتخاب خدا تعالیٰ کا انتخاب قرار پاتا ہے۔ اور حتمی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

اس الٰہی انتخاب کی ایک مثال حضرت علیؓ نے بھی فراہم فرمائی۔ آپؓ نے امیر معاویہؓ کو اپنی خلافت کی دلیل دیتے ہوئے لکھا:

إِنَّهُ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِينَ بَايَعُوا أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلَى مَا بَايَعُوهُمْ عَلَيْهِ کہ میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی تھی اور انہی بنیادوں اور

اصولوں پر کی ہے جن پر ان تینوں کی بیعت کی تھی۔ اور آگے فرمایا:

فَاِنِ اجۡتَمَعُوۡا عَلٰی رَجُلٍ وَّ سَمَّوۡہُ اِمَامًا کَانَ ذٰلِكَ لِلّٰہِ رِضًی کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی ایک شخص کے ہاتھ پر جمع ہوجاتے ہیں اور اسے اپنا امام تسلیم کرلیتے ہیں تو خدا کی رضا اُس (امام) کے شاملِ حال ہوجاتی ہے۔ (نہج البلاغہ مشہدی صفحہ 188 من کتابٍ لہٗ اِلٰی معاویہ و نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 7 مطبوعہ مصر)

یعنی یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان، اعمالِ صالحہ اور اپنے تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے اس معیار پر قائم ہیں کہ خداتعالیٰ کی مرضی، خداتعالیٰ کی رضا اور خداتعالیٰ کی تائید و نصرت کا وعدہ ان میں پورا ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کی یہ رضا اس کی طرف سے ان کے انتخاب کی تصدیق ہے۔ ان کے چُنے ہوئے امام کے ساتھ خداتعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا شاملِ حال ہوجاتی ہے۔

رضائے الٰہی وہ امتیازی نشان ہے جسے کوئی شخص اپنی کوشش سے حاصل نہیں کرسکتا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر وہ تائید و نصرت الٰہی ہے جو خداتعالیٰ اپنے قائم کردہ خلیفہ کو عطا کرتا ہے۔ یہ وہ موہبت ہے جو خاص طور پر نبوّت کے ساتھ مخصوص ہے۔ خلیفہ راشد چونکہ ظلّی طور پر انوارِ رسالت اور برکاتِ نبوّت کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے شاملِ حال بھی اللہ تعالیٰ کے وہی وعدے ہوتے ہیں جو اِن آیات میں بیان فرمائے گئے ہیں کہ

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلہ:22) کہ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اور اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا .... (المومن:52) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے، اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

دراصل یہی وہ امتیازات ہیں جو خلیفہ راشد کو ہر دوسرے صاحبِ منصب اور صاحبِ صفات شخص سے ممتاز کرتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یہ امتیازی نشان کسی ایسے شخص کو نصیب نہیں ہوتے، جسے خداتعالیٰ قائم نہیں کرتا خواہ اسے دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی خلیفہ قرار دے دیں۔ جس کے ساتھ خداتعالیٰ کی اپنی رضا نہ ہو وہ ان لوگوں کے مقرر کردہ ایسے فرد کی تائید کرنے کا کس طرح پابند ہوسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’سارا عالَمِ اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بناکر دکھا دے۔ وہ نہیں بناسکتے کیونکہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 اپریل 1993ء)

اظہارِ تقدیر

خداتعالیٰ خود خلیفہ بناتا ہے، اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خداتعالیٰ جس شخص کا برائے خلیفہ انتخاب کرتا ہے، وہ اس کے بارہ میں دنیا میں کئی طریق پر اپنی اس تقدیر کا قبل از وقت اظہار بھی کردیتا ہے۔ پھر اس کی اس تقدیر کے آگے کوئی روک نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آپؐ کا خیال تھا کہ ان کے بارہ میں وصیّت لکھ دیتے مگر اس لئے نہیں لکھی کہ ان کے علاوہ اگر بعض لوگ کسی اور کو منتخب کرنا بھی چاہیں گے تو خداتعالیٰ بھی ان کے اس انتخاب کا انکار کردے گا اور مومن بھی اس کا انکار کردیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر جس تقدیر کو کھولا تھا وہ بالآخر اسی طرح نافذ ہوکر رہی۔ اسی طریق پر اللہ تعالیٰ اپنے ہونے والے دیگر خلفاء کے بارہ میں پہلے سے ہی لوگوں کو کئی طریق سے آگاہ کردیتا ہے۔

اِس دَور میں جماعت احمدیہ نے خداتعالیٰ کی اس تقدیر کے بکثرت ایسے جلوے دیکھے ہیں کہ آئندہ ہونے والے خلیفہ کے بارہ میں اس نے کئی لوگوں کو رؤیا و کشوف کے ذریعہ مطلع فرمایا۔ اس کے علاوہ اس کی ایک غیرمعمولی تجلّی یہ بھی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے بعد قائم ہونے والے خلیفہ کا گو اپنی زندگی کے آخری دَور میں نام بھی تحریر کردیا تھا مگر ایک عرصہ پہلے ایک عجیب طرز پر نشاندہی بھی فرمائی تھی۔ جس کو لازماً اس دَور کے اصحابِ بصیرت تو واضح طور پر سمجھ گئے تھے مگر جن کے لئے ابتلا مقدّر تھا وہ اپنے ابتلا میں سرگرداں رہے اور اس ’’خاص مصلحت اور خالص بھلائی‘‘ سے فائدہ نہ اٹھاسکے۔ وہ واقعہ اس طرح سے ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 14 جنوری 1910ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں تصوّف کے مضمون کو بیان فرمایا۔ اس کے بالکل آخر میں حسب ذیل بات کہہ کے خطبہ ختم فرمادیا کہ

’’ایک نکتہ قابلِ یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے۔ ان کو قرآنِ شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبّت ہے۔ 78 برس تک انہوں نے خلافت کی۔ 22 برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے‘‘۔ (خطباتِ نور صفحہ 453 مطبوعہ نظارت اشاعت قادیان ایڈیشن 2003ء)

اس میں ’’خاص مصلحت اور خالص بھلائی‘‘ کیا تھی؟ غور فرمائیں۔

1: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدّین محمود احمدؓ کو قرآنِ شریف سے بڑا تعلق تھا۔

2: خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو آپؓ سے محبّت بھی بہت تھی۔ آپؓ کی ولادت باسعادت 12 جنوری 1889ء کو ہوئی۔

3: جنوری 1910ء میں اس خطبہ کے وقت آپؓ کی عمر عین 22 سال تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا اپنے خطبہ میں حضرت خواجہ سلیمانؒ کی 22 سال کی عمر کا ذکر کرنا ایک واضح اشارہ تھا۔

4: پھر 78 برس تک ان کا خلافت کرنا، ایک حیرت انگیز اظہار تھا جو سوائے خاص مصلحتِ الٰہی اور علمِ الٰہی کے ممکن نہ تھا۔ کیونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی اتنی ہی عمر تک خلافت کی۔ آپؓ کی عمر شمسی لحاظ سے 76 سال 8 ماہ اور 27 دن تھی جبکہ قمری اعتبار سے 78 سال بنتی تھی۔ یہ ایسی بات تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 1910ء میں کہی مگر آگے جاکر خداتعالیٰ نے اسے 1965ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو 78 سال عمر دے کر یہ پیش خبری قطعی طور پر پوری تفصیلات کے ساتھ ظاہر اور ثابت فرمائی۔ پس یہ صرف اور صرف خداتعالیٰ کا کام ہے کہ جسے

وہ چاہتا ہے اپنا خلیفہ بناتا ہے اور اس نے جس کو خلیفہ قائم کرنا ہوتا ہے، اس کی خوشبو خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے چار سو بکھیر دیتا ہے۔

''خلیفہ خداتعالیٰ بناتا ہے'' ایک لطیف تمثیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بحث کو ایک لطیف مثال کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''لکھا ہے کہ ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو وہاں ایک سبز چڑیا آئے گی۔جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے، وہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب وہ اس کو دفن کر چکے تو اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے؟ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دل میں خیال گزرا کہ چڑیا ہمارے سر پر بیٹھے گی۔تھوڑی ہی دیر میں ایک چڑیا ظاہر ہوئی اور وہ ایک بقّال (سبزی فروش۔ناقل) کے سر پر آبیٹھی جو اتّفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا۔تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لے گئے اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 407)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش فرمودہ یہ مثال خداتعالیٰ کی خلافت کے قیام کے بارہ میں غیر معمولی عرفان کے دروازے کھولتی ہے۔ یہ خداتعالیٰ کا انتخاب ہے جو ایک سبز چڑیا کی مثال میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ چڑیا صرف اس شخص کے سر پر بیٹھتی ہے جو خداتعالیٰ کے نزدیک اس منصب کا اہل ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ خود کو اس منصب کا اہل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ان کے سوا اس جماعت کو چلانے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ لوگ دراصل خلافت کے بارہ میں ایمان کی بنیادی کڑی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں اور سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ خداتعالیٰ خلیفہ نہیں بناتا بلکہ وہ خود بہتر سمجھتے ہیں کہ خلیفہ کون ہو یا اسے کیسا ہونا چاہئے۔ اسی طرح بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ اپنے خیال، علم اور معلومات کے مطابق کسی اور کو اس کا اہل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی نظریں اس پر لگی ہوتی ہیں۔ وہ اپنے دل کی عقیدت و وفا کو اس کے ساتھ وابستہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں قسم کے لوگوں کی مرضی پر اپنی مرضی کو نافذ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس منصب کا اہل کوئی اور ہوتا ہے۔

چونکہ یہ خلافت خداتعالیٰ کی خلافت ہے، اس لئے اس کا قیام خداتعالیٰ خود اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور لوگوں کے خیالات کے برعکس اس ''چڑیا'' کو اس شخص کے سر پر بیٹھنے کا حکم دیتا ہے جو اس کے نزدیک خلافت کے منصب کا حقیقی اہل ہوتا ہے۔ چنانچہ اُس جماعت کے بعض لوگوں کے علَی الرَّغم وہ ''چڑیا'' اُس شخص کے سر پر بیٹھ جاتی ہے جو دراصل خداتعالیٰ کا چنا ہوا خاص شخص اور خلیفہ ہوتا ہے۔ جس کے دل میں وہ حق ڈالتا ہے۔

اس تمثیل کے عملی نظارے

یہ ''سبز چڑیا'' کیا ہے؟ یہ دراصل خداتعالیٰ کی مرضی ہے جو انتخاب کرنے والے افراد کے دلوں پر بیٹھتی ہے اور انہیں اس شخص کی طرف مائل کرتی ہے۔ وہ ان کے سروں پر بیٹھتی ہے اور صرف ان کی عقلوں ہی کو قائل نہیں کرتی بلکہ ان کے دلوں کو بھی مائل کرتی ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے ارادہ سے ہم آہنگ اپنا ہاتھ اس شخص کے لئے کھڑا کریں جس کو خداتعالیٰ خود قائم کرنا چاہتا ہے۔

اس قانونِ الٰہی کو سمجھاتے ہوئے ہمارے آقا و مولیٰ، سیّدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بیان فرماتے ہیں:

''لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ ابْنِهِ وَ أَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَ يَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ''

(بخاری کتاب المرضیٰ باب قول المریض انّی وجع وارأساہ)

کہ مَیں نے ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ اور آپؓ کے بیٹے کو بلاؤں اور خلافت کی وصیّت لکھ دوں تاکہ باتیں بنانے والے باتیں نہ بنا سکیں اور اس کی تمنّا کرنے والے اس کی خواہش نہ کریں۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ لازماً (ابوبکرؓ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کا) انکار کر دے گا اور مومن بھی اسے ضرور ردّ کر دیں گے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ قول اس قانونِ خداوندی اور عقیدہ اسلام کا روشن ترین اظہار ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یہ ''چڑیا'' اسی کے سر پر بیٹھتی ہے جس پر بیٹھنے کا خداتعالیٰ اسے حکم دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد اسی مرضیٔ خدا کے مطابق حضرت ابوبکرؓ بھی خلیفہ بنے اور آپؓ کے بعد دیگر خلفاءؓ بھی۔ پھر دَورِ آخرین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوئی تو ہر خلیفہ کا انتخاب اسی قانون خداوندی کے مطابق عمل میں آیا۔

دَورِ آخرین میں اس کی ایک غیر معمولی مثال جو اس قانونِ الٰہی کو عملی رنگ میں روشن کرتی ہے، یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد جماعت میں سب سے بڑا سوال خلیفہ ثانی کے انتخاب کا تھا۔ اس وقت یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب (جو بعد میں لاہوری جماعت کے امیر بنے) یہ کوشش کرنے لگے کہ فی الحال جماعت کسی ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع نہ ہو بلکہ کچھ عرصہ انتظار کر لیا جائے اور جب جماعت اچھی طرح سوچ لے تو پھر اس بارہ میں کوئی اقدام کیا جائے۔ اس بارہ میں وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی علالت کے ایّام میں ہی تگ و دَو کرتے رہے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری ہونے کی وجہ سے انجمن کو جماعت کا نگران بنانے کی کوشش میں تھے۔ چونکہ وہ صدر انجمن کے سیکرٹری تھے اس لئے ظاہر تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد وہ خود ہی جماعت کے نگران متصور ہوں گے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تمثیل کے آئینہ میں ''بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دل میں خیال گزرا کہ چڑیا ہمارے سر پر بیٹھے گی''۔ لیکن حالات ایسے ہو گئے تھے کہ انہیں یقین ہو چکا تھا کہ اگر یہ فیصلہ اب ہوا تو یہ چڑیا ان کے سر پر نہیں بیٹھے گی۔ اس لئے انہوں نے یہ ترکیب سوچی کہ خلیفہ کے انتخاب کو معرضِ تاخیر میں ڈال کر کسی طرح ''چڑیا'' کو قابو کرنا چاہئے۔ مگر یہ حقیقت ان سے اوجھل رہی کہ خداتعالیٰ کے

کاموں پر کسی کو اختیار نہیں ہو سکتا۔ اس کی مرضی کو کوئی قابو نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اکابر صحابہؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلِ بیت اور جماعت کی اکثریت، سب اس عقیدہ کے حامل تھے کہ جلد از جلد خلیفہ کا انتخاب ہو اور سنّت کے مطابق خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نماز جنازہ پڑھائے اور جماعت دوبارہ اسلام کے قانون کے مطابق ایک ہاتھ پر جمع ہو۔ اس ماحول اور ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان فرماتے ہیں:

''ظہر کے بعد میں نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کیا اور ان سے اختلاف کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ بعض نے رائے دی کہ جن عقائد کو ہم حق سمجھتے ہیں، ان کی اشاعت کے لئے ہمیں پوری طرح کوشش کرنی چاہئے۔ اور ضرور ہے کہ ایسا آدمی خلیفہ ہو جس سے ہمارے عقائد متفق ہوں۔ مگر میں نے سب کو سمجھایا کہ اصل بات جس کا اس وقت ہمیں خیال کرنا چاہئے وہ اتفاق ہے۔ خلیفہ کا ہونا ہمارے نزدیک مذہباً ضروری ہے۔ پس اگر وہ لوگ اس امر کو تسلیم کرلیں تو پھر مناسب یہی ہے کہ اوّل تو عام رائے لی جاوے۔

اگر اس سے وہ اختلاف کریں تو کسی ایسے آدمی پر اتفاق کر لیا جائے جو دونوں فریق کے نزدیک بے تعلق ہو۔

اور اگر یہ بھی قبول نہ کریں تو ان لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جاوے اور میرے اصرار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اہلِ بیت نے اس بات کو تسلیم کر لیا۔ یہ فیصلہ کر کے میں اپنے ذہن میں خوش تھا کہ اب اختلاف سے جماعت محفوظ رہے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا...''

''مَیں باہر آیا تو مولوی محمد علی صاحب کا رقعہ مجھے ملا کہ کل والی گفتگو کے متعلق ہم پھر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُن کو بلوا لیا۔ اس وقت میرے پاس مولوی سیّد محمد احسن صاحب، خان محمد علی صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدّین صاحب موجود تھے۔ مولوی صاحب بھی اپنے بعض احباب سمیت وہاں آگئے اور پھر کل کی بات شروع ہوئی۔ مَیں نے پھر اس امر پر زور دیا کہ خلافت کے متعلق آپ بحث نہ کریں۔ صرف اس امر پر گفتگو ہو کہ خلیفہ کون ہو۔ اور وہ اس بات پر مصر تھے کہ نہیں۔ ابھی کچھ بھی نہ ہو۔ کچھ عرصہ تک انتظار کیا جاوے۔ سب جماعت غور کرے کہ کیا کرنا چاہئے۔ پھر جو متفقہ فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جاوے۔ میرا جواب وہی کل والا تھا اور پھر میں نے ان کو یہ بھی کہا کہ اگر پھر بھی اختلاف ہی رہے تو کیا ہوگا۔ اگر کثرت رائے سے فیصلہ ہونا ہے تو ابھی کیوں کثرت رائے پر فیصلہ نہ ہو۔.......... اس وقت جماعت کو تفرقہ سے بچانے کی فکر ہونی چاہئے۔ جب سلسلہ گفتگو کسی طرح ختم ہوتا نظر نہ آیا اور باہر بہت شور ہونے لگا اور جماعت کے حاضر الوقت اصحاب اس قدر جوش میں آگئے کہ دروازہ توڑے جانے کا خطرہ ہو گیا اور لوگوں نے زور دیا کہ اب ہم زیادہ صبر نہیں کر سکتے۔ آپ لوگ کسی امر کو طے نہیں کرتے اور جماعت اس وقت بغیر کسی رئیس کے ہے۔ تو مَیں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ بہتر ہے کہ باہر چل کر جو لوگ موجود ہیں ان سے مشورہ لے لیا جائے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب کے منہ سے بے اختیار نکل گیا کہ آپ یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ لوگ کسے منتخب کریں گے۔

اس پر مَیں نے ان سے کہا کہ نہیں میں تو فیصلہ کر چکا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کرلوں۔ مگر اس پر بھی انہوں نے یہی جواب دیا کہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا رائے ہے یعنی وہ آپ کو خلیفہ مقرر کریں گے۔ اس پر میں اتفاق سے مایوس ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہے۔ کیونکہ باوجود اس فیصلہ کے جو میں اپنے دل میں کر چکا تھا میں نے دیکھا کہ یہ لوگ صلح کی طرف نہیں آتے اور مولوی محمد علی صاحب کی مخالفت خلافت سے بوجہ خلافت کے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ ان کے خیال میں جماعت کے لوگ کسی اور کو خلیفہ بنانے پر آمادہ تھے''۔ (حیاتِ نور صفحہ 728 تا 730 مطبوعہ 1963ء پنجاب پریس وطن بلڈنگ لاہور)

یہ واقعہ تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین واقعہ ہے جو واقعاتی لحاظ سے ایک ناقابلِ تردید اور قطعی ثبوت مہیّا کرتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کی تفصیل ''خلافتِ راشدہ'' (انوار العلوم جلد 15 صفحہ 497 تا 501) میں اور اپنی تصنیف ''اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات'' (صفحہ 122 تا 124 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ) اور اپنے درس القرآن میں بھی بیان فرمائی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی میں ہی جماعت کے انتظام و انصرام اور اختیار و اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لینے کی سر توڑ کوشش کرتے رہے تھے اور ایک مہم کے طور پر اپنے اخبار ''پیغام'' کے ذریعہ اور اشتہارات اور ٹریکٹوں کی اشاعت کے ساتھ مسلسل جدّوجہد میں تھے کہ کسی طرح خلیفۂ وقت انجمن کے تحت ہو جائے۔ یعنی وہ ان کے دفتر کے ماتحت ہو اور اصل اقتدار انجمن کا یعنی ان کا اپنا ہو۔ اسی کے لئے وہ خلافتِ ثانیہ کے انتخاب میں تاخیر کے لئے کوشاں تھے تاکہ جماعت کچھ عرصہ تک انجمن کے انتظام کے تحت رہنے کی عادی ہو جائے گی تو پھر خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت نہ رہے گی۔ لہٰذا جماعت پر ان کا اقتدار قائم ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی غالب تقدیر کے تحت یہ ہوا کہ عین اس وقت جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) ان کو خلیفہ بن جانے اور خود ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی پیشکش کرتے ہیں تو وہی مولوی محمد علی صاحب اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہی اُن کے لئے نادر موقع تھا کہ اگر وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس پیشکش کو قبول کر لیتے تو انہیں ان کے خوابوں کی تعبیر اور جدّوجہد کی منزل مل جاتی اور وہ جماعت احمدیہ کے امام بن جاتے۔ لیکن ایک حتمی اور فیصلہ کن گھڑی میں مولوی محمد علی صاحب کا جماعت کا امام بننے سے پہلو تہی کر جانا خدا تعالیٰ کے اس تصرّف کی پختہ ترین دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے خود خلیفہ بناتا ہے۔ اور وہ ''سبز چڑیا'' اسی کے سر پر بیٹھتی ہے جس پر بیٹھنے کا اسے اذن ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جسے اللہ تعالیٰ اس کا اہل نہیں سمجھتا، لوگ سر توڑ کوشش بھی کریں تو بھی سر لب لائے ہوئے پیالہ کو اس کے منہ سے نہیں لگا سکتے۔

''تم اس وصیّت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ''

مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، سیکرٹری وصایا جرمنی

نظامِ وصیّت ایک آسمانی نظام ہے جو زمین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دَور میں جاری ہوا تھا۔ ہندوستان کی ایک گمنام بستی سے جاری ہونے والا یہ مبارک اور بابرکت نظام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے اور روئے زمین پر بسنے والی تمام اقوام کے انسان اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ 118 برسوں میں اس آسمانی نظامِ وصیّت کا دنیا کے دور دراز ممالک تک پہنچنا اور اس کا پھلنا پھولنا بھی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روشن نشان ہے۔ انسانی ہاتھوں سے ایسا ہونا ممکن نہ تھا نہ پہلے تاریخ میں ایسا کبھی ہوا ہے۔ ایک صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور ان گزرے وقت کا ایک ایک سال گواہی دیتا ہے کہ کس تیزی اور شان سے یہ نظام روئے زمین پر پھلا پھولا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیّت

اپنی زندگی کے آخری ایام میں مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم پر ایک وصیّت لکھی جو کہ آپ نے جماعت کے افراد کے لئے لکھی۔ اس وصیّت میں آپ نے خداتعالیٰ سے خبر پانے کے بعد لکھا:

''چونکہ خدائے عزّ و جل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں''۔ (رسالہ الوصیّت صفحہ 5)

یہ حقیقت پر مبنی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذاتی وصیّت لکھنا چاہے تو وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں لکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مامور نے اللہ تعالیٰ سے آنے والے زمانے کی خبریں پاکر وصیّت لکھی اور وہ اپنے ماننے والوں کے لئے لکھی۔ جس پر عمل کرتے ہوئے احباب جماعت نے اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ترقی اسلام کے لئے اپنے مال کو پیش کیا۔ اس طرح آپؑ نے مالی قربانی کا ایک ایسا نظام جاری فرمایا جو آپؑ کے ماننے والوں کے لئے تزکیہ نفس کا بھی ذریعہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت بھی ہو اور حقوق العباد کے سامان بھی ہوں۔ یہ اَمر قابل ذکر ہے کہ وصیّت کی تکمیل دو اہم ستونوں پر قائم ہے اول اصلاح نفس دوم نمایاں مالی قربانی جیسا کہ آپؑ نے فرمایا:

''ان اموال میں اُن یتیموں اور مسکینوں اور نَو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ الاحمدیہ میں داخل ہیں''۔ (رسالہ الوصیّت صفحہ 26)

نظامِ وصیّت کے اعلان کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے وصیّت کی تکمیل میں ہاتھ بٹانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس ارشاد سے بھی نظامِ وصیّت کی اہمیت اور واضح ہو جاتی ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اب سنو۔ جب کہ خداتعالیٰ کا یہ وعدہ ہے تو یہ ہو کر رہے گا۔ تمہیں مفت کا ثواب ہے پس تم اس وصیّت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں دیدے گا''۔

(ملفوظات۔ جلد 4 صفحہ 673-674)

اب تک جماعت احمدیہ عالمگیر کی تاریخ گواہ ہے کہ وصیّت کی تکمیل میں خدائی مدد کے ساتھ ساتھ انسانی ہاتھ بھی شب و روز مصروف ہیں ان میں خلفائے سلسلہ کے ہاتھ سرفہرست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی حکومتوں کی مخالفت بھی کوئی بال بیکا نہیں کر سکی اور وصیّت کی تکمیل کا یہ کام پوری شان و شوکت سے جاری و ساری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا ان شاء اللہ۔ خلافت کے قائم ہونے کی خوشخبری کے بعد وصیّت کا نظام متعارف کرایا۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خلافت کے کاموں کو مضبوط طریقے سے چلانے کے لئے تقویٰ کے معیار بلند کرنے کے ساتھ ساتھ نمایاں مالی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اُس کو جنت الفردوس کا حق دار قرار دیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیّت میں فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ کا ارادہ ہے کہ

''ایسے کامل الایمان ایک جگہ دفن ہوں تا کہ آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لیے قوم پر ظاہر ہوں''۔

(رسالہ الوصیّت صفحہ 21)

وصیّت کی شرائط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیّت میں بہشتی مقبرہ سے متعلق جہاں خدا تعالیٰ کی بشارتوں کا ذکر فرمایا ہے، وہیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے چار شرائط بھی تحریر کی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں تا کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔

شرط اوّل۔ ہر شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔

شرط دوم۔ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن خرچ ہوگا

شرط سوم۔ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

شرط چہارم۔ ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

مومن کے ایمان کی آزمائش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیعت کے مفہوم کے متعلق فرماتے ہیں:

’’ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ اس نظام میں داخل ہو اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل حاصل کرے۔ صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گویا کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنّت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو، ہاں اگر جنّت کی قدر و قیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں‘‘۔

(نظامِ نَو۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 591-590)

ایمان کے کامل ہونے کا معیار

حضور فرماتے ہیں کہ

’’وصیّت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیّت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ جو شخص وصیّت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیّت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا‘‘۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 167-166)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا ایک انعام ہے

وصیّت اور نظامِ وصیّت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بار بار احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے ایک مجلسِ شوریٰ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے اور اس میں وہی شخص داخل ہوتا ہے جس نے زندگی کا آخری امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا اور اسی کو انجام بخیر کہتے ہیں‘‘۔ (نظام وصیّت۔ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ۔ صفحہ 145۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1972، صفحہ 185)۔ اسی خطاب میں آگے حضورؒ فرماتے ہیں کہ موصی کا معاہدہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ فرمایا:

’’موصی کا چونکہ معاہدہ صدر انجمن احمدیہ سے نہیں ہے۔ موصی کا معاہدہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور چونکہ مادی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے کام کرتے ہیں۔ انسانوں کے لئے وہ اپنی تقدیر کا ایک حصہ نافذ کرتا ہے... اللہ تعالیٰ سے یہ معاہدہ ہے اور خدا کا ہمیں یہ حکم ہے کہ نیک یا بد کاموں کا فیصلہ ظاہری حالات کے مطابق دیا کرو۔ ورنہ ہمارا معاشرہ اور تمدّن درست نہیں رہ سکتا‘‘۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972، صفحہ 200-199)

غربت کی وجہ سے نظامِ وصیّت میں شامل نہ ہونے والوں کے لئے کوئی گناہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دَورِ خلافت میں نظامِ وصیّت کی تکمیل اور اس میں شامل ہونے سے متعلق بہت سے ارشادات فرمائے ہوئے ہیں جو احباب جماعت کی راہنمائی کا موجب ہیں، حضورؒ فرماتے ہیں:

’’جن کو عام قربانی سے بڑھ کر غیر معمولی قربانی کی توفیق نہیں ہے اور اگر وہ اس وجہ سے نظامِ وصیّت میں نہ رہ سکیں تو ان کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ غربت کی وجہ سے اگر کوئی اس نظام میں شامل ہونے کی توفیق نہیں پا سکتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ جزاء سزاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ دلوں کے حال خوب جانتا ہے۔ اس لئے فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو‘‘۔

(رجسٹر ارشادات حضورؒ، رجسٹر نمبر 3۔ ارشاد نمبر 300)

ایک اور موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نظامِ وصیّت کی روح کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ

’’وصیّت کی بنیاد وہ روح ہے جس کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظامِ وصیّت جاری فرمایا اور وہ روح یہ ہے کہ وہی شخص موصی کہلائے گا جو دینی عمل اور اعتقادات کے لحاظ سے بھی صف اوّل پر ہو اور مالی قربانی میں بھی ایسی شاندار قربانی پیش کرنے والا ہو کہ آئندہ نسلیں اس کی قربانی کا حال دیکھ کر اس کے لئے دعائیں کریں‘‘۔ (رپورٹ مجلس شوریٰ 1983ء صفحہ 141، 142)

خلافتِ خامسہ کے مبارک دَور میں وصیّت کے لئے تحریک

2005ء میں نظامِ وصیّت کی پہلی صدی پوری ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نظامِ وصیّت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔ اس ضمن میں ایک پیغام میں آپ نے فرمایا:

’’پس میرا آپ کے لیے یہ پیغام ہے کہ مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہوں۔ اپنی اصلاح کی خاطر

اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔ میں نے جرمنی میں ہی آپ کی نیشنل مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں توجہ دلائی تھی کہ اگر موصیان کی تعداد بڑھائیں گے تو آپ کے مسائل بھی ختم ہوجائیں گے۔ تربیت بھی ہو جائے گی۔ وصیّت میں مردوں کی تعداد بڑھائیں۔ پھر مربیان اور عہدیدار بھی وصیّت کریں۔ جب تک وصیّت کی طرف راغب کرنے والے وصیّت نہیں کریں گے تو وہ نظامِ وصیّت کے ساتھ منسلک ہونے کی تلقین نہیں کر سکتے۔ پھر موصی کو قربانی کے معیار بڑھانے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ وصیّت کے نظام کا نظامِ خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کی خبروں پر جہاں جماعت کی تربیت کی فکر پیدا ہوئی اور آپ نے مالی قربانی کے نظام کو جاری فرمایا وہیں آپ نے جماعت کو خوشخبری بھی دی کہ خداتعالیٰ اس سلسلہ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایک دوسری قدرت کا ہاتھ سب کو تھام لے گا۔ آپ نے فرمایا: تم میری اس بات سے غمگین مت ہو تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

پس نظامِ وصیّت اور نظامِ خلافت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ مالی قربانی کا نظامِ خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہوسکتا ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانی کے معیار بڑھتے رہیں گے۔ آپ کے تقویٰ کے معیار بڑھتے رہیں گے۔ آپ کو روحانی زندگی حاصل ہوگی۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور جو نظامِ وصیّت میں شامل نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس میں حصہ لینے کی توفیق دے، آمین‘‘۔

(پیغام برائے جماعت جرمنی بحوالہ T-9771-1A/22-11-2019)

وصیّت سیمینار

(مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب۔سیکرٹری وصایا جرمنی)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ اپریل میں جرمنی کی 123 جماعتوں اور 10 لوکل امارات کو وصیّت سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جماعتی سالانہ کیلنڈر کے مطابق 29 اور 30 اپریل 2023ء وصیّت سیمینار/اجلاس کے لیے مختص کیے گئے تھے۔ تاہم جن جماعتوں میں کسی وجہ سے وصیّت سیمینار کا انعقاد نہیں ہوسکا اُن میں امیر صاحب جرمنی کی اجازت سے ان شاللہ ماہ جون میں سیمینار منعقد ہوں گے۔ (کُل 80 جماعتوں اور دو لوکل امارات میں سیمینار جون میں منعقد ہوں گے ان شاءاللہ)۔

سیمینار سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط ارسال کیا گیا۔ سیمینارز کے دوران شرکاء میں وصیّت فارمز اور رسالہ الوصیّت تقسیم کئے گئے۔ احباب جماعت یہ فارمز پُر کر کے شعبہ ہذا کو بھجوا رہے ہیں۔ جماعتوں میں سیمینار کے بعد ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جرمنی میں اس وقت موصیان کی تعداد 13448 ہے جبکہ 728 درخواستیں زیر کارروائی ہیں۔

ان سیمینارز کے انعقاد کو کامیاب بنانے کے لیے مندرجہ ذیل کارکنان نے خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم عمران قمر صاحب، مکرم محسن رضا صاحب، مکرم اسداللہ وہاب صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب۔

مندرجہ ذیل جماعتوں میں سیمینارز منعقد ہوئے۔

Immenhausen	Bruchsal
Bad Segeberg	Delmenhorst
Kassel	Eppelheim
Kiel	Hannover
Neuhof	Freiburg
Lübeck	Jesteburg
Babenhausen	Gaggenau
Mahdiabad	Lüneburg
Bensheim	Karlsruhe
Pinneberg	Oldenburg
Dieburg	Lahr
Bad Soden	Stade
Eppertshausen	Lörrach

Flörsheim	Vechta
Griesheim	Schwetzingen
Friedrichsdorf	Aachen
Gross Umstadt	Augsburg
Hattersheim	Bergisch-Gladbach
Lampertheim	Erlangen
Limburg	Betzdorf
Munster Hessen	Frontenhausen
Niedernhausen	Bruehl
Pfungstadt	Kempten
Oberursel	Düsseldorf
Reinheim	München
Steinbach	Euskirchen
Aschaffenburg	Nürnberg
Usingen	Gummersbach
Bruchköbel	Regensburg
Bielefeld	Köln
Dreieich	Bad Nauheim
Bocholt	Leverskusen
Gemünden	Bad Vilbel
Bochum	Neuss
Heusenstamm	Büdingen
Dortmund	Pulheim
Hof	Florstadt
Herford	Radevormwald
Maintal	Friedberg
Meschede	Viersen
Neu Isenburg	Gießen
Mühlheim (Ruhr)	Alzey
Rödermark	Herborn
Münster	Bad Kreuznach
Rodgau	Karben
Nordhorn	Frankenthal
Schlüchtern	Marburg
Osnabrück	Freinsheim
Seligenstadt	Nidda
Paderborn	Kaiserslautern
Würzburg	Reichelsheim
Recklinghausen	Montabaur
Mainz	Wetter
Rheine	Neuwied
Bremen	Wetzlar
Soest	Chemnitz
Bremerhaven	Fulda
Donaueschingen	Dresden
Buxtehude	Göttingen
Ebingen	Leipzig
Ulm (Donau)	Radolfzell
Waiblingen	

تاریخ جرمنی (قسط سیز دہم)

مرتّبہ: مدبّر احمد خان

تاریخ جرمنی

مارٹن لوتھر کسانوں کی بغاوت کے خلاف خطاب کرتے ہوئے۔ Gustav König, 1847

گزشتہ قسط میں Martin Luther اور Reformation کی تحریک کا قدرے تفصیل سے ذکر ہوا۔ لوتھر کے انجیل کے ترجمے سے اب مسیحیت کا پیغام اس وقت کی موجودہ حالت میں گھر گھر پہنچ رہا تھا۔ ہر عاقل و بالغ انسان اس پیغام کو سمجھ سکتا تھا۔ اسی وجہ سے اب لوتھر کو ہمنوا ملتے جا رہے تھے اور عوام میں اس کے حامی بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

لیکن جیسے ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے، کہ جس تحریک میں بھی مالی فائدہ اور عوامی حمایت یکجا ہو جاتے ہیں، وہ سیاسی رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہوا۔ جو اس تحریک کا مذہبی اور علمی پہلو ہے وہ اپنی جگہ، لیکن یہاں اس کا سیاسی پہلو پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

1520ء کی دہائی کے آغاز سے جرمنی کے نوابوں نے دیکھا کہ اوّل لوتھر کی تحریک کو بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے، دوسری بات انہوں نے یہ دیکھی کہ اس فرقے میں علیحدہ کلیسا کا قیام ہو رہا ہے کیونکہ رومی کیتھولک کلیسا نے تو لوتھر کی تحریک اور اس کے مطالبات کو کلیۃً رَدّ کر دیا تھا۔ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ جب کلیسا روم سے آزاد ہو جائے گا تو گویا ملک بھی روم سے آزاد ہو جائے گا اور یوں علاقوں میں برآمد ہونے والا مال روم نہیں جایا کرے گا، رومی کیتھولک چرچ کا سیاسی عمل دخل ختم ہو جائے گا، اور علاقائی پادریوں کے مالی اخراجات سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جائے گا جو اب آسمان کو چھونے لگے تھے۔ سو دیکھتے ہی دیکھتے لوتھر کو بہت سے نوابوں کی بھی حمایت حاصل ہو گئی۔ اس تمام تر آزادی و خود مختاری کے باوجود لوتھر شدت سے اولوالامر کی اطاعت کا قائل تھا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام اور غُربا کے حقوق پامال کیے جا رہے تھے۔ اب چونکہ عوام میں طاقت اور آزادی کا شعور پیدا ہو چکا تھا، سو اس کے نتیجے میں تنازعات کا سر اٹھانا بالکل فطری عمل تھا۔

ان تنازعات میں سے سب سے اہم تنازعہ 1525ء کی کسانوں کی جنگ تھی۔ اس جنگ کو مذہبی کشیدگی اور معاشی شکایات کی وجہ سے ہوا ملی اور اس نے پورے جرمنی میں بغاوتوں کا ایک سلسلہ چھیڑ دیا۔ کسانوں نے، جو زیادہ تر پروٹسٹنٹ تھے، سیاسی نمائندگی کا اور جاگیردارانہ مراعات کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ تاہم، بغاوت کو بالآخر کیتھولک اشرافیہ نے کچل دیا، جنہیں اپنی طاقت اور مراعات کے ضائع ہونے کا خدشہ تھا۔ اس موقعے پر لوتھر اپنے موقف پر شدت کے ساتھ قائم رہا۔ یعنی یہ کہ بغاوت کی کسی صورت میں اجازت نہیں ہے اور حکومت جس کسی کی بھی ہو اسے چاہیے کہ ایسے فتنہ پروروں کی بیخ کنی کرے، سو ایسا ہی ہوا۔

کسانوں کی جنگ کی ناکامیوں کے باوجود، Protestantism جرمنی میں پھیلتا رہا۔ دراصل لوتھر کی تعلیم ایک نئے سیاسی نظام کا پیش خیمہ تھی۔ لوتھر کی نظر میں ایک عیسائی پر اپنے حاکم کی کامل فرمانبرداری لازم تھی۔ نتیجۃً Prussia کے ایک نواب نے اس موقعے کو تاڑ لیا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ وہ اور اس کی ریاست رومی کیتھولک چرچ سے مکمل طور پر آزاد ہے۔ اب وہاں کلیسا اور حاکم کے مابین کوئی سیاسی چپقلش یا کشمکش کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ اس کی ریاست رومی کیتھولک چرچ سے آزاد ہو چکی تھی۔ مزید اس کی رعایا اس بات پر ایمان رکھتی تھی کہ اسے ہر حال میں اپنے حاکم کی فرمانبرداری کرنی ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اور بھی ریاستوں نے آزادی کے مطالبے کیے۔ لہٰذا 1530ء میں شہر Augsburg میں (جو آج بویریا میں واقع ہے)، نوابوں نے قیصر Charles V کے سامنے یہ مطالبہ پیش کیا کہ رومی چرچ سے ریاست مکمل طور پر آزاد ہونی چاہیے۔ Charles V کو یہ مطالبات منظور نہیں تھے۔ لہٰذا 1531ء میں ایک خاص دفاعی union کا قیام عمل میں آیا جو خالصتاً Protestant ریاستوں پر مبنی تھی۔ لیکن یہ union بھی Charles V کی فوجی طاقت کی تاب نہ لا سکی اور اسے شکستِ فاش تسلیم کرنا پڑی۔ لیکن سیاسی اور معاشی آزادی کا خواب حکام کے لیے ایسا مسحور کن تھا کہ کچھ عرصے بعد یعنی 1552ء میں یہ ریاستیں پھر متحد ہوئیں۔ اس بار Chales V اپنی مملکت کی حدود کی حفاظت میں بہت سی لڑائیاں لڑ چکا تھا۔ اور اس مرتبہ Protestants کو فرانس کے بادشاہ کی حمایت بھی حاصل تھی۔ ان دو قوتوں کے آگے ایک نسبتاً کمزور فوج کے ساتھ Charles V نے اپنے آپ کو مجبور پایا۔ اور اس نے امن کے معاہدے کی پیش کش کر دی۔ (جاری ہے)

حوالہ جات:

Die kürzeste Geschichte Dutschlands, James Hawes, Ullstein 2019, Berlin

Deutsche Geschichte, Dudenverlag 2020, Berlin

Schlaglichter der deutschen Geschichte, Helmut M. Müller, bpb, Brockhaus 2002

https://www.luther2017.de/wiki/stationen-der-reformation/1555-eroeffnung-des-augsburger-reichstages-augsburger-religionsfriede/index.html

اُٹھو! ڈھونڈو متاعِ آسمانی

مکرم طارق محمود صاحب، سیکرٹری مال جرمنی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مالی قربانی کے فلسفے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ’’چندہ اس لیے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ خدا کے کام رُک نہیں رہتے بلکہ اس لیے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہوں دیکھو دنیا میں بہت سے خزانے مدفون ہیں اگر خدا چاہے تو وہ اپنے نیک بندوں کو جہاں ہزار ہا غیب کے علم سے مطلع کرتا ہے یہ بھی بتا سکتا ہے کہ فلاں جگہ خزانہ مدفون ہے اسے دینی ضروریات پر صرف کرو اللہ تعالیٰ نے بارہا مجھے غیب کی خبریں بتائیں ہیں وہ یہ بھی بتا سکتا تھا مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہارے ایمان پختہ ہوں اور تم میں زندگی کی روح پیدا ہو‘‘۔ (تقریر برموقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 1929ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی قربانی میں یہ حکمت ہے کہ جب مومنین اپنا قیمتی مال باوجود اپنی ضروریات کے خداتعالیٰ کی راہ میں پیش کریں گے تو پھر ان کا ایمان مضبوط ہوگا یہ ایمان کی مضبوطی اس لئے بھی ضروری ہے کہ خداتعالیٰ نے جیسا کہ قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر فرمایا ہے میں تمہیں آزماؤں گا اور یہ سلسلہ تمہاری زندگی کے آخر تک جاری رہے گا تو ان آزمائشوں میں انسان ایمان کی مضبوطی کے بغیر پورا نہیں اُتر سکتا۔

یہ راز ہے ایمان کی پختگی کا، جو مالی قربانی ہمیں سکھاتی ہے اور جب ایمان پختہ ہوگا تبھی انسان فرائض اسلامی کو اس کی روح کے ساتھ ادا کرسکتا ہے۔ حضور نے یہ جو فرمایا کہ مالی قربانی کے ذریعے خداتعالیٰ نے چاہا کہ تم میں زندگی کی روح پیدا ہو۔ دراصل یہی وہ روح ہے جس سے دائمی زندگی کا لطف اُٹھایا جاسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان اصل زندگی کی روح کا مزا مالی قربانی کے بغیر حاصل نہیں کرسکتا۔ دراصل مالی قربانی معاشرے میں اَمن کی بنیاد رکھتی ہے۔ بغیر اس کے صرف باتیں ہیں۔ مالی قربانی ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہم اپنی محنت کے کمائے ہوئے مال سے روزمرہ کی زندگی کی ضروریات اور خواہشات کے باوجود خداتعالیٰ کے دین کی اشاعت اور معاشرے کے غریب اور کمزور طبقہ کی خاطر ایک حصّہ الگ کر دیتے ہیں۔ تاکہ خداتعالیٰ کے دین کی اشاعت کے ساتھ معاشرے کے کمزور طبقات کی ضروریات بھی پوری ہوں۔ دراصل یہ ہمیں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا طریقہ بھی سمجھاتی ہے۔ جہاں پر ایسا معاشرہ ہو جو خداتعالیٰ کے دین کی اشاعت کے ساتھ معاشرے کے کمزور طبقات کے حقوق کی خاطر اپنا قیمتی مال از خود پیش کر رہا ہو تو یہی وہ طریق ہے جس سے دنیا کو امن کی ضمانت مل سکتی ہے۔

خاکسار ضروری سمجھتا ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے ضمن میں خلفائے احمدیت نے جو تحریکات فرمائیں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔ اس کی پہلی قسط زکوٰۃ کے بارہ میں پیش کی جارہی ہے۔

احادیث مبارکہ

عَنْ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ لَہُ الَّتِی فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی۔ اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یک جا اور یک جا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے۔

یُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشُقُّ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُخْرِجَ فِيهِ زَكَاةَ مَالِهِ۔

(کنزالعمال، کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے وقت تکلیف محسوس کرے گا۔

فَقَالَ الْقَاسِمُ بِنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكٰوةٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطِيَاتِهُمْ يسَأَلُ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِنْ قَالَ لَا اَسْلَمَ إِلَيْهِ عَطَاءَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

(موطا امام مالک کتاب الزکواۃ باب الزکوٰۃ)

ترجمہ: قاسم بن محمد نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کسی مال میں سے زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک ایک سال اس پر نہ گزرتا اور آپ جب لوگوں کو ان کے وظائف دیتے پوچھ لیتے کہ تم پر کسی مال کی زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ کہتا کہ ہاں تو اسی وظیفہ میں سے زکوٰۃ نکال لیتے اور اگر کہتا نہیں تو اس کو وظیفہ دے دیتے اور کچھ اس میں سے نہ لیتے۔

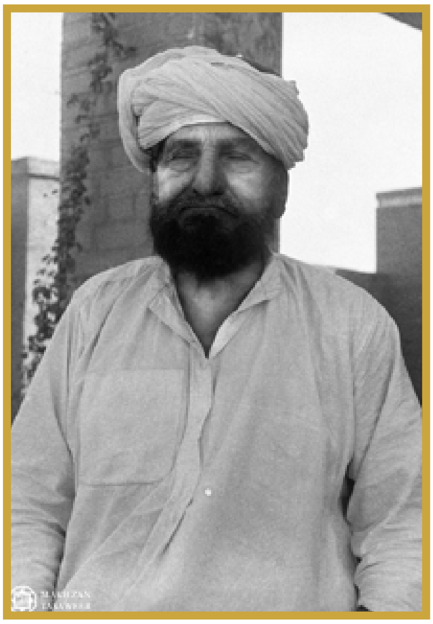

میرے خاندان میں احمدیت

عزیزم ماہر احمد صاحب، متعلّم جامعہ احمدیہ جرمنی

اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والے عاشقوں کو علم تھا اب وہ وقت ہے جب مسیح موعود کی آمد ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ جب بھی دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایسے عظیم المرتبت بزرگان اپنا جان و مال قربان کرنے کی غرض سے امام مہدیؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے۔ ان بزرگان میں سے ایک حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب بھی تھے، آپ کو 1897ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ کے ذریعہ سے ہی ہمارے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا تھا۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کے بھائی حضرت مولانا غلام علیؓ راجیکی خاکسار کے دادا جان مکرم منصور احمد تاثیر صاحب مرحوم کے نانا تھے۔

آپ کے بعد خاندان میں جس بزرگ کو ہدایت کے سر چشمے سے حصہ پانے اور صِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر چلنے کی توفیق حاصل ہوئی وہ حضرت مولوی غلام نبی مصریؓ تھے، آپؓ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1898ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا اور آپ دونوں حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر کا مصداق بنے۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

ترجمہ: تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا، تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

اس مضمون میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کا تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ

حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی کا شمار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان بزرگوں میں ہوتا ہے جو صاحب کشف و رؤیا تھے۔ آپ کی ولادت 1877ء اور 1879ء کے درمیان ضلع گجرات (پاکستان) کے ایک گاؤں راجیکی میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بی بی صاحبہ تھا۔ آپ کے والد کا نام میاں کرم الدین صاحب تھا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کی والدہ نے ان کی پیدائش سے پہلے ایک رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر میں چراغ روشن ہوا ہے جس کی روشنی سے تمام گھر جگمگا اُٹھا۔

بچپن کے کچھ سال گزارنے کے بعد آپ کے والد محترم نے آپ کو قرآنِ کریم سیکھنے کے لئے گاؤں کی ایک درسگاہ میں بٹھا دیا اور اس کے بعد ایک چھوٹے شہر نگووال کے پرائمری اسکول میں داخل کرا دیا۔ یہاں کی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد قصبہ کنجاہ کے مڈل اسکول میں داخل ہوئے مگر ابھی تعلیم پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ کے بڑے بھائی میاں تاج محمود صاحب کا بعمر 23 سال انتقال ہوگیا۔ اس پر آپ کے والد محترم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا!

’’اب تم ہمارے پاس ہی رہا کرو،،

چنانچہ آپ نے اسکول کی پڑھائی چھوڑ دی اور اپنے گاؤں میں ہی میاں محمد الدین صاحب کشمیری کے پاس پڑھنا شروع کر دیا۔ چونکہ میاں محمد الدین صاحب فارسی زبان سے خوب واقف تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی نے اپنے حالات زندگی کتاب ’’حیاتِ قدسی،، میں تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ جن میں خاندانی حالات سے لے کر عہدِ طفولیت جوانی اور بڑھاپے تک کے ایمان افروز واقعات نیز قرآنِ مجید کے سینکڑوں معارف اور تقریبًا نصف صدی تک کی تبلیغی مہمات کا ذکر درج ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ مؤرخہ 15 دسمبر 1963ء کو اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہوگئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

قربانی کی حکمت اور مسائل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

قربانی کی حکمت

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (الحج:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مرہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے

(الحج:38) یعنی دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے گوشت اور خون سچی قربانی نہیں جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 424)

قربانی میں دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت

خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رَواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 32-33)

قربانی صرف صاحبِ استطاعت پر واجب ہے

ایک شخص کا خط حضورؑ کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈال دی تھی، مگر اُن لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اس حصہ سے خارج کر دیا ہے۔ کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو میری قربانی ہو جائے گی؟ فرمایا:

قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں روپے دینے سے نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں۔ (بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر قربانی کرنا

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈال کر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے؟ فرمایا:

ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔ اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کرسکتے ہو اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں۔ وہ غیر جو تم کو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اُن کے ساتھ شامل ہو۔ خدا پر توکل کرو۔ (بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

ناقص جانور قربانی کیا جاسکتا ہے؟

ایک شخص نے حضرتؑ سے دریافت کیا کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ در حدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو ذبح کر سکتے ہیں؟

فرمایا: مجبوری کے وقت تو جائز ہے مگر آج کل ایسی مجبوری کیا ہے۔ انسان تلاش کرسکتا ہے اور دن کافی ہوتے ہیں خواہ مخواہ حجت کرنا یا تساہل کرنا جائز نہیں۔

(بدر 23 جنوری 1908ء صفحہ 2)

عیدالاضحیٰ کا روزہ

عیدالاضحیہ کے دن قربانی کرکے اُس کا گوشت کھانے تک جو روزہ رکھا جاتا ہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ بقاپوری نے مجھے لکھا ہے کہ جو روزہ اس عید کے موقع پر رکھا جاتا ہے وہ سنت نہیں، اس کا اعلان کر دیا جائے مگر رسول کریم ﷺ کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپ صحت کی حالت میں قربانی کرکے کھاتے تھے تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہو جائے یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ ہے اور مستحب ہے جو رکھ سکتا ہو رکھے مگر جو بیمار، بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلّف نہیں اور نہ رکھنے سے گنہگار نہیں ہو گا مگر یہ بالکل بے حقیقت بھی نہیں جیسا کہ مولوی بقاپوری صاحب نے لکھا ہے مَیں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پر عمل کرتے دیکھا ہے پھر مسلمانوں میں یہ کثرت سے رائج ہے اور یہ یونہی نہیں بنا لیا گیا بلکہ مستحب نفل ہے جس پر رسول کریم ﷺ کا تعامل رہا اور جس پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے مگر جو نہ کرسکے اسے گناہ نہیں۔ (روزنامہ الفضل 17 جنوری 1941ء صفحہ 4)

(رپورٹ: شعبہ تربیت جرمنی)

رمضان المبارک 2023ء کے دوران نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت پانے والے احباب

رمضان المبارک 1444ھ (2023ء) کے دوران جماعت جرمنی میں 40 حُفّاظ کرام، 30 طلبہ حفظ القرآن کلاس اور 10 طلبہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے مختلف مساجد و مراکز میں نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی جس کی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہوئی تھی اس میں چند نام شائع ہونے سے رہ گئے تھے جو اب شائع کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح مکرم منور احمد طور صاحب کو مسجد فضلِ عمر ہمبرگ میں نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، گزشتہ شمارہ میں ان کی جگہ کسی اَور دوست کا نام سہواً شائع ہوگیا تھا۔

متعلم حفظ القرآن کلاس	مسجد/نماز سینٹر	شہر
عزیزم عاشر احمد صاحب	بیت القدوس	Bad Marienberg
عزیزم کاشف رضا صاحب	بیت العہد	Bruchsal
عزیزم تحسین رضا صاحب	بیت العہد	Bruchsal
عزیزم سفیر صادق جنجوعہ صاحب	مسجد نور الدین	Darmstadt
عزیزم ساحل ادریس صاحب	بیت الباقی	Dietzenbach
عزیزم سعد الرحمان صاحب	بیت الشکور	Gross-Gerau
عزیزم مشہود فاران شاہد صاحب	سبحان مسجد	Mörfelden Walldorf
عزیزم عازب احمد عرفان صاحب	مسجد مریم	Mülheim an der Ruhr
عزیزم عارفین اسلام صاحب	بیت الایمان	Nidda
عزیزم سرمد احمد صاحب	بیت الباقی	Pforzheim
عزیزم مصور احمد صاحب	بیت الباقی	Pforzheim
عزیزم جازب جاوید صاحب	مسجد قمر	Renningen
عزیزم روشان راجہ صاحب	مسجد انوار	Rodgau
عزیزم ایقان راجہ صاحب	بیت الہادی	Seligenstadt
عزیزم تفہیم احمد ندیم صاحب	بیت المقیت	Wabern
عزیزم نعمان مبشر صاحب	مسجد مبارک	Wiesbaden
عزیزم مامون احمد صاحب	مسجد حمد	Wittlich

اِک سے ہزار ہوویں

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار اور اہلیہ محترمہ صائمہ نازش صاحبہ کو مؤرخہ 25 اپریل 2023ء کو پہلے بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ابتہاج فیصل محمود ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم خالد محمود صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم اللہ رکھا صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ (قیصر محمود۔ جماعت لمبرگ جرمنی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار اور اہلیہ مکرمہ حافظہ سعیدہ عزیز صاحبہ کو مؤرخہ 7 مئی 2023ء کو بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حمنہ شاہد رکھا گیا ہے۔ بچی مکرم شیخ محمد یونس شاہد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم عزیز اللہ سیال صاحب کی نواسی ہے۔ (لقمان شاہد، مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار اور اہلیہ محترمہ انیلہ افضل صاحبہ کو مورخہ 12 مئی 2023 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام نشاط صدیقہ احمد ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم ناصر احمد صاحب کی پوتی اور مکرم افضل چیمہ صاحب کی نواسی ہے۔ (مباہل احمد، مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں مؤرخہ یکم جون 2023ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رَبیسہ عمران عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد انیس بشارت صاحب آف ہائیڈل برگ کی پوتی اور مکرم طاہر محمود مبشر صاحب، مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے کی نواسی ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ (محمد عمران بشارت، مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک، صالح بنائے، صحت و تندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا کرے، دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، آمین۔

قرآنِ کریم کے جرمن ترجمہ کی طبع ثانی

(تحقیق: مکرم شیخ عبدالحنّان صاحب، ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی)

محترم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم سابق مبلغ ہالینڈ نے قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے طبع ثانی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''ہالینڈ کے ملک کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں سے قبل ازیں کلام پاک کا ترجمہ تین زبانوں انگریزی، جرمن اور ڈچ میں کیا جا چکا ہے یوں تو مارکیٹ میں قرآن مجید کے اور تراجم بھی موجود ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معجزانہ رہنمائی میں ہمارے تیار کئے ہوئے تراجم کو بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جماعت کے شائع کردہ تراجم قرآن پاک میں نہ صرف یہ کہ اعلیٰ کاغذ اور معیاری لکھائی چھپائی کا خاص خیال رکھا گیا ہے بلکہ خاص طور پر یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ اصل عربی عبارت کو بھی ساتھ دیا جائے جو خدا تعالیٰ کے اپنے الفاظ ہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ بائبل کی طرح اس میں تحریف کا دروازہ کھلنے کا امکان باقی رہے نیز قرآنِ کریم کے مطالعہ کو مبتدی لوگوں کے لیے عام فہم اور آسان بنانے کے لیے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر کردہ دیباچہ قرآنِ کریم بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے جس کے متعلق غیر مسلم علم دوست احباب بھی آئے دن اپنے عمدہ خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت نہایت مناسب اور واجبی رکھی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہی جرمن قرآن مجید کی دوبارہ اشاعت کی ضرورت پیش آ گئی۔ چنانچہ یہ ترجمہ ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن کی نگرانی میں نومبر 1959ء کو ہالینڈ سے دوبارہ شائع کر دیا گیا''۔ (الفضل 7 فروری 1960ء)

نظر ثانی کے مراحل

جرمن ترجمہ قرآن کے نگران مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ناصر بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن نے جرمن ترجمۃ القرآن کے طبع ثانی سے قبل اس پر نظر ثانی کے مختلف مراحل بیان کرتے ہوئے لکھا:

''تفسیر صغیر کے ترجمہ کی روشنی میں پہلا ترجمہ قرآنِ کریم کا جرمن زبان میں شائع کرنے کی اس مشن کو توفیق ملی۔ ہمارے جرمن ترجمہ کا پہلا ایڈیشن 1954ء میں شائع ہوا تھا۔ جس پر خاکسار نے کئی سال محنت کی تھی۔ جب یہ ایڈیشن ختم ہونے کے قریب آیا تو خاکسار نے نئے ایڈیشن کی نظرِ ثانی کا کام شروع کر دیا۔ اس کام پر ایک سال گزرنے کے بعد تفسیر صغیر چھپ گئی۔ اس لیے ایک بار پھر اس نئے ترجمہ کی روشنی میں جرمن ترجمہ کی نظرِ ثانی کا کام شروع کیا گیا اور ساتھ ساتھ نوٹ بھی لکھے گئے۔ مختلف آیات کے 242 تشریحی نوٹ بھی لکھے گئے۔ مختلف آیات کے 242 تشریحی نوٹ کتاب میں شامل کئے گئے۔

چھوٹے چھوٹے حاشیہ کے نوٹ اس کے علاوہ ہیں۔ کتاب کی ظاہری خوبصورتی کے لیے ایک موزوں ٹائپ (رائٹر) خرید کیا۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مقامات پر مفید اصلاحات ترجمہ میں کی گئیں اور جرمن زبان کے اسلوب کے مطابق مضمون کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس سے ترجمہ میں مزید روانی آ گئی۔ ہمارا پہلا ترجمہ بھی بہت اچھا تھا۔ اور اس کی بہت تعریف ہوئی تھی۔ تاہم یہ دوسرا ایڈیشن خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مفید اصلاحات کا حامل ہے۔ اور بعض افراد نے دونوں ترجموں کا مقابلہ کر کے بہت تعریفی رنگ میں خطوط لکھے ہیں۔ بالخصوص نوٹوں کے ذریعہ بہت سے مشکل مقامات پڑھنے والے کے لیے حل ہو گئے ہیں۔ کتاب کا حجم آٹھ صد صفحات سے اوپر ہے۔

اس کام میں علاوہ دوسری مشکلات کے مالی مشکلات بھی تھیں۔ ادھر قرآنِ کریم کی مانگ بہت تھی اور آرڈر پر آرڈر جمع ہو رہے تھے۔ تاجران کتب بار بار پوچھتے تھے۔ انہیں مختلف میعادیں دی گئیں۔ بالآخر نومبر تک کتاب کو مارکیٹ میں لانے کا خاکسار نے تہیہ کر لیا۔ اگست تک مطبع والوں نے کام شروع نہ کیا تھا۔ وقت بہت تھوڑا تھا صرف پروف دیکھنے اور اصلاح کرنے کا کام ہی اس قدر وقت طلب تھا۔ کہ روزانہ نصف دن اس کام پر لگانے سے یہ کام چار مہینوں میں ختم ہوتا تھا۔ کام کے آخری مراحل کو تیز تر کرنے کے لیے وسط اکتوبر میں خاکسار نے ہالینڈ جا کر مطبع والوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ یہ وقت بے حد مصروفیت کا تھا۔ آخر اس تمام تگ و دو کا نتیجہ کام کے بر وقت ختم ہونے کی صورت میں نکل آیا۔

جو خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہ تھا۔ پہلے ایڈیشن کی طباعت کے وقت قرآنِ کریم کی مانگ اتنی زیادہ نہ تھی جتنی اب جبکہ وہ ایڈیشن نایاب ہو گیا تھا۔ پہلے ایڈیشن نے مارکیٹ کو تیار کرنے میں مدد دی اور جب مارکیٹ تیار ہو گئی تو کتاب ختم ہو گئی اس لیے دوسرے ایڈیشن کو ملتوی کرنا بہت مضر ہوتا۔ علاوہ ازیں دوسرے لوگ بھی ترجمہ کو مارکیٹ میں لا رہے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ایک تو لوگ غلط ترجمہ پڑھتے اور اسلام سے دور ہو جاتے ہیں۔ دوسرا ہمارا ترجمہ فروخت نہ ہوتا۔ یہ سب امور خاکسار کے نئے کام کو جملہ مشکلات کے باوجود ایک معین وقت تک ختم کرنے میں محرک ثابت ہوئے''۔

''اس کام پر خاکسار کے کم و بیش تین سال صرف ہوئے۔ اور اگر پہلے ایڈیشن کے کام کو بھی ساتھ ملا لیا جائے۔ تو یہ کام گیارہ برس کی محنت کے بعد بحمد اللہ ختم ہوا''۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 18 مارچ 1960ء صفحہ 3)

طبع ثانی کی تقریب رونمائی

جرمن ترجمہ قرآن شائع ہوا تو اس موقع پر باقاعدہ ایک تقریب رونمائی بھی منعقد ہوئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا اکمل صاحب لکھتے ہیں:

’’اس خوشی اور مسرت کے موقع پر ہالینڈ مشن ہاؤس میں بڑے پیمانہ پر ایک پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔جس میں ڈچ مطبع کے ڈائریکٹر صاحب نے جرمن ترجمہ کی نئی اشاعت کی پہلی کاپی پیش کی۔

ہماری طرف سے اس جلسہ میں ڈائریکٹر صاحب موصوف اور قرآنِ کریم کی اشاعت میں کام کرنے والے جملہ احباب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا نیز مشن ہاؤس کی مساعی میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کی خدمت میں بھی دعوت نامے بھجوائے گئے علاوہ ازیں اخبارات کے مراکز میں بھی خبر بھجوائی گئی چنانچہ ملک کے مختلف حصوں کے متعدد اخبارات نے جلی سرخیوں کے ساتھ خبر دی۔ اور مشن ہاؤس ہالینڈ میں اس تقریب کے موقع پر پبلک جلسہ کا اعلان شائع کیا لہٰذا اس کے نتیجہ میں لوگ کثرت کے ساتھ کارروائی سننے کے لیے مسجد میں آئے۔ نیز پریس اور اخبارات کے نمائندگان اور فوٹوگرافر صاحبان بھی جلسہ میں موجود تھے‘‘۔

’’مؤرخہ 11.11.1959 بروز بدھ کو شام کے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن ہالینڈ نے مختصر ابتدائی الفاظ کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا۔ بعدازاں مکرم برادرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن نے جن کی نگرانی میں جرمن ترجمہ کی دوبارہ اشاعت ہوئی قرآنِ کریم کے تراجم کے بارہ میں جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتلایا کہ باوجود غیر معمولی مشکل حالات کے خداتعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس بابرکت کام میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اور آج ہم اپنے قلوب میں خوشی اور مسرت کے جذبات موجزن پاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت کو جرمن قرآنِ مجید کی اشاعت کی دوبارہ توفیق عطا فرما کر آپ صاحبان کی علمی خدمات کا ایک بار پھر موقع بخشا ہے‘‘۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب Mr Stok ڈائریکٹر مطبع ہالینڈ نے قرآن کریم کی پہلی کاپی نگران صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

’’ملک ہالینڈ سینکڑوں سالوں سے سارے یورپ میں مذہبی آزادی کا مرکز چلا آیا ہے اور پاکستان بھی نہایت ہی قلیل عرصہ میں جدید ایشیا کا اسی قسم کا ایک سینٹر بن گیا ہے گویا پاکستان ایشیا کا ایسا خطہ ہے کہ جہاں سے مذہبی اور روحانی رجحانات کے احیاء کے نئے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہالینڈ اور پاکستان دونوں ملکوں کے باشندوں کے قلوب میں ایک ہی قسم کی (مذہبی تبلیغ کی) تڑپ پائی جاتی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ (جماعت احمدیہ کے ذریعہ) یہ دونوں ملک ایک روحانی رشتہ میں منسلک ہو چکے ہیں اور فساد اور بدامنی سے بھرپور علاقوں میں آزادیٔ افکار کے لیے برسرِ پیکار ہیں۔

احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ جو قرآنِ مجید کے متعدد تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں شائع کر چکا ہے گویا کہ ان دونوں ملکوں کے لحاظ سے پسماندہ علاقہ میں جنم لیا ہے اور آج ہم سب مل کر اس کی پیدائش کے موقع پر خوشیوں کے شادیانے بجا رہے ہیں اور ہم خداتعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس کام میں بہت بہت برکت عطا فرمائے‘‘۔

جناب ڈائریکٹر صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے بعد جرمن ترجمہ کی نئی اشاعت کی پہلی کاپی پیش فرمائی اور آپ کے بعد قرآنِ مجید کے ترجمہ میں کام کرنے والے ہمارے علم دوست ڈاکٹر Dr.Dejong نے اختصار کے ساتھ جماعت احمدیہ کی علمی کاوشوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’وہ وقت اب زیادہ دور نہیں رہا کہ جب مشرق و مغرب کو مذہبی امور میں باہمی تعاون سے کام کرنا ہوگا‘‘۔

آخر میں مکرم انچارج صاحب ہالینڈ مشن (مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب) نے ڈائریکٹر صاحب بہادر اور ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دونوں علم دوست حضرات کے خلوص اور حقیقت بیانی کو سراہا اور اجلاس برخاست ہوا۔[1]

(روزنامہ الفضل 7 فروری 1960ء صفحہ 3-4)

1- اس تقریب میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے بھی قرآن کریم کی خوبیوں اور نئے ایڈیشن کی تیاری اور ضرورت پر مختصر تقریر کی تھی۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 18 مارچ 1960ء صفحہ 3)

پیارے آقا کا اظہارِ خوشنودی

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ترجمہ کی طباعت مکمل ہونے کی اطلاع ہوئی تو حضور نے ازرہِ ذرہ نوازی حسبِ ذیل تار خاکسار (مکرم شیخ ناصر احمد صاحب) کو ارسال فرمایا:

ترجمہ: مَیں مبارکباد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے کام کو یورپ میں اسلام کی اشاعت کے لیے ایک نہایت موثر ذریعہ بنائے (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں حضور نے خط کے ذریعہ فرمایا ’’جزاک اللہ۔ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو قبول کرے‘‘۔

ایک اور خط میں حضور نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ واقع میں اس کو یورپ کے لیے فائدہ مند بنائے، ع آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

اس کے ذریعہ وہ لوگ جن کو تعصّب نہیں اسلام کی طرف مائل ہو جائیں گے، آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 18 مارچ 1960ء صفحہ 3)

جرمن ترجمہ قرآنِ مجید کا نیا ایڈیشن شائع ہو گیا

ربوہ 17 نومبر بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمن زبان میں قرآنِ کریم کے ترجمہ کا نیا ایڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو گیا ہے، الحمدللہ۔ اس سلسلے میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کی طرف سے جو برقیہ موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

زیورچ 16 نومبر جرمن ترجمہ قرآنِ کریم کا نیا ایڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھپ گیا ہے۔ ترجمہ چھاپنے والی فرم کے ڈائریکٹر نے بدھ کے روز پہلی کاپی مجھے بطور تحفہ دی۔ اس تقریب کی خبر ہیگ کے پریس نے نمایاں طور پر تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

(ناصر احمد)

(روزنامہ الفضل 18 نومبر 1959ء)

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

ڈوئچے ویلے DW کے 70 سال مکمل

جرمنی کے سب سے پرانے اور بڑے نشریاتی ادارے ڈوئچے ویلے کے 70 سال مکمل ہونے پر جرمن چانسلر نے کہا ہے کہ جمہوریت کے فروغ کے لئے اس کے کردار کے ستر سال بھی ہیں۔ اس حوالے سے جرمن پارلیمان میں ایک یادگاری تقریب منعقد ہوئی جس میں جرمن چانسلر سمیت دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈی ڈبلیو کے سربراہ کا کہنا تھا کہ خطرات کے باوجود اس ادارے سے وابستہ صحافی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر جرمن چانسلر نے مبارکباد دینے کے علاوہ مزید کہا کہ ہمیں آزاد میڈیا کی ضرورت ہے۔ہمیں ایسے صحافیوں کی ضرورت ہے جو پوری دنیا میں الفاظ کی آزادی کے لئے مل کر کام کریں۔ یہ اَمر قابل ذکر ہے کہ ڈی ڈبلیو 32 زبانوں میں دنیا بھر کے لوگوں کو عالمی خبریں فراہم کرتا ہے اور اس کا آغاز 3 مئی 1953ء کو ہوا تھا۔ ابتدائی طور پر یہ ایک ریڈیو تھا۔

جرمنی کا تیز ترین ٹرینیں خریدنے کا منصوبہ

جرمنی کی ریلوے کمپنی ڈوئچے بان مسافروں کو جدید اور تیز ترین سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے دو ارب یورو کی لاگت سے 73 تیز ترین ریل گاڑیاں خریدنے کے منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔ ان میں سے کچھ ابتدائی طور پر برلن اور ایمسٹرڈم کے درمیان چلائی جائیں گی اور ان کی رفتار 230 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ کمپنی کے مطابق وہ سٹی ایکسپریس ریل گاڑیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ ان ریل گاڑیوں میں سے 56 ہسپانوی پیداواری کمپنی ٹیلگو (Telgo) کی تیار کردہ آئی سی ایل ماڈل ہوں گی۔

کینیا میں اجتماعی قبروں کی دریافت

کینیا میں ایک مذہبی فرقے کے ماننے والوں کی اجتماعی قبروں کی دریافت ہوئی ہے جن کے متعلق انکشاف ہوا ہے کہ مرنے والوں نے اپنے مذہبی راہنماؤں کے کہنے پر دنیاوی زندگی ترک کرنے اور بھوکا پیاسا رَہ کر موت کو گلے لگایا تھا۔ فاقہ کشی سے مرنے والے ان افراد کا تعلق گڈ نیوز انٹرنیشنل چرچ نامی فرقہ سے بتایا جاتا ہے۔ یہ فرقہ مشرقی کینیا کے جنگل میں رہتا ہے۔ کینیا کی ریڈ کراس تنظیم کے مطابق ابھی تک 200 افراد لاپتہ ہیں۔ کینیا کے وزیرِ داخلہ کے مطابق ملنے والی اجتماعی قبروں کے نزدیک واقع چرچوں سے تین زندہ افراد بھی ملے ہیں۔خبروں کے مطابق گمراہ کن تعلیمات پھیلانے کے جرم میں مذہبی راہنما سمیت 14 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سیاحت کے میدان میں سعودی عرب کی دوسری پوزیشن

دنیا میں سیاحت کے میدان میں ترقی کرنے والوں میں سعودی عرب دنیا میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ عالمی ادارہ سیاحت ورلڈ ٹورازم آرگنائزیشن کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق سعودی عرب دنیا کا دوسرا سب سے تیزی سے بڑھتا ہوا سیاحتی مقام بن گیا ہے اور سالِ رواں کے ابتدائی مہینوں میں 78 لاکھ سیاحوں نے سعودی عرب کا رُخ کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ شعبہ سیاحت میں 2019ء میں سعودی عرب کا 25 واں نمبر تھا جبکہ 2022ء میں 11 واں نمبر تھا۔ ماہرین اس کا کریڈٹ ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کو دے رہے ہیں۔

جرمنی کی یوکرائن کے لئے فوجی امداد

روس کے ساتھ جاری جنگ میں جرمنی کی طرف سے یوکرائن کی امداد کا سلسلہ جاری ہے اور مزید 2.7 بلین یورو کی نئی فوجی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ امداد تین بلین امریکی ڈالر کے مساوی ہے۔ یاد رہے کہ 24 فروری 2022ء سے روس اور یوکرائن کی جنگ جاری ہے اور اب تک جرمنی کی جانب سے دی جانی والی امداد میں یہ سب سے بڑا جنگی پیکج ہے۔

قراردادِ تعزیت جماعت احمدیہ جرمنی

بروفات حسرت آیات

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آرتھوپیڈ سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ

نصف صدی سے زائد عرصہ تک لاکھوں لوگوں کی مسیحائی کرنے والے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے اوّلین آرتھوپیڈ سرجن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، ربوہ میں مؤرخہ 28 مئی 2023ء کی شب اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم 1943ء میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحبؓ اور محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خانصاحب و حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بمقام قادیان پیدا ہوئے۔ اس اعتبار سے آپ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پوتے، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے تھے۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول و کالج ربوہ سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ بعدازاں کنگ ایڈورڈ کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کرکے Edinburg UK سے General and Orthopaedic میں تخصّص کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے فوراً بعد 1969ء میں آپ نے اپنی خدمات سلسلہ احمدیہ کے فضل عمر ہسپتال ربوہ کو پیش کر دیں اور پھر تادمِ واپسیں اسی سے منسلک رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات بھی محض ایک ماہ کی علالت کے بعد اِسی ہسپتال میں ہوئی۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی امۃ الرقیب صاحبہ کے ہمراہ ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے مکرم مرزا فخر احمد صاحب اور مکرم مرزا محمود احمد صاحب نیز ایک بیٹی مکرمہ ذنوبیہ صاحبہ عطا فرمائیں۔ بڑے بیٹے کئی سال تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ رہ چکے ہیں، الحمدللہ۔

محترم میاں صاحب مرحوم کی شخصیت غیرمعمولی تھی۔ آپ سادہ و درویش منش، ملنسار اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ کی زندگی خدمتِ خلق کے جذبہ سے معمور تھی چنانچہ دن رات مریضوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے زیرِعلاج رہتی اور یہ سلسلہ آخری علالت تک جاری رہا۔ آپ نے محدود وسائل والے آپریشن تھیٹر میں بڑے بڑے آپریشن بھی کئے۔ اسی طرح آپ کے اوصافِ کریمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء سے غیرمعمولی محبّت وفدائیت اور اطاعت نمایاں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی علالت کے دوران آپ کو خصوصی طور پر طبّی خدمت کی توفیق ملی، اسی طرح حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی آخری بیماری کے دوران وفات تک آپ کو ہی علاج کی نگرانی کی سعادت ملی۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔

صدمہ کے اس موقع پر ہم جملہ افرادِ جماعت احمدیہ جرمنی اپنے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ صاحب کی اہلیہ، آپ کے بچوں اور جملہ افرادِ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانے والی اس نیک روح کے ساتھ غیرمعمولی عفوو مغفرت کا سلوک فرمائے، اپنی رضا کی جنّتوں میں داخل کرے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرما کر بلندئ درجات کے سامان کرے اور آپ کی روحانی وجسمانی نسلوں کو آپ کا قائمقام بنائے۔ آمین ثم آمین

ہم ہیں اراکینِ جماعت احمدیہ جرمنی

لاجرم وہ آدمی تھے باوفا

ڈاکٹر مرزا مبشرؔ چل بسے
چھوڑ کر دنیا، فلک کے ہو گئے
پھول چہرہ نرم لہجہ، باوقار
تھا غلامانِ خلافت میں شمار
دلنشیں انداز اور اطوار تھے
دیکھنے میں بس سراپا پیار تھے
خاص تھا ان کا طبابت میں مقام
حلقۂ اغیار میں بھی ایک نام
خوبیوں کا معترف تھا اِک جہاں
ان کے قائل تھے بزرگ و نوجواں
خدمتِ دیں، خدمتِ انسانیت
بس رہی پیشِ نظر ہر ایک وقت
تھے بہت مخلص وہ اپنے کام سے
ان کو ہمدردی تھی خاص و عام سے
ان سے کچھ میرا تعلق بھی رہا
لاجرم وہ آدمی تھے باوفا
ان کی رحلت پر ظفرؔ صدمہ ہوا
یاد کرکے ان کو دیتا ہوں دعا

(مبارک احمد ظفرؔ)

پلاٹ برائے فروخت

محلہ دارالفتوح میں 14 مرلہ اور محلہ نصیر آباد ربوہ میں دو کنال کا پلاٹ برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب درج ذیل نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

01716864125

رپورٹ: مکرم عرفان احمد خان صاحب

جماعت احمدیہ جرمنی کی 41ویں مجلسِ شوریٰ 2023ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی 41ویں مجلسِ شوریٰ 12 اور 13 مئی 2023ء بروز جمعہ ہفتہ بیت السبوح فرانکفرٹ میں منعقد ہوئی جس میں جرمنی کی 205 جماعتوں اور 12 لوکل امارتوں کے 81 حلقہ جات سے 500 نمائندگان شامل ہوئے۔ ان نمائندگان میں 15 ریجن سے بھی نمائندگی شامل تھی اور شوریٰ کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی 30 خواتین نے میٹنگ روم بیت السبوح سے کارروائی میں حصہ لیا۔

تیاری مجلسِ شوریٰ

سال نو کے آغاز پر سال بھر میں منعقد ہونے والی اہم تقریبات کا اعلان کر دیا جاتا ہے جس میں مجلسِ شوریٰ بھی شامل ہے۔ چنانچہ امسال مجلسِ شوریٰ کے لئے 12 تا 14 مئی 2023ء کی تاریخیں مختص کی گئی تھیں تاہم ایجنڈا پر بحث مکمل ہوجانے کے نتیجہ میں دوسرے روز ہی ختم ہوگئی۔ مکرم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ واسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ شوریٰ کی تیاری کا کام ماہِ دسمبر سے شروع ہو جاتا ہے۔ نمائندگانِ شوریٰ کے انتخاب اور جماعتوں سے تجاویز منگوانے کے طریق کار پر مشتمل خطوط ماہ جنوری میں ارسال کر دیئے جاتے ہیں جس میں جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مارچ کے آخر تک اپنے نمائندگان کے چناؤ کی رپورٹ اور تجاویز محترم امیر صاحب جرمنی کو بھجوا دیں۔ موصول شدہ رپورٹس پر محترم امیر صاحب کی طرف سے دی جانے والی منظوری سے متعلق ساتھ کے ساتھ جماعتوں کو اطلاع دینے کا کام بھی مجلسِ شوریٰ کے لئے کام کرنے والی ٹیم کے فرائض میں شامل ہے۔ سیکرٹری صاحب مال اور ان کی ٹیم بھی اسی طرح مصروف رہتی ہے اور اپریل کے شروع تک مجلسِ شوریٰ کے دفتری امور بڑی حد تک سرانجام دے دیئے جاتے ہیں۔ اپریل کے شروع میں بجٹ فنانس کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ دیگر تجاویز کے ہمراہ نیشنل مجلس عاملہ میں پیش کر کے مجلسِ شوریٰ کا حتمی ایجنڈا ردّ شدہ تجاویز کے ساتھ آخری منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کر دیا جاتا ہے۔

مجلس شوریٰ کے پہلے روز 12 مئی جمعہ کے دن صبح سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی تھی جس سے بیت السبوح میں معمول سے زیادہ چہل پہل نظر آ رہی تھی۔ شعبہ ضیافت اور شعبہ جنرل سیکرٹری کے کارکنان مہمانوں کو خوش آمدید کہنے میں ہمہ وقت مصروف تھے۔ سوا بجے نماز جمعہ سے مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے صداقتِ اسلام اور اسلام کے پھیلنے سے متعلق خطبہ دیا۔

نمازِ جمعہ کے بعد حاضرین نے بذریعہ ایم ٹی اے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہِ راست سننے کی سعادت حاصل کی جس میں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلسِ شوریٰ سے متعلق بہت سی ہدایات و نصائح فرمائیں، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اجلاس اوّل

مجلس شوریٰ کے لیے بیت السبوح کے مردانہ سپورٹس ہال کو دس بلاکس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ خلفائے سلسلہ کے مجلسِ شوریٰ سے متعلق ارشادات پر مشتمل جرمن اور اردو

بینر ز آویزاں کئے گئے تھے۔ پانچ بجکر پانچ منٹ پر مکرم امیر صاحب جرمنی کے تشریف لانے پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم مع اردو و جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا جس کی سعادت مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربّی سلسلہ کو حاصل ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبہ جمعہ کی روشنی میں کہا کہ ہم صرف تین دن کے لئے شوریٰ کے ممبر نہیں بلکہ پورے سال کے لئے جواب دہ ہیں۔ جن فیصلوں کی منظوری حضور کی طرف سے آجائے ان پر عمل پیراء ہونا اور نگرانی کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورہ کرتے تھے ہمیں بھی سنّتِ رسول پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کی رائے معلوم کرنی چاہیے۔ روحانی ترقی کے لئے عبادت، تقویٰ اور سچائی کی بہت اہمیت ہے۔ بجٹ کے لئے اپنی صحیح آمدنی لکھوانے میں ہمیں مثال بننا چاہیے۔ لجنہ ممبرات جو ملازمت کر رہی ہیں، جن نوجوانوں نے روزگار شروع کیا ہے ان سب کو حکمت کے ساتھ چندہ سسٹم میں لانا ہے۔ امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں مزید فرمایا کہ احبابِ جماعت کے دلوں میں دین کی محبّت پیدا کریں۔ اس کے لئے ہمیں ذیلی تنظیموں کے ساتھ مل کر لائحہ عمل بنانا ہوگا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں جرمنی میں جماعت کے قیام پر سو سال گزرنے کے حوالے سے متعدد تقریبات میں شریک ہونے والوں کے مثبت و حیران کن تاثرات بیان کئے اور کہا کہ یہ سب خلافت کی برکت ہے۔ لوگ ہمارے درمیان باہمی محبّت اور یک جان ہو کر کام کرنے پر حیران ہوتے ہیں۔ پانچ بجکر پچپن منٹ پر امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔

اس کے بعد مجلسِ شوریٰ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ سیکرٹری شوریٰ مکرم جری اللہ خان صاحب مربّی سلسلہ و جنرل سیکرٹری نے ردّ شدہ تجاویز پڑھیں اور ان کی وجوہات بیان کیں۔ ان میں سے دو کا تعلق شعبہ تبلیغ اور ایک کا شعبہ تربیت سے تھا۔ گزشتہ سال مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ جات جن کا تعلق تربیت سے تھا پر عمل درآمد کی رپورٹ مکرم طاہر احمد صاحب سیکرٹری تربیت نے پیش کی۔ صد سالہ تقاریب کی رپورٹ میں مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب سیکرٹری صد سالہ کمیٹی و سیکرٹری امورِ خارجیہ نے تقاریب، نمائشوں اور اس میں شامل ہونے والی اہم شخصیات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس مکرم امیر صاحب نے مکرم فرہاد احمد ملک غفار صاحب مربّی سلسلہ کو اپنی معاونت کے لئے سٹیج پر بلایا۔ جس کے بعد نمائندگان نے دو سب کمیٹیوں کے ممبران کا چناؤ کیا۔ سب کمیٹی تربیت 35 ممبران پر مشتمل تھی۔ مکرم امیر صاحب نے مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب لوکل امیر مورفیلڈن والڈورف کو صدر کمیٹی اور مکرم طاہر احمد صاحب مربّی سلسلہ کو سیکرٹری کمیٹی مقرر کیا۔ دوسری سب کمیٹی 'مال آمد و خرچ' جو 30 ممبران پر مشتمل تھی، کے صدر مکرم منصور احمد صاحب صدر جماعت کیل اور سیکرٹری مکرم طارق محمود صاحب سیکرٹری مال جرمنی کو مقرر کیا۔ جس کے بعد پہلے دن کی کارروائی مکمل ہوئی۔ رات کے کھانے کے بعد اور نماز مغرب وعشاء سے پہلے اور بعد سب کمیٹیوں کے اجلاس جاری رہے۔

مجلسِ شوریٰ کا دوسرا دن

صبح دس بجے مکرم امیر صاحب کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآنِ کریم سے شروع ہوئی جو مع اردو و جرمن ترجمہ مکرم رانا شیراز احمد صاحب مربّی سلسلہ نے کی۔ اجتماعی دعا کے بعد صدر سب کمیٹی تربیت مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ مکرم کامران اشرف صاحب مربّی سلسلہ کو مکرم امیر صاحب نے معاونت کے لئے سٹیج پر بلایا جنہوں نے تجویز پر رائے دینے والوں کے اسماء تحریر کئے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس تجویز سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد موجود ہے۔ اس لیے بتائیں کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر کس طرح بہتر طور پر عمل کر سکتے ہیں۔ اس پر دو خواتین اور 17 ممبران نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ سب کمیٹی کی تجویز کا تعلق بھی حضور کے ارشاد پر عمل درآمد سے متعلق تھا۔ جس کو مرحلہ وار ایوان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے کی سفارش کی۔ اصل تجویز اور سیّدنا و امامنا کا ارشاد قارئین کے مطالعہ کے لئے پیش خدمت ہے۔

ایک تجویز یہ پیش کی گئی تھی کہ چونکہ ابھی تک بہت سے افراد جماعت اپنا بجٹ اپنی حقیقی آمدنی کے مطابق نہیں لکھواتے۔ یہاں تک کہ بہت سے نوجوان اور مستورات جن کی آمد بہت اچھی ہے، نے اپنا بجٹ لکھوایا ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض عہدیداران کا بجٹ بھی درست نہیں ہوتا۔ ان وجوہات کی بنا پر مہم کو متعارف کروایا جائے تا کہ اس کے ذریعہ افراد جماعت میں یہ احساس پیدا ہو کہ وہ اپنا بجٹ تقویٰ اور سچائی کی بنیاد پر لکھوایا کریں۔ یہ تجویز جب بغرضِ منظوری حضور کی خدمت میں ارسال کی گئی تو اس حوالے سے حضور کا درج ذیل ارشاد موصول ہوا۔

''اوّل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتکریم کو اُجاگر کیا جائے اور افراد کو اپنی عبادات کی طرف توّجہ دینے کی ترغیب دلائی جائے۔ بنیادی مقصد یہ ہو کہ ہمارے نوجوانوں اور بچوں کی روحانی تربیت کے لئے موثر لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ مساجد میں نمازیوں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے آپ کو ذیلی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اصل محور بنا کر منصوبہ بندی کرنے کی طرف توجّہ کرنی چاہیے''۔

سب کمیٹی تربیت کی رپورٹ کے بعد وقفہ ہوا جس کے بعد سب کمیٹی مال نے بجٹ 2023-2024ء پیش کیا۔ مکرم منصور احمد صاحب صدر سب کمیٹی نے دوران اجلاس ممبران سب کمیٹی کی طرف سے پیش کی جانے والی آراء سے ممبرانِ شوریٰ کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر مکرم اطہر سہیل صاحب مربّی سلسلہ مکرم امیر صاحب نے معاونت کے لئے سٹیج پر بُلالیا۔ اس کے بعد بجٹ پر بحث شروع ہوئی تو مکرم طارق محمود سیکرٹری مال ہمہ وقت ڈائس پر موجود رہ کر بجٹ کی مختلف مدّات کی وضاحت کرتے رہے۔ ایک موقع پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ممبرانِ شوریٰ سمیت 40 فیصد لوگ چندہ صحیح آمد پر نہیں دیتے۔ اس دوران چونکہ MTA پر جامعہ احمدیہ برطانیہ کی تقریب تقسیم اسناد تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں براہِ راست کارروائی نشر

باقی صفحہ 44 پر

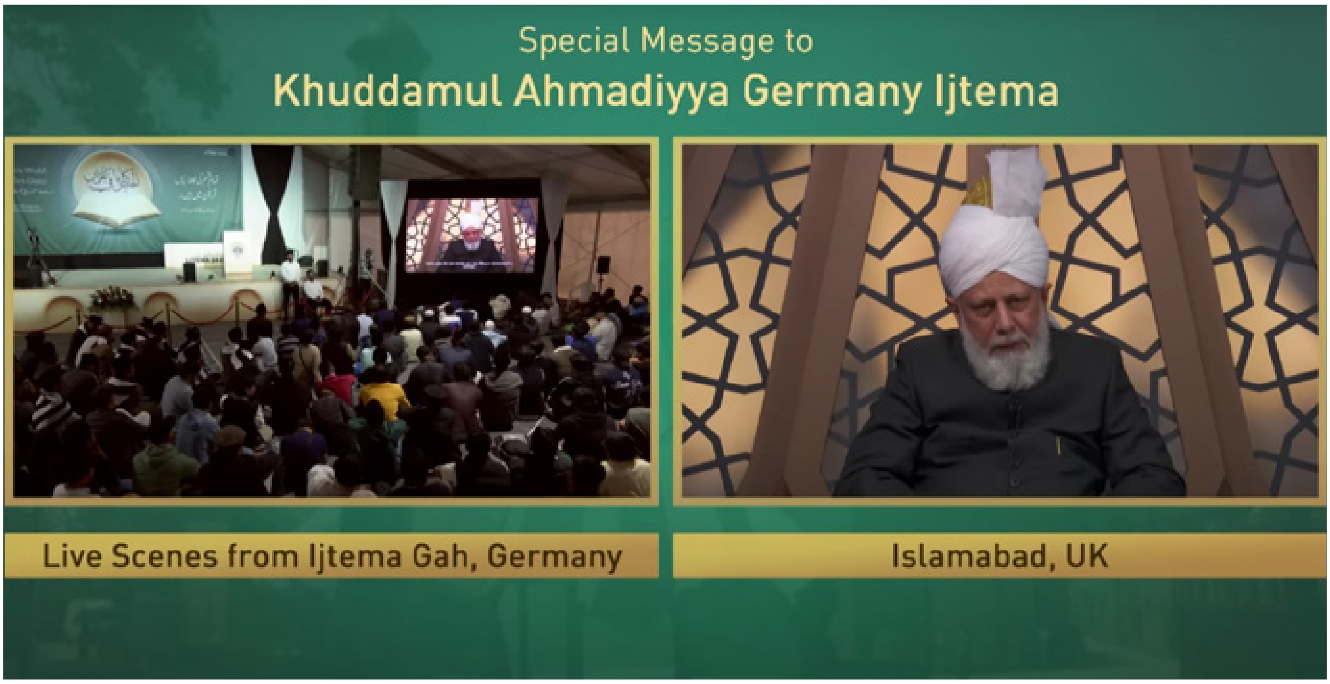

آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء کے دوسرے روز نماز مغرب و عشاء سے قبل سنائے جانے والے خصوصی ویڈیو پیغام

تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ جرمنی کووِڈ کی وبا کے بعد دوسرا اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مَیں خدام الاحمدیہ جرمنی کے لیے پیغام دوں۔ پہلے تو ان کی خواہش تھی کہ خود آؤں لیکن مصروفیات کی وجہ سے خود آنا تو مشکل تھا۔ باوجود خواہش کے مَیں ایک عرصہ سے جرمنی نہیں جا سکا۔

اجتماعات کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ اجتماع کا مقصد دینی، علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی ہے۔ صرف سپورٹس کے ایونٹ کرنا یا کھیلوں میں حصہ لینا یا بعض معمولی پروگرام کر لینا وہ مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کی بھی اور بچوں کی بھی اخلاقی اور علمی ترقی ہو اسی طرح روحانی ترقی ہو۔ دین میں بڑھنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عہد بیعت کو ہم نے نہ صرف پورا کرنا ہے بلکہ انتہائی کوشش سے اور پورے اخلاص سے اور وفا سے اسے نبھانے کی کوشش کرنی ہے تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو آنے والے مسیح موعودؑ نے کام سرانجام دینے تھے ہم ان میں معاون و مددگار بن سکیں۔ اگر ہم یہ نہیں کر رہے تو ہمارے اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر جماعت کو نصائح فرمائیں اور آپ نے یہ توقع اور امید رکھی کہ میری جماعت کے لوگ ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ پس آپ لوگ جو نوجوانی کی عمر میں ہیں آپ ایک جوش کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ، وفا کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ اس بات کو پورا کرنے کی کوشش کریں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنا ہے اور وہ تبھی پورا ہو گا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے پیار اور محبّت کا سلوک کرنا ہے۔ آپس کے تعلقات کو اس طرح رکھنا ہے جس طرح دو پیار کرنے والے بھائیوں کا تعلق ہوتا ہے۔

توحید کے قیام اور نماز باجماعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ بلکہ اطفال الاحمدیہ کے ہر ممبر کو بھی چاہیئے کہ توحید کے قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو نظام ہمارے لیے قائم فرمایا ہے، جس میں ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے اس کی عبادت کے لیے جھکنا ہے، وہ نماز باجماعت ہے۔ پس نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف بھرپور کوشش کریں۔

گذشتہ بیماری کے دنوں میں، کووڈ کے دنوں میں، مسجدوں میں نمازوں کی طرف اتنی توجہ نہیں رہی۔ گو لوگ گھروں میں نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے لیکن اس سے شاید یہ غلط تاثر پیدا ہوگیا کہ اب گھروں میں ہی نمازیں پڑھ لیا کریں تو کافی ہے۔ لیکن یہ اس اکائی کو ظاہر نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس طرح مسجد میں آ کر نماز ادا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بناؤ بلکہ دین کو بناؤ حضورِانور نے فرمایا کہ گذشتہ کچھ عرصہ سے مَیں نے خطبات میں بھی ان باتوں کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم اپنے اعلیٰ اخلاق حاصل کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں اور پھر ان کے ذریعہ سے ہم اپنے معاشرے میں کس طرح انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ہمارا مقصد دین ہوگا، اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی تو ہم یہ چیزیں حاصل کر سکتے ہیں اور اس ٹارگٹ کو اس مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں جس کے لیے ہم نے بیعت کی ہے ورنہ عام مسلمانوں میں اور ہمارے میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

پھر ایک بہت اہم چیز جو ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی وہ یہ ہے کہ ہمیں قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیے۔ ہر خادم اور ہر طفل نہ صرف قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہو بلکہ اس کے معنی بھی جاننے والا ہو۔ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور پھر جہاں تک میسر ہو اس کی تفسیر بھی پڑھیں۔ اس کے لیے اس زمانے میں بہترین ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر، کتب اور ملفوظات ہیں۔ اب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت ساری کتابیں جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکی ہیں ان کو پڑھنے کی کوشش کریں۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو آپ عہد کرتے ہیں اس کی حقیقت تبھی ظاہر ہوگی جب ہم حقیقت میں دین کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں گے۔ اس کے لیے قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کو سمجھنا۔ اس کی تفسیر کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تفسیریں پڑھنا یہ وہ چیزیں ہیں جو آپ کو صحیح علم مہیا کر سکیں گی۔

اسی طرح اس زمانے میں بہت ساری باتیں جو ہیں جو ہمارے اخلاق خراب کرنے والی ہیں ضروری ہے کہ ہم ان چیزوں سے بچیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بدصحبت سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس کے لیے سب سے پہلا ذریعہ تو یہی ہے کہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بدصحبت سے بچائے۔ پھر ایک ارادہ کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بدّصحبتوں سے بچائے۔ شام کو آ کر انٹرنیٹ کھولا غلط قسم کے پروگرام دیکھنے لگ گئے، یا ٹی وی پہ غلط پروگرام دیکھنے لگ گئے، یا باہر جا کے غلط قسم کے دوستوں میں بیٹھ کے غلط باتیں سیکھنے لگ گئے، یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو دین اور خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہیں۔ پس ہر خادم کو ہر طفل کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

خود بھی برائیوں سے پرہیز کریں اپنی اولاد کو بھی برائیوں سے بچائیں اور یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنی نسل کو بچا سکتے ہیں اور یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اس عہد بیعت کو پورا کر سکتے ہیں جس کے لیے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم خدام الاحمدیہ کے عہد کو پورا کر سکتے ہیں۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے آپ خلافت کے صحیح وفادار بن سکتے ہیں اور جو عہد کرتے ہیں کہ ''خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کروں گا'' اس کا آپ حق ادا کر سکتے ہیں۔ ورنہ اگر دنیا کی برائیوں میں پڑ گئے، دنیا کی آلائشوں میں پڑ گئے، دنیا کی چمک میں پڑ گئے تو پھر یہ چیزیں آپ کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے اور آپ اس مقصد کو بھی بھول جائیں گے جس کے لیے آپ نے یا آپ کے بڑوں نے بیعت کی تھی اور جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔

پیمانِ وفا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ کی نظم ''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' سے متاثر ہو کر

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے
سرنگوں پرچمِ اسلام نہ ہونے دیں گے

دام ہمرنگ زمیں لاکھ بچھائے باطل
طائرِ دل کو تہِ دام نہ ہونے دیں گے

اپنے اعمال کی تقویٰ پہ بنا رکھیں گے
دعوتِ فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے

بڑھتے جائیں گے سوئے منزلِ مقصود مدام
راہ میں سُست کبھی گام نہ ہونے دیں گے

خدمتِ دیں کے عوض نفس کو اپنے ہرگز
ہم کبھی طالبِ انعام نہ ہونے دیں گے

آپ کے فیض سے چمکا ہے جو مہرِ انور
ہم اُسے زیبِ رخِ شام نہ ہونے دیں گے

لاکھ طوفان اُٹھیں ظلم کے لیکن دل کو
ناشکیب آپ کے خدام نہ ہونے دیں گے

آپ سے عہد جو باندھا ہے تو ان شاءاللہ
اس کی رسوائی سرِ عام نہ ہونے دیں گے

(مکرم ارشاد احمد شکیبؔ صاحب مرحوم)

یہاں آ کر بہت سارے خاندان ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا شکر ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہم عمل کرنے والے ہوں اور اس کی رضا کو ہر وقت حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، جزاک اللہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا
43 واں سالانہ اجتماع 2023ء

مکرم صہیب احمد صاحب، ناظم رپورٹنگ

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 43 واں سالانہ اجتماع مورخہ 19 تا 21 مئی 2023ء کو بموضوع اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن ''تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں'' کے تحت PSD Bank Arena فرانکفرٹ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا مقصد خدام کی تعلیم وتربیت اور نوجوانوں کے مابین اخوت وبھائی چارہ کی روح کو پروان چڑھانا تھا۔ امسال اجتماع کی کل حاضری 8700 رہی جس میں 6498 خدام، 1018 انصار، 953 اطفال اور 231 دیگر مہمان شامل ہیں۔ اس تین روزہ اجتماع میں جرمنی کے طول وعرض سے آئے ہوئے خدام نے علمی وورزشی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ امسال ناظم اعلیٰ اجتماع مکرم عثمان احمد مقرر ہوئے جن کی 14 نائب ناظمین اعلیٰ اور 79 ناظمین نے معاونت کی۔

اجتماع میں خدام کی تعلیم وتربیت اور دلچسپی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مختلف سٹالز لگائے گئے جن سے خدام بھائیوں نے تینوں دن بھرپور استفادہ کیا۔ ان میں Fit 4 Salat، Survival Coaching، ہیومینٹی فرسٹ، النصرت، شعبہ رشتہ ناطہ، بک شاپ، شعبہ وصیّت، سو مساجد، جامعہ احمدیہ، Khuddam Cafe، Ask a Murrabi، بک سٹال شعبہ اشاعت، ریویو آف ریلیجنز کے سٹالز شامل ہیں۔ اسی طرح اجتماع میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک بازار بھی لگایا گیا۔ اسی طرح لنگر اور ضیافت کی ٹیم کی طرف سے تینوں دن خدام بھائیوں کے لئے کھانے کا بھی انتظام تھا۔

تیاری و معائنہ اجتماع

15 مئی بروز سوموار صبح 9 بجے دعا کے ساتھ اجتماع کی باقاعدہ تیاری کا آغاز ہوا۔ سوموار، منگل اور بدھ کو بالترتیب 85، 192 اور 290 خدام تیاری میں شامل ہوئے جبکہ 20 خدام اور 70 طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی اجتماع گاہ میں تیاری کی غرض سے قیام پذیر رہے۔ امسال اجتماع گاہ کا بڑا ٹینٹ ایک کمپنی کی مدد سے لگوایا گیا جبکہ خدام نے 70 گھنٹے کے اجتماعی وقارِ عمل سے کل 31 خیمہ جات خود لگائے۔ 18 مئی کی شام مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور ناظم اعلیٰ صاحب اجتماع نے اجتماع گاہ کے تمام حصوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد ناظمین کے ساتھ ایک مختصر نشست کے ذریعہ ناظمین کو اجتماع کے حوالے سے عمومی ہدایات دی گئیں۔

اجتماع کا پہلا دن

نماز جمعہ کی ادائیگی، تقریب پرچم کشائی اور افتتاحی تقریب:

اجتماع کے تینوں دن نمازِ تہجد پنجوقتہ نماز اور درس کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ پہلے روز صبح سوا آٹھ بجے

سے ہی اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا بھی آغاز ہو گیا۔

شاملینِ اجتماع نے دوپہر ڈیڑھ بجے مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ کا عنوان ''والدین کی اطاعت اور ان کے حقوق'' تھا۔ اس کے بعد تمام خدام نے مل کر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہِ راست نشر ہونے والا خطبہ جمعہ سنا جس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد ورزشی اور علمی مقابلہ جات کا سلسلہ جاری رہا۔ اجتماع کے پہلے دن کرکٹ، والی بال اور فٹ بال کے اجتماعی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ اسی طرح حسنِ قرأت، دینی معلومات اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ خدمتِ انسانیت کے موضوع پر ہیومینٹی فرسٹ نے ایک لیکچر پیش کیا اور خاص طور پر ترکیہ کے زلزلے میں شعبہ کی امدادی کاوشوں سے خدام کو آگاہ کیا گیا۔

اس اجتماع کا ایک اہم حصہ قرآنِ مجید کے متعلق ایک خصوصی نمائش تھی جو مکرم رضوان بیگ صاحب نے لگائی جو اس کے لئے خصوصی طور پر انگلستان سے تشریف لائے۔ قرآنِ مجید کے باطن اور اس کے ظاہری حسن کے موضوع پر ایک لیکچر دیا گیا جس میں مکرم رضوان بیگ صاحب بھی شامل ہوئے۔

شام سوا آٹھ بجے مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیرِصدارت اجتماع گاہ میں افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم مع جرمن اور اردو ترجمہ کیا گیا۔ پھر صدر مجلس نے تمام خدام کے ساتھ مل کر اردو اور جرمن زبان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سال جماعت احمدیہ جرمنی کی جوبلی کا سال ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع اس سال کا اہم پروگرام ہے۔ امیر صاحب نے خدام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے اور تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ شام پونے دس بجے دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی اور اس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اسٹیڈیم میں خدام کے لئے ایک سپیشل مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں مختلف کوئز اور ورزشی مقابلہ جات شامل تھے۔ اس دوران تمام خدام میں ریفریشمنٹ تقسیم کی گئی۔

دوسرے دن کی کارروائی

اجتماع کے دوسرے دن کرکٹ، والی بال، فٹ بال اور رسہ کشی کے اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوئے نیز کلائی پکڑنا، Strong man، ٹیبل ٹینس، ٹینس، تین ٹانگ دوڑ، گولا پھینکنا، 100 میٹر دوڑ، پنجہ آزمائی اور 5000 میٹر دوڑ کے انفرادی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ اسی طرح دوسرے دن نظم، بیت بازی، اذان، تقریر اردو، تقریر جرمن، حفظ قرآن، فی البدیہہ تقریر اردو، فی البدیہہ تقریر جرمن، پیغام رسانی اور کوئز روحانی خزائن کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

دوپہر دو بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور نمازوں کے بعد تلقینِ عمل کے لئے مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر خدام کو نصائح کیں۔ اس کے بعد شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی کے زیرِانتظام تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی ادا کرنے والے طلباء میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ خدام کی تعلیم وتربیت کے لئے ذہنی صحت اور ایمان، ہنگامی حالات میں زندہ رہنے کے طریقے، کیریئر اور ایمان، بہترین جیون ساتھی اور پاکستان سے نئے آنے والے خدام کے لئے اسائلم میں سہولیات اور دیگر معلوماتی لیکچر دیے گئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی نیشنل عاملہ، ریجنل قائدین اور جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل عاملہ کے مابین، فٹ بال، رسہ کشی اور دیگر نمائشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ شام آٹھ بجے اجتماع گاہ میں خدام کے لئے ایک مختصر فیچر پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ایک ویڈیو کے ذریعہ نوجوانوں کو موجودہ دور میں درپیش مشکلات کے حل نکالنے کی طرف رغبت دلائی گئی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی ویڈیو پیغام

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال خصوصی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے لئے ایک ویڈیو پیغام ریکارڈ کر کے بھجوایا جو کہ تمام خدام نے آٹھ بج کر چالیس منٹ پر اجتماع گاہ میں ایل سی ڈی سکرینز پر ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ یہ ویڈیو پیغام بیک وقت ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بھی جاری کیا گیا۔ اس موقع پر اجتماع گاہ میں موجود خدام الاحمدیہ جرمنی کے ممبران کے براہِ راست مناظر بھی ایم ٹی اے پر دکھائے گئے۔

اس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور اس کے فوراً بعد خدام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت اور 5 بنیادی اخلاق کو پمفلٹ کی صورت میں خدام میں تقسیم کیا گیا۔

تیسرے دن کی کارروائی اور اختتامی تقریب

اجتماع کے تیسرے دن کرکٹ، والی بال، ریلے ریس اور فٹبال کے فائنل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر اڑھائی بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم مع جرمن واردو ترجمہ کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے تمام خدام کے ساتھ ملکر مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد اردو اور جرمن زبان میں دہرایا۔ بعدہٗ کلام محمود سے نظم پیش کی گئی اور پھر مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے اجتماع سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے قرآنِ کریم کے موضوع پر خدام سے اختتامی تقریر کی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے مختصراً خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی دعا سے قبل تقریب تقسیم انعامات وحسن کارکردگی منعقد ہوئی۔ انعامات مکرم مشنری انچارج صاحب جرمنی نے تقسیم کئے اور اختتامی دعا کے ساتھ 43 واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا، الحمدللہ ذالک۔

دلچسپ سائنسی خبریں

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتّبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجیسٹ)

سفید بالوں کی وجہ دریافت

امریکی سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے عمر کے ساتھ بالوں کے سفید ہونے کی وجہ دریافت کرلی ہے۔

ان سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جب بالوں کو سیاہ رکھنے والے خلیے اپنی پختگی کی صلاحیت کھو دیتے ہیں تو بال سفید ہونے لگتے ہیں۔

اگر یہ خلیے پختہ ہو جائیں ہیں تو میلانوسائٹس میں بدل جاتے ہیں، جو بالوں کی قدرتی رنگت کو برقرار رکھتا ہے۔ نیویارک یونیورسٹی کے محققین کی ایک ٹیم نے یہ تحقیق چوہوں پر کی ہے۔ چوہوں میں بالوں کے ایک ہی قسم کے خلیے ہوتے ہیں۔

تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ اس سے سفید بالوں کو دوبارہ سیاہ کرنے کا عمل شروع کرنے میں مدد ملے گی۔ برٹش ایسوسی ایشن آف ڈرمیٹالوجسٹ (بی اے ڈی) کے مطابق، میلانوسائٹس کے مطالعے سے بعض اقسام کے کینسر اور دیگر صحت کی حالتوں کا علاج تلاش کرنے میں مدد ملے گی[1]۔

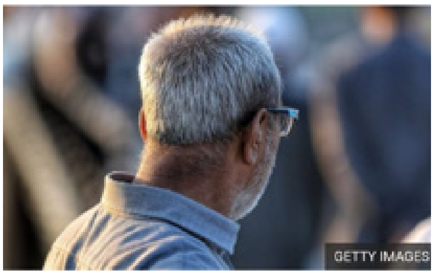

11100 میٹر سے زیادہ گہرا گڑھا

چین نے اپنے شمال مغربی صوبے سنکیانگ میں واقع تاکلماکان صحرا میں 11 کلومیٹر (11100 میٹر) سے زیادہ گہرا گڑھا کھودنے کے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ’ژن وا‘ کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ گہرا گڑھا زمین کی قدیم ترین کریٹاسیئس دور کی تہوں تک پہنچے گا۔ اس منصوبے کے مکمل ہونے کی متوقع مدّت 457 دن ہے جس کے دوران یہاں کام کرنے والے آپریٹرز دن رات بھاری مشینری کے ساتھ مصروف عمل رہیں گے۔ چائنا نیشنل پیٹرولیم کارپوریشن نے اس بات کا اشارہ بھی دیا ہے کہ اس منصوبے کا مقصد یہ بھی ہے اس خطے میں تیل اور گیس کے انتہائی گہرے نئے ذخائر تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ زمین کی انتہائی گہرائی میں ہائیڈرو کاربن کے ذخائر، عام طور پر 5000 میٹر (پانچ کلومیٹر) کی گہرائی سے نیچے، سمندری علاقوں میں واقع ہوتے ہیں، جہاں چٹان اور تلچھٹ کی تہیں زیادہ موٹی ہوتی ہیں، مگر بعض اوقات یہ زمینی علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تاکلماکان صحرا کے حوالے سے کہا جا رہا ہے کہ یہ ایسا علاقہ ہو سکتا ہے جہاں تیل اور قدرتی گیس کے بڑے ذخائر موجود ہو سکتے ہیں۔ تاہم، ماہرین کے مطابق اس منصوبے پر کام کے دوران اِس صحرا کی ارضی ساخت، جیسا کہ انتہائی زیادہ درجہ حرارت اور ہائی پریشر، کی وجہ سے اہم تکنیکی چیلنجز درپیش ہو سکتے ہیں[2]۔

شخصی شناخت کا نیا نظام

ایمازون نے حال ہی میں فزیکل سٹورز میں ادائیگی کے ایک نئے نظام کا اعلان کیا ہے جو سکینر پر آپ کے ہاتھ سے ایک سادہ حرکت پر مشتمل ہے۔ یہ آلہ ہاتھ کی ہتھیلی کی ایک انفراریڈ تصویر کھینچتا ہے، صارف کو ان کی رگوں کے مخصوص پیٹرن سے پہچانتا ہے اور تقریباً ایک سیکنڈ میں ان کی ادائیگی پر کارروائی کرتا ہے۔ ہم اس کے کچھ ایسے فوائد کی وضاحت کرتے ہیں جو آج کل سب سے زیادہ استعمال ہونے والے طریقوں جیسے فنگر پرنٹس یا چہرے کی شناخت کے مقابلے میں حاصل ہو سکتے ہیں مثلا اول تو کسی شخص کے ہاتھ کے اندر موجود رگوں کے پیٹرن کو نقل کرنا زیادہ مشکل ہے۔ دوسرا یہ کہ فنگر پرنٹس عمر بڑھنے، جلد کی حالتوں یا بعض جسمانی سرگرمیوں کی وجہ سے بگڑ سکتے ہیں، جس کی وجہ سے انھیں پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے اور شناخت کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں لیکن خون کی رگوں کے معاملہ میں ایسا نہیں کیوں کہ وہ جلد کی تہہ کی حفاظت میں رہتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ انگلیوں کے نشانات گندے ہاتھ یا غلط انداز سے انگلیاں رکھنے کی وجہ سے اکثر شناخت میں ناکامی کا باعث بنتے ہیں۔ اس سے شناخت میں دیر یا ناکامی ہوتی ہے لیکن ہتھیلی کی رگوں کی شناخت بہت جلد مکمل ہو جاتی ہے[3]۔

1-https://www.bbc.com/urdu/articles/c1w38j9x130o

2-https://www.bbc.com/urdu/articles/c51qd4190djo

3-https://www.bbc.com/urdu/articles/cll0jj161g8o

بقیہ: رپورٹ مجلس شوریٰ 2023ء از صفحہ 38

کی جارہی تھی لہٰذا شوریٰ کی کارروائی کو کچھ وقت کے لیے روک کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف خطاب سنا گیا جس کے اختتام پر نمازوں اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔ ساڑھے تین بجے اجلاس دوبارہ شروع ہوا تو اشاعت لٹریچر کے حوالے سے سیکرٹری اشاعت وتصنیف مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربّی سلسلہ نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے جرمن زبان میں ترجمہ کی تفصیل اور حضور کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت بیان کی۔ سو مساجد سکیم کے کام کی تفصیل مکرم حافظ مظفر عمران صاحب نے بیان کی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نے نئی جلسہ گاہ (Messe Stuttgart) برائے 2023ء کی تفاصیل سے آگاہ کیا نیز جماعت جرمنی اپنی ذاتی جلسہ گاہ کی خرید کے لئے اب تک جن 30 پراجیکٹ پر کام کر چکی ہے ان کے بارے میں بتایا۔ بجٹ آمد وخرچ کی ہر مدّ پر ممبران کی رائے لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوانے کی سفارش کی گئی جس میں بعض ممبران کی طرف سے ترامیم بھی شامل ہیں۔ بجٹ کی کارروائی شام 8 بجے تک جاری رہی۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات جو آئندہ چند ہفتوں میں منعقد ہوں گے ان میں بھرپور شرکت کی تلقین کی۔ عائشہ اکیڈمی، حفظ کلاس کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار کیا۔ صد سالہ تقریبات زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے اور ان تقریبات کے مثبت نتائج پر گفتگو کی اور آخر پر دعا کروائی۔

مجلسِ شوریٰ کے جملہ انتظامات میں شعبہ جنرل سیکرٹری کی متعدد ٹیموں، شعبہ ضیافت، طلبہ جامعہ احمدیہ، لوکل امارت فرانکفرٹ، انتظامیہ بیت السبوح مکرم طاہر محمود صاحب، مکرم نصیر احمد چیمہ صاحب، مکرم جواد احمد صاحب، مکرم عدنان احمد صاحب، مکرم غضنفر علی صاحب، مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب اور مکرم شہزاد احمد صاحب نے بھرپور تعاون پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے اور ہمیں شوریٰ کے نیک مقاصد سے مستفیض فرمائے، آمین

جلسہ ہائے یومِ خلافت

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ امسال بھی جماعتی روایات کے مطابق جلسہ یومِ خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس مناسبت سے بہت سی جماعتوں، لوکل امارات اور جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنی اپنی سہولت کے مطابق 19 مئی تا 5 جون 2023ء کے دوران جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد کیا۔ ہر جگہ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے ساتھ ہوا۔ بعدازاں خلافت کے مختلف پہلوؤں اور افرادِ جماعت کی اس سلسلہ میں ذمہ داریوں کے عناوین پر مربیانِ سلسلہ اور دیگر مقررین نے تقاریر کیں۔ احباب جماعت نے اس موقع پر گھروں میں اچھے کھانوں کا اہتمام بھی کیا۔ لوکل امارات میں سے ہمبرگ، ریڈ شٹڈ، ویزبادن اور فرانکفرٹ میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

لوکل امارت ہمبرگ

مورخہ 28 مئی بروز اتوار لوکل امارت ہمبرگ کے زیر اہتمام جلسہ یومِ خلافت زیرِ صدارت مکرم شاہد محمود صاحب لوکل امیر ہمبرگ بمقام Schule Brehmweg میں منعقد ہوا جس میں کل 850 افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کو دلچسپی اور توجہ سے سننے کے لئے ایک دلچسپ کوئز پروگرام کا بھی اہتمام کیا گیا جو کہ مکرم داؤد عطاء صاحب اور عزیزم احسن عارف صاحب نے کروایا۔ پہلی اردو تقریر محترم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد ایک ترانہ مکرم رفیق شاکر صاحب اور مکرم نفاست احمد ملک صاحب نے پیش کیا۔ دوسری تقریر جرمن زبان میں مکرم شکیل احمد عمر محمود صاحب نے اطاعت خلافت پر پیش کی۔ مکرم شکیل احمد عمر محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام کیا۔ دعا کے بعد تمام شاملین کے لئے ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

(طاہر محمود نمائندہ اخبار احمدیہ ہمبرگ)

لوکل امارت فرینکفرٹ

جلسہ یومِ خلافت لوکل امارت فرانکفرٹ مورخہ 27 مئی 2023ء بعد از نماز عصر بیت السبوح میں مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم اور نظم کے بعد مکرم امتیاز احمد شاہین مربّی سلسلہ نے جرمن زبان میں تقریر کی اور 1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر یورپ پر جاتے ہوئے جماعت کے نام جو محبّت بھرا پیغام جاری کیا اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد بچوں کے لئے کوئز پروگرام تھا۔ ناصرات نے لجنہ مسجد سے خلافت کی محبّت میں ترانہ پیش کیا۔ اجلاس کی دوسری تقریر اردو میں صدر اجلاس مکرم صداقت احمد صاحب نے کی۔ خواتین نے لجنہ مسجد میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنی۔ صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد تمام حاضرین نے شام کا کھانا تناول کیا۔

(رپورٹ: مکرم عرفان احمد خان صاحب)

گریفن ہاؤزن

مؤرخہ 28 مئی 2023ء بروز اتوار جلسہ یومِ خلافت زیرِ صدارت مکرم نور بلوچ صاحب صدر جماعت گریفن ہاؤزن بمقام Weiterstadt سپورٹس ہال میں منعقد ہوا۔ مکرم صداقت مجوکہ صاحب جماعت Schneppenhausen نے جرمن زبان میں تقریر کی جبکہ مکرم ساغر بٹ صاحب مربی سلسلہ نے اردو زبان میں تقریر کی۔ اس کے علاوہ شرکاء کے مابین ایک کوئز پروگرام بھی کروایا گیا جس میں صحیح جوابات دینے والے احباب میں چاکلیٹس پیش کی گئیں۔

جلسہ میں 60 مرد اور 55 مستورات نے شرکت کی۔ اس طرح مجموعی حاضری 115 رہی۔ اختتام پر احبابِ جماعت کے لئے ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

(فیروز ادیب اکمل، مربی سلسلہ)

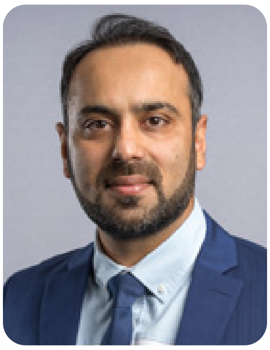

تندرستی ہزار نعمت ہے

مکرم ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب، پی ایچ ڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے آیت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرہ:202) کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس میں دنیا کی 10 حسنات بیان فرمائی ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔صحت 2۔علم اور اس پر عمل

3۔اللہ کی سچی عبادت اور اخلاص اور توفیقِ خیر

4۔رزق اتنا جتنی ضرورت ہو 5۔نیک اولاد

6۔نیک بی بی 7۔عمدہ مکان

8۔اچھا لباس 9۔دوست اچھے

10۔خاتمہ بالخیر

زیرِ نظر مضمون انسانی صحت سے تعلق رکھتا ہے۔ بلاشبہ اچھی صحت دنیاوی حسنات اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بہت بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

قدرِ صحت مریض سے پوچھو
تندرستی ہزار نعمت ہے

اپنی صحت کا خیال اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود انسان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے لئے جہاں جسمانی ورزش، مناسب خوراک وغیرہ ضروری ہیں وہاں ادویات کے بلاوجہ استعمال سے گریز بھی لازم ہے۔ ہماری زندگیوں میں ادویات کا استعمال ماضی کی نسبت بہت بڑھ چکا ہے۔ جہاں یہ ادویات مریض کو درد اور مرض سے نجات دلانے میں موثر کردار ادا کرتی ہیں، وہاں ان کی وجہ سے بداثرات اور منفی ردِّ عمل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بداثرات ہر دوا کے لئے مختلف نوعیت کے ہوسکتے ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں ہم نیند کے لئے استعمال کی جانے والی دوا زولپیڈیم Zolpidem کے بداثرات کو واقعات کی روشنی میں دیکھیں گے۔ چند واقعات یقیناً دلچسپ ہوں گے تاہم کچھ حادثات ایسے ہیں جو مریض کی موت پر منتج ہوئے۔

قارئین کرام! اس سے قبل کہ یہ واقعات لکھے جائیں ضروری ہے کہ چند ایک اصطلاحات کی تعریف لکھ دی جائے۔

Insomnia کو اردو میں بےخوابی کہتے ہیں۔ یہ نیند کا عارضہ ہے جس کی وجہ سے نیند دیر سے آتی ہے، اگر آجائے تو زیادہ دیر نہیں رہتی، جلدی آنکھ کھل جاتی ہے اور دوبارہ نیند آنا مشکل ہوتا ہے۔

Parasomnia نیند میں غیرمعمولی خلل، جیسے نیند میں چلنا، نیند میں باتیں کرنا، ڈراؤنے خواب، نیند کی کمی (سانس لینے میں دشواری جس کی وجہ سے اونچی آواز میں خراٹے آتے ہیں) یا رات کے وقت دَورے پڑنا شامل ہیں۔

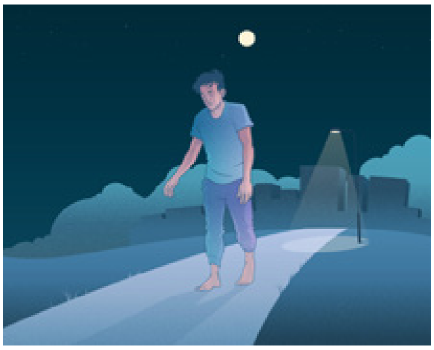

Sleep Walking یا Somnambulism نیند کی حالت میں چلنے کو کہتے ہیں۔ مریض آدھا سویا، آدھا جاگ رہا ہوتا ہے اور اسی حالت میں چلنے پھرنے کے علاوہ بعض اوقات دیگر پیچیدہ کام بھی سرانجام دے سکتا ہے۔

Nocturnal Eating Syndrome یا night eating syndrome کا تعلق انسان کے نیند کی حالت میں کھانا کھانے سے ہے۔ متاثرہ فرد آدھی رات کو زبردستی کھانے کے لئے جاگتا ہے اور بعد ازاں مریض کو کچھ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ مریض کو صرف تبھی پتہ چلتا ہے جب صبح اُٹھ کر بچا ہوا کھانا اور برتن دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹرز یہ دوا یعنی زولپیڈیم ان لوگوں کو تجویز کرتے ہیں جو بے خوابی کا شکار ہوں، انہیں نیند نہ آتی ہو یا دیر سے آتی ہو یا یہ کہ نیند کے درمیان آنکھ کھل جاتی ہو۔ یہ دوا ایسے لوگوں میں بہتر نیند لانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس سے پیدا ہونے والے اکثر بداثرات نیند میں چلنے، نیند میں کھانے، سوئے ہوئے گاڑی ڈرائیو کرنے وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سات ماہ میں 23 کلو وزن بڑھنے کا معمہ، ڈش واشر کی خرابی اور سوتے میں گھر پینٹ کرنا

ایک خاتون نے نیند کے لئے زولپیڈیم کا استعمال شروع کیا۔ اس کی نیند تو بہتر ہوگئی مگر اس نے محسوس کیا کہ اس کا وزن غیر معمولی تیزی سے بڑھنا شروع ہوگیا ہے۔ محض سات ماہ میں اس کا 23 کلو وزن بڑھ گیا۔ یہ اس کے لئے لمحہ فکریہ تو تھا ہی مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اچانک ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ بظاہر اس کے کھانے پینے اور روزمرہ روٹین میں پہلے کی نسبت کوئی تبدیلی بھی نہیں تھی۔ اس پر وزن بڑھنے کا معمہ تب کھلا جب رات کو اس کے اہلِ خانہ نے اسے فریج کھول کر کھاتے ہوئے دیکھ لیا۔

ایک خاتون جو اسی دوا کا استعمال کر رہی تھی کی آنکھ اس حال میں کھلی کے اس کے ہاتھ میں پینٹ کرنے والا برش تھا اور وہ اپنے گھر کے دروازے کا ایک حصہ پینٹ کر چکی تھی۔

سال 2008ء میں ایک خاتون نے اس دوا کے استعمال کے بعد نیند میں چلنا، نیند میں کھانا اور شراب پینا شروع کر دیا۔ وہ برتن دھونے والے ڈش واشر میں ادھر ادھر کی چیزیں ڈال کر دھوتی رہی اور ڈش واشر خراب کر لیا۔

ایک 62 سالہ خاتون کو بھی اسی طرح کے منفی اثرات کا سامنا کرنا پڑا۔ نیند میں چلنے کے علاوہ وہ چائے تیار کر لیتی اور پزل puzzle وغیرہ بھی کھیلتی رہی۔

ایک خاتون نے بتایا کہ اس دوا کے استعمال کے بعد وہ سوتے میں اپنی بہن اور بھانجی سے باتیں کرتی رہی، یہاں تک کہ اپنی بہن کے بل بھی ادا کرتی رہی، جبکہ اسے ان باتوں کی کچھ یاد نہیں۔ اسی طرح ایک دن وہ گاڑی پر یہ کہہ کر نکلی کے وہ کام پر جا رہی ہے اور بعد ازاں کار حادثہ کا باعث بنی۔

Sleep Driving سوتے میں گاڑی چلانا

اس میڈیسن کا ایک خطرناک منفی اثر نیند کے دوران ڈرائیونگ کرنے سے متعلق ہے۔ زولپیڈیم استعمال کرنے

والے کئی افراد سے ڈرائیونگ کے دوران حادثات ہوئے۔ کچھ خود جان کی بازی ہار گئے اور کچھ نے دوسروں کی جان واِملاک کو نقصان پہنچایا۔

ایک خاتون نے 11 مئی 2007ء کی رات کو دوا کھائی۔ اگلے دن اسے کار حادثہ کے بعد ہسپتال میں اس حالت میں داخل کیا گیا کہ وہ مکمل طور پر ہوش میں نہ تھی اور ذہنی اُلجھن کا شکار تھی۔

اگست 2008ء میں ایک 50 سالہ خاتون نے رپورٹ کیا کہ 11 جولائی 2008ء کی رات پہلی مرتبہ اس نے رات قریباً 9 بجے نیند کی دوا Zolpidem لی۔ اگلی بات جو اسے یاد رہی وہ یہ تھی کہ وہ گاڑی چلا رہی تھی اور پولیس اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ پولیس نے اسے روک کر اس کے سانس کے ٹیسٹ لئے جو نیگیٹو negative تھے۔

کچھ حادثات ایسے بھی تھے جو جان لیوا یا انتہائی خطرناک تھے مثلاً امریکہ سے تعلق رکھنے والے 31 سالہ شخص نے نیند کے لئے اس دوا کا استعمال شروع کیا۔ ایک رات وہ سوتے میں چل پڑا اور swimming pool کے گہرے حصہ میں چلا گیا۔ مریض کو تیرنا نہیں آتا تھا۔ مریض کو ڈوبنے سے بمشکل بچایا گیا۔

49 سالہ شخص جو فوج میں تھا کو اس حالت میں ہسپتال داخل کروایا گیا کہ اس کے سر میں گولی لگی ہوئی تھی۔ مریض کی اہلیہ کے بقول اسے دوا کے استعمال کے بعد سوتے میں چلنے کی عادت ہوگئی تھی۔ مریض کو اس سے قبل کوئی نفسیاتی مرض نہیں تھا۔

ایک خاتون رات کو دوا کھانے کے بعد نیند کی حالت میں کار ڈرائیو کرتی رہی جس کے نتیجہ میں کار حادثہ ہوا اور دوسری گاڑی میں موجود شخص کی موت واقع ہوگئی۔

ایک ساٹھ سالہ مریض کو ڈاکٹر نے زولپیڈیم تجویز کی۔ اس دوا کے استعمال کے ساتھ ہی اس نے عجیب حرکتیں شروع کر دیں مثلاً دیواروں پر مکے مارنا، دن میں پانچ بار کھانا کھانا وغیرہ، مگر یہ سب کچھ اسے یاد نہیں رہتا تھا۔ مرض بڑھنے پر اسے ہسپتال داخل کروایا گیا جہاں پر

اس نے یہ حرکتیں جاری رکھیں، کبھی دوسرے مریضوں کے بیڈ پر سو جاتا۔ ایک دن وہ ہسپتال سے غائب ہوگیا اور اگلے دن ہسپتال سے دس کلومیٹر دور ایک تالاب میں مردہ پایا گیا۔ غالباً وہ خود گاڑی چلا کر وہاں پہنچا اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اس کی موت ڈوبنے سے واقع ہوئی۔ مریض میں اس دوا کے استعمال سے قبل خودکشی کا رجحان نہیں تھا، نہ ہی اس کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ تھا۔ لہٰذا اس بات کا غالب امکان تھا کہ اس دوا کے استعمال کے بعد ہی اس میں یہ منفی رجحانات پیدا ہوئے اور اس کی موت کا باعث بنے۔

خودکشی کا رجحان

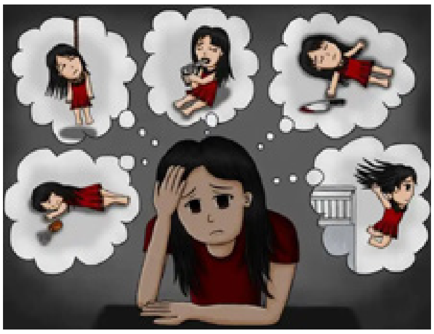

زولپیڈیم استعمال کرنے والے 28 سالہ ڈپریشن میں مبتلا شخص کو اس کی بیوی نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ خالی پستول سے خودکشی کرنے کی کوشش کر رہا تھا پستول کو اپنے منہ میں رکھ کر چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے پستول اپنے سر پر رکھ کر ٹرگر دبایا۔ کئی ناکام کوششوں کے بعد اس نے چاقو سے اپنے آپ کو زخمی کرلیا۔ اس کے بعد وہ اپنے بستر پر چلا گیا اور صبح تک یہ سب واقعات بھول چکا تھا۔ جب اس مریض نے یہ دوا استعمال کرنا ترک کردی تو ٹھیک ہوگیا۔

38 سالہ شخص نے خود کو پھندہ دے کر خودکشی کرلی۔ مریض اس دوا کے ساتھ ساتھ دیگر ادویات کا استعمال، اور شراب نوشی بھی کر رہا تھا۔ خودکشی سے قبل وہ نیند میں چلنے، ٹیکسٹ میسج کرنے، فون کالز کرنے، کھانا پکانے اور کھانے وغیرہ بھی کر رہا تھا۔ مگر ان سب کی اس کو کوئی یاد نہیں تھی۔

اکثر مریضوں نے جب اس دوا کا استعمال ترک کیا تو منفی اثرات بھی جاتے رہے۔ اسی دوا کے دوبارہ استعمال سے یہ منفی اثرات دوبارہ اُمڈ آئے۔ اس طرح ان منفی اثرات کا Zolpidem سے تعلق ثابت ہوگیا۔

چنانچہ اب زولپیڈیم کے ساتھ مریضوں کی معلومات کے لئے جو leaflet ہوتا ہے اس میں خصوصی انتباہ اور احتیاطی تدابیر میں ان منفی اثرات کو شامل کرلیا گیا ہے۔ اس کا مقصد انسانی زندگی اور صحت کی حفاظت ہے تاکہ مریض یا اس کے اہلِ خانہ اس patient leaflet کو پڑھ لیں اور اگر مریض میں دوا کے استعمال کے ساتھ کوئی منفی رجحانات یا اثرات پیدا ہوں تو ڈاکٹر سے رابطہ کرکے اس کا استعمال ترک کردیں۔

قارئین کرام! جان بچانے والی ادویات کے ہماری زندگیوں میں اہم کردار سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ تاہم صحت مند افراد کو چاہئے کہ حتی الامکان ادویات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ اور ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر خود سے یا کسی کے کہنے پر یا کسی دوسرے کی دوا کو استعمال نہ کریں۔ کچھ مرض ایسے ہیں کہ چند دن کے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں جیسے نزلہ زکام وغیرہ۔ ان انفیکشنز سے جسم کا دفاعی نظام خود لڑ کر روبہ صحت ہو جاتا ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ادویات کا کم سے کم استعمال کرنا چاہئے۔

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب کا خط

مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید پاکستان نے اخبار احمدیہ جرمنی کے خاص نمبر فروری 2023ء پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

اخبار احمدیہ کے اس شمارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے دورۂ جرمنی کی تفصیلات شائع کی گئی ہیں۔ جو ماشاءاللہ بہت عمدہ مواد آپ نے اکٹھا کرلیا ہے۔ اس مواد میں اُن جرمن احمدیوں کا ذکر ہے جنہوں نے حضورؓ سے ملاقات کی۔ اگر کوشش کرکے ان کے حالات بھی جمع ہو جائیں تو مناسب ہوگا۔

قبل ازیں آپ نے جرمنی میں تاریخ احمدیت کی جو تدوین شائع کی تھی۔ آغاز میں آپ نے ان کا کچھ حصہ وکالت تبشیر کو بھجوایا تھا۔ تاہم اس تاریخ کے وہ حصے جو بعد میں آپ نے مدون کئے ہیں وہ تاحال وکالت تبشیر ربوہ کو ارسال نہیں کئے گئے۔ آپ سے خصوصی گزارش ہے کہ جتنی تاریخ احمدیت جرمنی کی آپ تدوین کر چکے ہیں مزید جو بعد میں کریں گے وہ ساتھ ساتھ وکالت تبشیر ربوہ کو ارسال کرتے رہیں۔ یہ مواد electronically بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔

آپ کا آخر میں خصوصی شکریہ۔ احباب جماعت کو سلام دیں۔

والسلام

خاکسار

منصور احمد خان

وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

مکرم مزمل احمد صاحب

خاکسار کی اہلیہ کے بھتیجے مکرم مزمل احمد صاحب جرمنی کے شہر Nidda میں مؤرخہ 16 اپریل 2023ء کو بعمر 24 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنی بیماری کا یہ عرصہ نہایت صبر وتحمل سے گزارا۔عزیزم خوش مزاج، خدمت گزار اور خلافت سے محبّت کرنے والے نوجوان تھے۔ جب بھی کوئی جماعتی ذمہ داری سپرد کی جاتی تو اسے خوش دلی سے بجالاتے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باقاعدہ خط لکھتے اور جب جواب آتا تو بہت خوشی کا اظہار کرتے۔ایک خط جو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعائیں لکھ کر اپنے دستخط کے ساتھ مرحوم کو ارسال کیا تھا وہ انہوں نے فریم کروا کر اپنے کمرے میں لگایا ہوا تھا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی بہت تڑپ تھی۔ مجھ سے وعدہ لیا کہ جب حضور جرمنی تشریف لائیں تو میری ملاقات ضرور کروانی ہے۔آخری وقت میں کلمہ شہادت پڑھا اور اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

مکرم ڈاکٹر رانا سلمان احمد صاحب (سابق قائد مجلس جماعت Nidda) تحریر کرتے ہیں کہ پیارے بھائی مزمل احمد نہایت وفا شعار اور دین سے محبّت کرنے والے خادم تھے۔جب بھی جماعتی کام کے لئے تعاون کی ضرورت پڑی تو پیش پیش رہے۔وقارِعمل اور فجر کی نماز میں بھی دیگر خدام کو لے کر آتے۔عزیزم زندہ دل، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خاکسار ڈاکٹر کی حیثیت سے اس بات کا گواہ ہے کہ مرحوم نے بیماری کا نہایت دلیرانہ انداز میں مقابلہ کیا۔

مؤرخہ 18 اپریل کو مکرم سیّد ابرار شاہ صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اگلے روز Nidda کے مرکزی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

(اکرام اللہ چیمہ، سیکرٹری وصایا جرمنی)

محترمہ پروین غیاث صاحبہ

محترمہ پروین غیاث صاحبہ زوجہ مکرم غیاث الدین غلام صاحب مؤرخہ 3 جون 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مکرم نعیم عاطف صاحب اور مکرم عثمان غیاث صاحب کی والدہ جبکہ خاکسار کی ساس تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے محبّت کرنے والی، دوسروں کی مدد کرنے والی اور ہر دل عزیز خاتون تھیں۔

آپ کی نمازِ جنازہ مکرم نفیس احمد عتیق صاحب نے مورخہ 6 جون بعد از نمازِ عصر مسجد سبحان Mörfelden میں پڑھائی۔مرحومہ کی تدفین 7 جون کو مقامی قبرستان (Am alten Gerauer weg) میں ہوئی۔

(نوید حمید، مورفیلڈن)

محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد اسماعیل مرحوم مؤرخہ 23 اپریل 2023ء کو سانگھڑ پاکستان میں بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں،

اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ چودھری محمد بوٹے خان دربان حضرت مصلح موعودؓ کی بہو اور مکرم احیاء الدین احمد صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی نانی تھیں۔ نہایت سادہ مزاج اور مہمان نواز تھیں اور مسجد سانگھڑ کے ملحقہ گھر کی وجہ سے ہر مہمان کی چھوٹی چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتیں۔مرحومہ کی نمازِ جنازہ مکرم عزیز گھمن صاحب نے مؤرخہ 5 مئی 2023ء کو پڑھائی اور تدفین مؤرخہ 24 اپریل کو مقامی قبرستان میں ہوئی۔

(لقمان خالد Maintal)

محترمہ بسمہ رانا صاحبہ

خاکسار کی چچا زاد محترمہ بسمہ رانا بنت مکرم رانا اعجاز صاحب و محترمہ ثروت رانا صاحبہ مؤرخہ 16 مئی 2023ء کو بعمر 14 سال اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ وقفِ نَو کی مبارک تحریک میں شامل تھیں اور 22 جولائی 2008ء کو Seligenstadt میں پیدا ہوئیں۔ جماعت Rodgau میں رہائش پذیر رہیں۔ بچپن سے معذوری کا شکار تھیں۔ والدین نے نہایت صبر وہمّت سے اس کی پرورش کی۔

مرحومہ کی نمازِ جنازہ مکرم شیخ عبدالحنّان صاحب مربی سلسلہ نے مؤرخہ 18 مئی کو انوار مسجد Rodgau میں پڑھائی اور تدفین مؤرخہ 19 مئی کو مقامی قبرستان میں عمل میں آئی۔ (رانا شیراز، مربی سلسلہ)

مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ طویل علالت کے بعد 11 مئی 2023ء کو جرمنی کے شہر Koblenz میں وفات پاگئیں،

اناللہ وانا الیہ راجعون

7 فروری 1954ء کو پاکستان میں پیدا ہوئیں۔آپ مکرم ڈاکٹر محمد اکرم آف دارالبرکات ربوہ کی صاحبزادی تھیں۔ احمدیہ نصرت جہاں سیکنڈری سکول سرالیون Masingbi میں پانچ سال پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ صوم صلوٰۃ کی پابند اور باقاعدہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ مطالعہ کتب کی بہت شوقین تھیں۔ 1992ء سے مختلف بیماریوں کی وجہ سے بیمار تھیں بے حد تکلیف کے باوجود بیماریوں کا مقابلہ کیا۔ آپ کی نمازِ جنازہ مکرم انصر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مسجد طاہر Koblenz میں پڑھائی اور تدفین 16 مئی کو مقامی قبرستان میں ہوئی۔ (دین محمد۔Koblenz)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

منعقدہ 02 تا 04 جون 2023ء

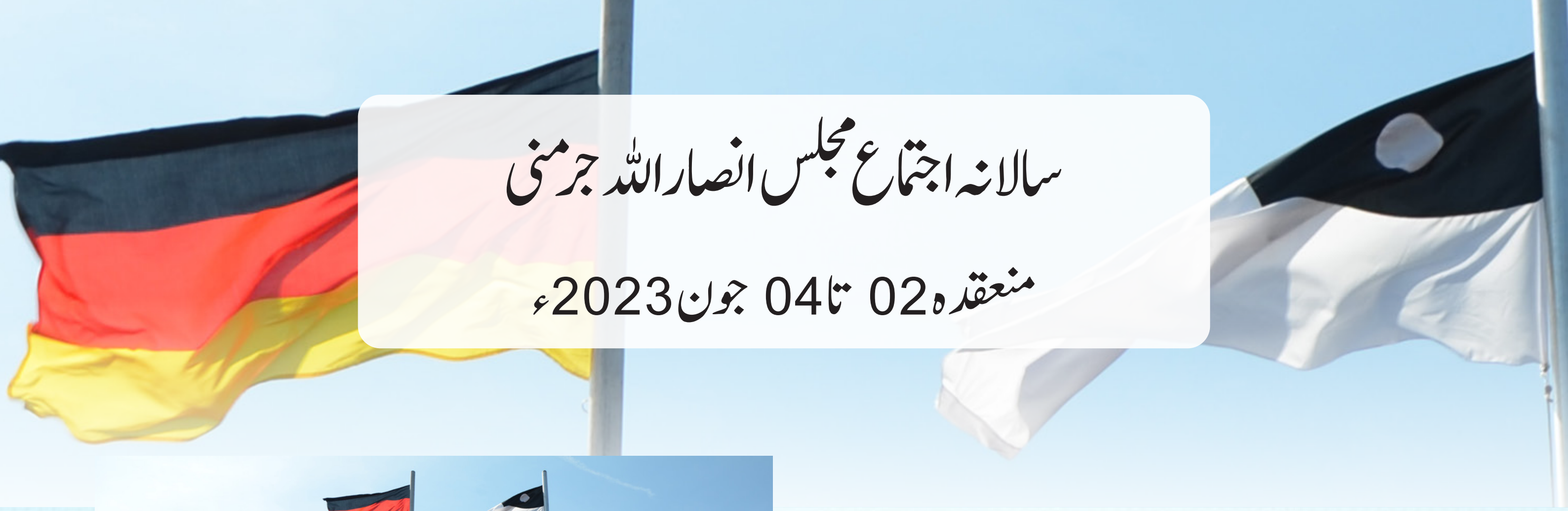

مؤرخہ 2 جون کو لوائے انصاراللہ اور جرمنی کا قومی پرچم لہرانے کے بعد دعا کا منظر

مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی تقریر کر رہے ہیں۔
سٹیج پر مکرم عبدالخالق صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصاراللہ) اور
مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی بیٹھے ہیں۔

امسال عَلَمِ انعامی وصول کرنے والی مجلس Neuwied
مکرم امیر صاحب جرمنی و صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کے ہمراہ

اجتماع پر جانے والے مختلف مجالس کے سائیکل سوار انصار آغازِ سفر سے قبل مسجد احسان من ہائیم میں

مکرم عدیل احمد عباسی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ (برائے اسائیلم)
انصار بیٹھک میں گفتگو کر رہے ہیں

پس پردہ رہ کر لنگر خانہ میں انتہائی محنت کے ساتھ کھانا تیار کرنے والی ٹیم

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 24 | ISSUE 06 | JUNE 2023

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de